

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

ترجمہ: شواعر اللہ کے نام سے جو زیادتی میریان، تیاریت، رسم و ادبیت۔

# اُردو

جماعت ہفتہ



پنجاب کریکولم اینڈ شیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جملہ حکمیں میں بخوبی کر کے لامبے ایڈٹ میکسٹ بک پر بول، لاہور مکھوڑا جی۔  
 ملکیت: حکومت پاکستان کی بھت سمجھی تحریث، کیونکہ (شعبہ نصاب و درست کتب) اسلام آباد پاکستان۔  
 برطانیہ کی نصاب ۲۰۰۹ء اور پہلی بھت سمجھی ایڈٹ لرگٹ سٹریبلز پالیسی ۲۰۰۹ء  
 مراسنر: F.6-4/2011-AEA(Langs) موادر: ۳ جنوری ۲۰۱۴ء

## فہرست

صفحہ نمبر	سبق	نمبر شمار	صفحہ نمبر	سبق	نمبر شمار
75	آداب معاشرت	14	1	(عین الدین عازی) (اعلم)	1
82	پسرات اور اس پسندیز	15	6	(عمران گری) (اعلم)	2
89	شہر ہونا ہے (پھر ڈھری) (حراج اعم)	16	11	دیباںی اور شہری زندگی کا فرق	3
94	تو یک پاکستان میں خواتین کا کروار	17	18	اعلم و ضبط	4
100	ہے زندگی کا مقصد اور وہ کام آنا	18	24	بیارہ ملن (الزینی) (اعلم)	5
106	بزم و قرع پاکستان	19	28	ہائکن سے ہائکن کا سفر	6
113	برسات (باجر بجیب آبادی) (اعلم)	20	34	ایئے پاکستان کی سیر کریں	7
116	زدامت ..... پاکستان کی ریزی ہدی ہدی	21	42	بھے چلو (رسائل ہل دن) (علیٰ نقش)	8
122	ابتدائی تعلیم اداہ	22	45	کسان کی دانائی	9
129	قدیم اعلم (سلی ہم سلی ہم) (اعلم)	23	51	مسدری حامل سے تھاب (اعلم) از (اٹاف سس ماں)	10
133	شید کی جرموت ہے، دو قوم کی حیات ہے!	24	56	بھری آواز سنوا	11
140	حضر کا کام گروں دروازہ مہمان جاؤں (اعلم) از (جاءت اعم)	25	63	سب سے اوپر یہ جھنڈا اہم رہا ہے	12
			70	یکے باہر کو شش مرے دوستو! (اعلم) از (رسالہ نبکری)	13

مصنفین: ڈاکٹر محمود احمد کاوش، ڈاکٹر اور تکزیب عالمگیر، منزہ ظہیر ..... تیار کروو: اردو و پنج شال، اردو بازار، لاہور  
 مگر ان: ڈاکٹر جیسیل ارجمن، سرفراز احمد فتحیان، شیخ رکا شر ..... تدوین والمشریق: جمال شیر

ہاشم: بخوبی کر کیلم ایڈٹ میکسٹ بک پورڈ لاہور، مطبع: کتب خانہ خورشید یہ، تاریخ اشاعت: تعداد اشاعت  
 GEG.B MLEC 17259 + 275 17534، 2020ء جزوی

# حمد

تدریسی مقاصد اس حمد کے مطابعے کے بعد پچ  
اس قابل ہوں گے کہ وہ:

★ حمد کی صرف سے واقف ہو سکیں۔

★ حمد کا مفہوم جان سکیں۔

★ اللہ تعالیٰ کی عطا کی گئی نعمتوں کو جان سکیں۔

★ ترثیم سے حمد خوانی کر سکیں۔

★ نئے افاظ لیکھ سکیں۔



خاتم النبیل

یہ میدان و صحراء بناۓ ہیں کس نے؟

یہ بیل کھاتے دریا بناۓ ہیں کس نے؟

ہمارے خدا نے، ہمارے خدا نے

یہ نکش میں پھولوں کی رنگی قطاریں

بکھیری ہیں کس نے، پھن میں بجاریں؟

ہمارے خدا نے، ہمارے خدا نے



یہ چاند اور شودج، بناۓ ہیں کس نے؟

سیاہی کے پردے، انھائے چیز کس نے؟

ہمارے خدا نے، ہمارے خدا نے

جسے ہیں کس نے، فلک پر سارے؟  
لختے ہیں شب میں، جو دل کو ہمارے  
ہمارے خدا نے، ہمارے خدا نے

بلاٹے ہیں کس نے، یہ موسم ہانے؟  
یہ کل کے نئے، یہ بی بی کے تانے  
ہمارے خدا نے، ہمارے خدا نے

ہمیں بھوک کے وقت، کس نے کھایا؟  
ہر اس اور خطروں سے، کس نے بچایا؟  
ہمارے خدا نے، ہمارے خدا نے

ہمیں سیدھے رستے پر، کس نے چلایا؟  
بڑائی کے رستوں سے، کس نے بچایا؟  
ہمارے خدا نے، ہمارے خدا نے

(خطیط الرحمن نازی)

# مشن

۱۔ ان موالوں کے جواب دیں:

★ حمد کے کتنے ہیں؟

★ اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی کہن کس نعمتوں کا اکر ہوا ہے؟

★ اگر سارا سال ایک جہاں موسم رہتا تو کیا ہوتا؟

★ سورت سے ہمیں کیا فائدے کچھے ہیں؟

★ سیاہی کے پردے اخانے سے کیا مزاد ہے؟

★ آسمان پر چکنے ستارے آپ کو کیسے لگتے ہیں؟

۲۔ سورۃ قاتو کی وہ آیت اور اس کا ترجیح لکھیں، جس میں ہم اللہ تعالیٰ سے ڈعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں سیدھے بہتے پر چلائے اور بچائے سے بچائے۔

۳۔ کالم "اف" میں دیے گئے ہر صرف کا دوسرا مصرع کالم "ب" میں تلاش کریں اور اسے دی کئی مثال کے مطابق کالم "ج" میں لکھیں۔

کالم "ج"	کالم "ب"	کالم "اف"
یہ مل کھاتے دریا بھائے ہیں کس نے؟	ہر ای کے درجتوں سے کس نے بھایا؟	یہ میدان پر ہمراہ بانٹے ہیں کس نے؟
	ہر ایں اور گھروں سے کس نے بھایا؟	یہ بخشش میں پھولوں کی رائیں قرار دیں
	لختاتے ہیں شب میں جو دل کو ہمارے	یہ پانچاہ اور سوچن بنائے ہیں کس نے؟
	بکھری ہیں کس نے چمن میں بھاری؟	بجائے ہیں کس نے قلب پڑا ستارے؟
	یہ مل کھاتے دریا بھائے ہیں کس نے؟	ہمیں بھوک کے وقت کس نے تھلا پا؟
	سیاہی کے پردے اخانے ہیں کس نے؟	ہمیں سیدھے رہتے پکس نے پالایا؟

۴۔ درست لفظ پر (✓) کا نشان لکھ لفظ کے مطابق صرفے تکمل کریں:

● یہ میدان و ..... بنائے ہیں کس نے؟

(د) کوہستان

(ب) دریا

(ج) بصرہ

(ا) بزرہ

- یہ بُل کھاتے دریا۔..... جس نے؟
- (ا) چلنے      (ب) بھائے      (ج) دوڑائے      (د) بناۓ
  - ..... جس نے قلک پر ستارے؟
  - (ا) لگائے      (ب) بناۓ      (ج) رکھائے      (ر) سجائے
  - ..... جس نے یہ موسم؟
  - (ا) بھانے      (ب) پیارے      (ج) ہمارے      (د) سارے
  - ..... میں بچوں کی رنگی قطاریں
  - (ا) کشن      (ب) چمن      (ج) جگل      (د) نشمن
  - ..... چانداور..... بناۓ جس نے؟
  - (ا) ستارے      (ب) تارے      (ج) موسم      (د) سورج
- ۵۔ ایک ہیراگراف میں ان نعمتوں کا ذکر کیجیے، جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو مطاکی ہیں۔
- ۶۔ کالم "الف" میں دیے گئے الفاظ کے ہم معنی الفاظ کالم "ب" میں دیے گئے ہیں۔ وہی گئی مثال کی روشنی میں ہر لفظ کے سامنے اس کا درست ہم معنی لفظ لکھیں:

کالم "ن"	کالم "ب"	کالم "الف"
ریگستان	آسان	صحرا
	آفتاب	کشن
	ڈور	پھول
	باغ	چاند
ریگستان	سورج	ستارے
ماہتاب	نجوم	قلک
	کل	ہر اس

★ اس قلم کو رہائی یاد کریں۔

★ کسی اور شاہر کی ایک نظم حاش کریں، جس میں اللہ تعالیٰ کی بنا کی ہوئی چیزوں کا ذکر ہے۔ اس نظم کو پہنچی کا ہوں پڑھیں۔

★ اس نظم کو خوش خط اخواز میں چارٹ پر لکھ کر جماعت کے کمرے میں آؤزیں کریں۔ نظم میں اللہ تعالیٰ کی بنا کی گئی، جن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے، انھیں بھی چارٹ پر بنا کیں۔

★ جماعت کا کوئی خوش الحان طالب علم اس نظم کوئے میں نہ رائے۔ باقی طلب و طالبات اس کو ڈھرائیں۔

برائے اساتذہ اکرام:

نظم خواہی کیا مقصود طلب و طالبات کے وقت جمایات کو پہلان چڑھانا اور آن کی قوت تخلیک کی نشوونما کرتا ہے۔ اس لئے ہر نظم کو ترمیم سے پہنچنے کا اہتمام کریں تاکہ طلب و طالبات اس سے محفوظ ہو سکیں۔ بیجوس کی حوصلہ افواہی کریں کہ وہ بھی ایسی کوئی نظم لکھنے کی کوشش اپریں۔



# نعت رسول محبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس نعت کے مطابعے کے بعد پچھے  
اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ نعت کی صحف سے واقف ہو سکیں۔
- ★ انسانیت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
احسائات جان سکیں۔
- ★ نعت کے ادب و احترام کے تقدیمے سمجھو سکیں۔
- ★ شعر نبی کا سلیقہ لے کر سکیں۔
- ★ قافیہ اور دریف کی شناخت کر سکیں۔

خاص الفاظ

توجیہ

نفل

شمع

ہدایت

بزم

جہاں

غصہ

نعت اُس نبی کی، جس نے پیغام حق سنایا  
انسانیت کا رستہ انسان کو دکھایا  
زندگی سنوارنے کے سمجھائے سب طریقے  
غصہ ہو جس سے بہتر وہ راز بھی بتایا  
نور اُس کا سب سے پہلے پیدا کیا خدا نے  
بزم جہاں میں یعنی آخر میں سب سے آیا

ہر موڑ پر جلائی شمع ہدایت اُس نے  
جو راست تھا سیدھا، اک ایک کو پتا یا

ہر آدمی پہ کھولا محنت کا راز اُس نے  
جو سو رہے تھے غائب، آ کر انھیں جکایا  
فلعے بھڑک رہے تھے دنیا میں شفرو شر کے  
انسان کو اُس نے آ کر اس آگ سے بچایا

پھیلپن جہاں میں ہر نو توحید کی شعائیں  
مشرق بھی جنمگایا، مغرب بھی جنمگایا  
بھنوئی ہوئی تھی دنیا اپنے خدا کو محشر  
خالق کے در پر اُس نے حقوق کو جنمگایا  
(محشر رسول نصری)

### مشق

- ا۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:  
حمد اور نعمت میں کیا فرق ہے؟ •
- "غصیٰ بہتر" ہونے سے کیا نمراد ہے؟ •
- شمع ہدایت جلانے کا کیا مطلب ہے؟ •
- "سیدھارستہ" سے کیا نمراد ہے؟ •
- توحید کی شعائیں پھیلنے کا کیا مطلب ہے؟ •
- مشرق اور مغرب کیسے جنم گا اٹھے؟ •
- آپ کو اس نعمت کا کون سا شعر پسند آیا؟ پسندیدگی کی وجہ بھی بتائیں؟ •

- ۲۔ غالی چکر میں نعت کے متن کے مطابق لفظ کا کیس:
- انسانیت کا ..... انسان کو دکھالیا
  - (الف) ہمرا (ب) رتبہ (ج) مذہر (د) رست
  - زیارت سوارنے کے سماں سب .....
  - (الف) سلیمان (ب) طریقہ (ج) قریبے (د) ویٹے
  - غصیٰ ہو جس سے ..... وہ راز بھی بتایا
  - (الف) بہتر (ب) روشن (ج) اعلیٰ (د) پرتر
  - جو راست تحسیسید حا..... کو بتایا
  - (الف) اک ایک (ب) ہر ایک (ج) ہر شخص (د) ہر فرد
  - ہر آدمی پر کھولا ..... کا انسان نے
  - (الف) حركت (ب) برکت (ج) شفت (ر) منت
  - جو ..... رہے تھے غافل، اک راحیں جگایا
  - (الف) ۸ (ب) ۲ (ج) کھ (ر) ۱۱
  - پھیلیں جہاں میں ہر ہو ..... کی شعاعیں
  - (الف) ایمان (ب) توحید (ج) قرآن (د) اخلاق
  - بچوں ہوئی غصیٰ زینا ..... خدا کو محشر
  - (الف) سب کے (ب) اپنے (ج) میرے

- ۳۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے پہلے دنیا کے کیا حالات تھے؟ ایک ہی اگراف میں بیان کریں۔
- ۴۔ اس نعت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جن احسانات کا ذکر کیا گیا ہے، انھیں ایک ہی اگراف میں بیان کریں۔
- ۵۔ کالم "الف" میں دیے گئے ہر مردے کا ذمہ امراء کالم "ب" میں حلش کریں اور اسے دی گئی مثال کے مطابق کالم "ج" میں لکھیں:

کالم "ج"	کالم "ب"	کالم "الف"
انسانیت کا رست انسان کو دکھایا	شرق بھی جنگل کیا، مغرب بھی جنگل کیا	نعت اُس نبی کی جس نے پیغام حق سنایا
	یورپ سر بے تھے غائل، آنکر انھیں جنگل کیا	نور اُس کا سب سے پہلے پیغمبر کیا خدا نے
	خالق کے در پر اُس نے مخلوق کو جنگل کیا	ہر آدمی پر کھولا محنت کا راز اُس نے
	انسانیت کا رست انسان کو دکھایا	شعلے بھر کر رہے تھے دنیا میں کفر و شر کے
	انہاں کو اُس نے آکر اُس آگ سے بچایا	چھلیں جہاں میں ہر سو توحید کی شعائیں
	بزم جہاں میں یعنی آخر میں سب سے آیا	بھولی ہوئی حقیقتی دنیا اپنے نہاد کو محض

۶۔ جملوں میں استعمال کریں:



۷۔ مفہاد الفاظ لکھیں:

حق ، دنیا ، سوارنا ، سیدھا ، آگ ، توحید ، مشرق ، خالق  
۸۔ نچے دیے گئے شعر کو نور سے پڑھیں:

کالم "ب"	کالم "الف"
سنایا	نعت اُس نبی کی جس نے پیغام حق
دکھایا	انسانیت کا رست انسان کو

کالم "ب" میں دیے گئے لفظ (سایا، وکھایا) ہم آواز لفظ ہیں۔ انھیں قافیہ کہتے ہیں۔ اس نعت کے باقی شعروں میں استعمال ہونے والے قافیوں کی نشان وہی کریں۔

### نعت و مقولات

★ کسی اور شاعر کی نعت اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

★ مختلف طالب علم اس نعت و تحقیقہ لفظ پر حصیں۔ صحبت تلاویٰ اور تتم خوانی کا معیاری انداز اپنائے پر زور دیا جائے۔

★ جماعت کا کوئی خوش الحان طالب علم نعت ترجمہ کے ساتھ پڑھے۔ باقی طلباء خاموشی سے با ادب ہو کر نعت نہیں۔

★ طالب علموں کو کسی معتقد نعت گو کا کام پڑھنے کی ترغیب دیں۔ طالب علم اس کام کے مطالعے کے بعد اپنی پسند کی نعت چارٹ پر لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

### برائے اساتذہ کرام:

- طالب علموں کو آداب نعت بتائیں۔ ان کے دلوں میں نعت رسول کریم صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب و احترام کا جذہ پیدا کریں۔

- ربع الاول کے مبارک میئے میں نعت خوانی کے مقابلے ملحوظ کرائیں۔

- جماعت میں درج ذیل موضوع پر تحریری مقابلے کا اہتمام کریں۔

"اہم سے بیاہم سے بی" لئے خاص احسانات

# دیہاتی اور شہری زندگی کا فرق



**تعریفی مقاصد:** اس بات کے متعلق کے عوایض اسی قسم جوں سے کہا جائے۔

★ دیہاتی اور شہری زندگی کا فرق جان لیں۔ ★ دیہات سے شہروں کی طرف غل مکافی کے اسباب سے واقف ہوں گے۔

★ مکار لکھنے کی تربیت حاصل کر گے۔ ★ روزمری کی بیجان اکر گے۔



امحمد ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ وہ اپنے والدین کے ساتھ لا ہو رہیں رہتا ہے۔ اس کی خیال گاؤں میں ہے۔ گرمیوں کی تحفیلات میں احمد، اس کا بھائی بلال اور نجی، بین عائش اپنے والدین کے ساتھ گاؤں آئے۔ وہ گاؤں کے قریبی قبیل میں بس سے اترے۔ احمد کے ماموں جان نے ان کا استقبال کیا۔ وہ اُنہیں تائگے پر بھاکر گاؤں لے آئے۔ سڑک کے دونوں جانب دھان کے ہرے بھرے کھیت تھے۔ وہ گاؤں کی ہری بھری فضاوں کی وجہ کر، بہت خوش ہوئے۔ پچھوڑی بعد تباہ گاؤں کی حدود میں داخل ہوا۔ وہ تائگے سے اترے تو پورا محلہ اُن کو گاؤں میں خوش آمدید کرنے کے لیے موجود تھا۔



امحمد اور بلال اپنے ماموں زاد بھائی حسن کے ساتھ کھجتوں کی طرف پڑھ گئے۔ دھان کی فصل کو پانی دینے کے لیے نیوب ویل چل رہا تھا۔ وہ نیوب ویل سے نکلنے والے پانی میں نہایت سب وہ تازہ دم ہو چکے تھے۔ اتنے میں مغرب کا وقت ہو گیا۔ اذان کی آواز نہ کر انہوں نے مسجد کا رخ کیا۔ نماز سے قادر ہو کر گھر پہنچ، تو مہمانی جان دستِ خوان پر کھانا چون رہی تھیں۔ تھوڑی دیر میں سب دستِ خوان پر بیٹھ گئے۔ کھانا کھانے کے دوران میں بات چیت بھی ہوتی رہی، آئیے ہم بھی ان

کی لفظ لئتے ہیں۔

احمد: مہانی جان! ابھی تو شام ہوئی ہے اور آپ نے رات کا کھانا بھی لگا دیا آپ لوگ رات کا کھانا اتنی جلدی کھا لیتے ہیں؟  
مہانی جان: احمد میاں! ہم دیہاتی لوگ ہیں، ہمارے ہاں رات کو جلد سونے اور صبح سوریے سے اٹھنے کا رواج ہے۔ شہروں میں  
تو لوگ رات گئے تک جائے رہتے ہیں، اس لیے وہ رات کا کھانا بھی دیرے کھاتے ہیں۔

حسن: میں نے اپنی کتاب میں پڑھا ہے کہ رات کو جلد سونا اور صبح جلد جاننا صحت کے لیے منید ہے۔  
نانا جان: شاید اسی لیے گاؤں کے رہنے والے زیادہ صحت مند ہوتے ہیں۔

احمد: نانا جان! میں نے سنا ہے کہ شہر کے لوگوں کے مقابلے میں گاؤں والوں کی صحت بہتر ہوتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

نانا جان: بھی دیہاتی لوگ بھتی باڑی کا کام کرتے ہیں۔ سارا دن کام میں لگ رہتے ہیں۔ دیہاتی خواتین بھی سارا دن کام میں مصروف رہتی ہیں۔ وہ گھر کا سارا کام کاچ اپنے ہاتھوں سے کرتی ہیں۔ مرغیوں، گائے بھینس اور دیگر پالتوں جانوروں کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔ فصلوں کی کشاوری، بوائی اور اخصل سینے میں بھی مردوں کا ہاتھ بیٹھاتی ہیں جب کہ شہروں میں رہنے والوں کو اپنی قدر مشقت کا کام نہیں کرنا پڑتا۔ سبی وجہ ہے کہ دیہات میں رہنے والوں کی صحت بہتر ہوتی ہے اور عموماً اُپنے پتلے ہوتے ہیں۔  
نانا جان: گاؤں میں رہنے والوں کی عمدہ صحت کا ایک اور سب غذا کا استعمال بھی ہے۔ دیہاتی لوگ سادہ خوراک کھاتے ہیں، جب کہ شہروں میں رہنے والے مرغی غذاوں کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

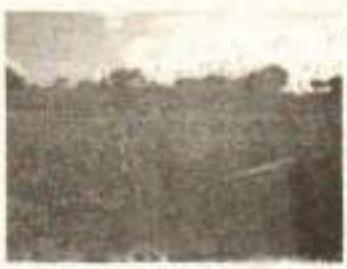
احمد کے لیا جان: واقعی دیہاتیوں کی صحت قابلِ روشنگ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ خالص اور تازہ خوراک بھی ہے۔ یہاں کے رہنے والوں کو تازہ بیزیاں، پھل اور خالص غذا میں میرے ہیں جبکہ شہروں میں یہ جیزیں غائب ہوتی جا رہی ہیں۔  
حسن: میں جب لاہور گیا تھا تو میں نے وہاں بہت سے لوگوں کو تکمیل گھروں میں رہتے دیکھا تھا۔ ان گھروں کے تھن تھنی نہیں۔

احمد کے لیا جان: بات یہ ہے کہ گاؤں میں لوگوں کے پاس گھر بنانے کے لیے جگد کوئی مشکل نہیں۔ سبی وجہ ہے کہ دیہات میں زیادہ تر گھر کھلے کھلے ہوتے ہیں۔ اس کے برخلاف شہروں میں جگد کی کمی ہے۔ اس وجہ سے بہت سے لوگ چھوٹے چھوٹے مکانوں میں رہنے پر مجبور ہیں۔ دیہات میں زیادہ تر گھر ایک منزلہ ہیں جب کہ شہروں میں کئی کئی منزلہ عمارتیں۔ کئی عمارتوں میں سورج کی روشنی نہیں پہنچ پاتی۔

بللہ: ماہول جان! میرے لئے جان کا لئے میں پڑھانے جاتے ہیں، تابا اللہ ایک دفتر میں ملازمت کرتے ہیں۔ چچا جان ایک کارخانے میں کام کرتے ہیں۔ آپ لوگ کیا کام کرتے ہیں؟

ماموں جان: دیہات کے زیادہ تر لوگ بھتی باڑی کرتے ہیں۔ کچھ لوگ مازمت بھی کرتے ہیں مگر ان کی تعداد بہت کم ہے۔

حسن: آپ کبھی باڑی کا کام کیسے کرتے ہیں؟

  
ماموں جان: پہلے بھتی باڑی کا سارا کام بیلوں سے لیا جاتا تھا۔ بیلوں کی مدد سے کھیتوں میں بل چلاتے، کنوں سے پانی لاتے، گندم کی گہائی کرتے تھے، مگر اب ان کی جگہ مشینیں اور آلات آگئے ہیں۔ اب فریکٹر اور ان سے چلنے والی زرعی مشینی نے بھتی باڑی کے کام کو بہت آسانا اور تیز کر دیا ہے۔ اسی طرح اب کنوں میں بہت کم نظر ہیں کیونکہ اس کی جگہ بیوب دیل نے لے لی ہے۔

بال: میں نے تو نہ تھا دیہات میں کچھ مکان اور کچھ سڑکیں ہوتی ہیں۔ وہاں بکلی اور فون بھی نہیں ہوتا مگر یہاں تو ایسا نہیں۔

نانا جان: بال میں! آج سے کچھ عرصہ پہلے دیہات ایسے ہی تھے، جیسے تم بتا رہے ہو۔ اب دیہات بہت زیادہ بدل گئی ہیں۔ کچھ مکانات کی جگہ لوگوں نے پختہ مکانات بنالیے ہیں۔ دیہات میں سڑکوں کا جال بھی پھیلا دیا گیا ہے۔ بہت سے دیہات میں بکلی پہنچادی آگئی ہے۔ مو بال فون تو اب ہر گاؤں میں نظر آتا ہے۔

ممانی جان: میں جب لاہور گئی تھی، سبزہ دیکھنے کو ترس گئی تھی۔ ہر طرف مکانات، کاروباری مرکز، دکانیں، کارخانے، سڑکیں اور ان پر دوڑنے والی گاڑیاں ہی گاڑیاں، جی پچھیں تو سیرا دم ہی نکلنے لگا تھا۔ ادھر ہمارے گھر سے یا ہر لگو تو جہاں تک نظر جاتی ہے، ہر سے بھرے لہبھاتے ہوئے کھیتی ہی کھیت آتے ہیں۔

نانی جان: میں بھی شہر جانے سے بہت گھبرا تی ہوں۔ سڑکوں پر گاڑیوں کی بی بی بی قطاریں دیکھ رہیں ہیں اور ہر ہی ول ٹھرا نے لگتا ہے۔ ان کے سور سے میرے توسریں درود شروع ہو جاتا ہے۔ ڈھوناں فضا کو اس قدر آلودہ کر دیتا ہے کہ سانس لینا دُو بھر ہو جاتا ہے۔ میں شہر کے رہنے والوں کو داد دیتی ہوں، بھتی بڑا حوصلہ ہے ان لوگوں کا جواں ماہول میں رہ رہے ہیں۔

احمد کے ابا جان: اصل میں شہروں کی آبادی میں بے تحاشا اضافہ ہوا ہے۔ پہلے دیہات میں ۵۰ فی صد لوگ رہتے تھے۔ دیہات سے شہروں کی طرف نقل مکانی کے بڑھتے ہوئے زمان کی وجہ سے اب ستر فی صد سے بھی کم لوگ دیہات میں رہ رہے ہیں۔ جب کسی جگہ لوگ زیادہ ہوں گے تو گاڑیاں اور شور بھی زیادہ ہو گا۔

حسن: پھوپھا جان! لوگ دیہات سے شہروں میں کیوں جاتے ہیں؟

احمد کے ابا جان: دیہات میں کاروبار کے مواقع کم ہوتے ہیں۔ لوگ روزگار کی تلاش میں شہروں کا رخ کرتے ہیں۔ اس

کے علاوہ شہروں کے مقابلے میں دیہات میں تعلیم اور سخت کی سہوتیں بھی کم ہیں۔ بہت سے طالب علم تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے شہر کے مکانوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں داخلے لیتے ہیں۔ اسی طرح بہتر طالع معاlobe کے لیے بھی لوگ شہروں میں جاتے ہیں۔ ان سب چیزوں سے شہروں کی آپادی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

حسن: ہمارا گاؤں زیادہ بڑا نہیں۔ ہر شخص دوسرے کو جانتا ہے۔ شہر تو بہت بڑا ہوتا ہے، وہاں تو سب کو جانا بہت مشکل ہوتا ہوگا!

احمد کی اتنی جان: بیٹا! شہر تو انسانوں کے سمندر ہیں۔ وہاں کی زندگی بہت تیز ہے۔ لوگ اپنے اپنے کام دھندوں میں مُردی طرح انجھے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات تو لوگ اپنے ہمسایہ تک سے بخبر ہوتے ہیں۔



حسن: اچھا پچھوچو جان! یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ پتا ہے کچھ سال ہماری بھیس پیار ہو گئی تھی، پورا گاؤں اس کے مشغق پوچھنے تھا رے گھر آتا تھا۔

نا نا جان: بھی، دیہات کا اپنا رہن سکن ہے اور شہروں کا اپنا۔ دیہات کے اپنے فائدے ہیں اور شہروں کے اپنے دیہات اور شہروں کو ترقی کریں گے تو ہمارا بیمارا وطن ترقی کرے گا۔ حکومت اگر دیہات میں تعلیم اور سخت کی بہتر سہوتیں مہیا کر دے، اسی طرح دیہات میں کارخانے لگادیے جائیں تو کوئی آدمی گاؤں چھوڑ کر شہر کا رخ نہ کرے۔

احمد کے ابا جان: میں آپ کو احسان داں کی ایک قلم کے آخری دو شعر سناتا ہوں۔ اس قلم میں انہوں نے دیہات اور اس کے بنے والے اکتنی انسانوں کی بہت تعریف کی ہے:

واہ رے دیہات کے سادہ تمدن کی بہار  
ساوگی میں بھی ہے کیا کیا تیرا داں زرناک  
دل یہ کہتا ہے فراق انجمن سبھے لگوں  
شہر کی رنگینیاں چھوڑوں نہیں رہنے لگوں

- ۱۔ درج ذیل موالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:
- احمد اور اس کے گھروالے گاؤں کیوں آئے؟
  - گاؤں کی فضائی کیسی تھی؟
  - دیہات میں رہنے والی اکثر خواتین موٹی کیوں نہیں ہوتیں؟
  - اگر گھروں میں سورج کی روشنی نہ پہنچ تو اس سے کیا نقصان ہوتا ہے؟
  - بڑے شہروں میں آلو دگی کا کیا سبب ہے؟
  - موجودہ دیہات پر آنے دیہات سے کس طرح مختلف ہیں؟
  - لوگ دیہات سے شہروں کی طرف نقل مکانی کیوں کرتے ہیں؟
  - اس نقل مکانی کو کیوں کردا جا سکتا ہے؟
- ۲۔ خالی چک کو محظوظ کشیدہ لفخوں کے محتوا افالا کی عدستے پر کریں:
- مہمان نے ..... کا شکر یاد کیا۔
  - میں قارئ ہوں جب کہ میری بہن کام میں ..... ہے۔
  - وہ رات کو جلدی نہیں سویا تھا، اس لیے وہ صح ..... سے اٹھا۔
  - دیہاتی اور ..... زندگی میں بہت فرق ہے۔
  - تازہ روٹی کھاؤ، ..... روٹی کھانے سے پہت میں درد ہو سکتا ہے۔
  - امیروں کو ..... کا خیال رکھنا چاہیے۔
  - ابھی سورج کی روشنی ..... ہے لیکن تھوڑی دیر میں ..... چھا جائے گا۔
  - دیہاتی ٹکے گھروں میں رہتے ہیں جب کہ شہروں میں عام طور پر لوگوں کے گھر ..... ہوتے ہیں۔
  - آگے سکول ہے، گاڑی کو تیز چلانا مناسب نہیں، اس کی رفتار ..... کر دو۔
  - کبھی دیہات میں کچے مکان ہوتے تھے، اب توہ طرف ..... مکان دکھائی دیتے ہیں۔

- ۳۔ واحد کو جمع اور جمع کو واحد الفاظ میں تبدیل کریں:  
تعطیلات، قصہ، تمارات، مسجد، مقامات، موقع، آلات، دیہات، مکان، مرکز  
کسی مُتعددت کی مدد سے ان لفظوں پر اعراب لگائیں۔
- ۴۔ استقبال، جانب، مغرب، وقت، فارغ، خالص  
یہ جملے دیکھیے:
- آن کل بازار میں خربوزہ عامل رہا ہے۔  
آم ایک خوش ذاتی پھل ہے۔
- ”عام“ اور ”آم“ کا املا مختلف ہے مگر آواز ایک جیسی ہے۔ ایسے لفظوں کو نشانہ الفاظ کہتے ہیں۔ آپ ”مل“ اور ”مل“ کا فرق جملوں کی مدد۔ واضح کریں۔
- ۵۔ جملوں میں استعمال کریں۔  
ترس جانا، دُوبھر، ماحول، کام دھندا، نقل مکانی  
کالم ”الف“ اور کالم ”ب“ میں دیے گئے جملے دیکھیے:

کالم ”ب“	کالم ”الف“
مریض دن بدن کمزور ہوتا جا رہا ہے۔	مریض دن بدن کمزور ہوتا جا رہا ہے۔
دو آئے دن ظفر وال جاتا رہتا ہے۔	دو آئے روز ظفر وال جاتا رہتا ہے۔
شورت ڈالو۔	شورت ڈالو۔

کالم ”الف“ میں دیے گئے جملے غلط ہیں، جب کہ ان کے سامنے کالم ”ب“ میں دیے گئے جملے درست ہیں۔  
یہاں سوال یہ ہوتا ہے کہ کالم ”الف“ میں دیے گئے جملے غلط کیوں ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اہل زبان اس طرح فرمیں ہوتے۔ ہم کوئی بھی زبان بولتے وقت اہل زبان کی بیرونی کرتے ہیں۔ اہل زبان کی بول چال کو روزمرہ کہتے ہیں۔ روزمرہ میں لفظ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اگلے صفحے پر دیے گئے جملے روزمرہ کے لحاظ سے غلط ہیں۔ ان کی درستی کریں۔

❖ میری بات کا بڑا نہ مٹا سکیں۔

❖ آپ ہارو وال سے کب واپس لوئے؟

❖ میں نے احمد خان کی کتاب سے بہت استفادہ حاصل کیا۔

❖ اس میں ہمارا نئی کی بات ہے؟

❖ گالی ہکان ناشر یعقوب کا شیوه نہیں۔

❖ میرے کو بازار جاتا ہے۔

### سرگرمیاں:

● جماعت کو چار گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ کو ایک ایک چارٹ دیں۔

★ گروپ "الف" دیہاتی زندگی کے فائدوں پر غور کرے اور انھیں چارٹ پر خوش خط لکھئے۔

★ گروپ "ب" شہری زندگی کے فائدوں پر غور کرے اور انھیں چارٹ پر خوش خط لکھئے۔

★ گروپ "ج" اس بات پر غور کرے کہ لوگ دیہات سے شہروں میں کیوں منتقل ہو رہے ہیں۔ یہ گروپ بھی اپنے خیالات کو چارٹ پر خوش خط لکھئے۔

★ گروپ "ڈ" اسی تجاویز مرتب کرے جن پر عمل کر کے دیہات سے شہروں میں منتقلی کے وسائل کو کم کیا جاسکے۔ یہ گروپ اپنی تجاویز کو چارٹ پر خوش خط لکھئے۔

★ جب تمام گروپ اپنا اپنا کام مکمل کر لیں، تو ہر گروپ سے ایک ایک نمائندہ اپنا اپنا چارٹ پر آواز بلند پڑھ کر سنائے بعد میں یہ چارٹ جماعت کے کمرے میں آؤ یا اس کو دیے جائیں۔

### برائے اسلامۃ کرام:

★ طالب علموں کو زیادہ سے زیادہ ایسے موقع فراہم کیے جائیں، جن سے خود قدر کی صلاحیت پر ان چڑھ سکے۔ طالب علموں کو اپنے اور اپنے خیالات کو مردوڑ انداز میں تحریک دینے کی مشق یہم پہنچانے کے لئے مبارحی سرگرمیوں کی طرف نہ اس قبیلہ میں کی ضرورت نہیں۔ طالب علموں کی مناسب حوصلہ افزائی کریں۔

لطف و میتو

اس سبق کے مطابعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ نظم و بخط کا عجیم جان سکھ۔
  - ★ زندگی میں لغم و ضیط کی اہمیت سے وابس ہو سکھ۔
  - ★ سچ پرور اہم ثابت نہایت کی سرست میں لکھ سکھ۔
  - ★ لغم و بضیط کا سیاپ زندگی گزار سکھ۔

فاس العاظ  
امثال  
شجرة  
حشرات الأرض  
طعن ترس  
وقار  
گامزن  
کارلپاتی  
شل، اڑی

نظم و ضبط و اقتضاؤں ”نظم“ اور ”ضبط“ کا مجموعہ ہے۔ یہ دونوں عربی زبان کے لفظ ہیں۔ نظم کے معنی ہیں لڑی میں پرونا اور ترتیب دینا جب کہ ضبط کے معنی ہیں رکاوٹ۔ اس کا مطلب یہ بودا کہ اپنے کاموں میں کسی قانون اور قاعدے کی پابندی کرنے کا نام نظم و ضبط ہے۔ ذاتی مقادرات اور خواہشات کو روک کر اپنی صلاحیتوں کو کسی اعلیٰ نصب الحین کی خاطر منظم کرنا نظم و ضبط کہلاتا ہے۔

ہم یہ بھی کہ سکتے ہیں کہ قلم و ضبط محسن ترتیب کا ذرہ راتا نہ ہے۔ جو لوگ قلم و ضبط کی پابندی کرتے ہیں، ان کی زندگی اصول و مخواہ بات کے مطابق گزرتی ہے۔ ان کے ہر کام میں ایک سلیقہ اور ترتیب نظر آتی ہے۔ اس کے بر عکس وہ لوگ جو قلم و ضبط سے عاری ہوتے ہیں، ان کی زندگی میں کسی قاعدے یا قانون کی پابندی نظر نہیں آتی۔ ایسے لوگوں کی زندگی پے سلیقہ اور بے ترتیب گزرتی ہے۔

زندگی کے ہر شے میں ظلم و ضبط کی پابندی ضروری ہے۔ وہ لوگ جو ظلم و ضبط کو اپنا شعار باتے ہیں، ان کی زندگی سکون سے گزرتی ہے جب کہ ظلم و ضبط کی پروا ن کرنے والوں کی زندگی بے سکونی اور انتشار کا منونہ پھیل کرتی ہے۔ زندگی میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں، جو اپنے کام کی منصوبہ بندی کرتے ہیں اور وقت کو، بہترین انداز میں صرف کرتے ہیں۔ ظلم و ضبط کے بغیر زندگی میں کوئی کامیابی حاصل نہیں کی جاسکتی۔ ظلم و ضبط کی پابندی کامیابی کی ولیل ہے۔ وہ لوگ جو

نظم وضبط کے عادی ہوتے ہیں، کامیابی اُن کے قدم چوتھی ہے۔



اللَّهُ تَعَالَى كَأَبْدِيَا كَيْا ہو اقْلَامٌ كَأَنَّاتٍ اپْنَى إِنْدَرَ أَيْكَ خَاصٌ تَرتِيبٌ رَّحْتَاهُ ہے۔ نور جَ كَاهْرٌ صَّوقٌ مَّقْرَرٌہ پَرْ مَشْرَقٌ سَطْلُوقٌ ہُونَا اورْ وَقْتٌ مَّقْرَرٌہ پَرْ مَغْرِبٌ مِّنْ غَرْوَبٍ بُوْجَاتٍ  
نظم وضبط کی عدمہ مثال ہے۔ چاند کے گھنٹے بڑھنے میں بھی ایک ترتیب دکھائی دیتی ہے۔  
اسی طرح موجودوں کا تغیر و تبدل بھی ہمیں نظم وضبط سمجھاتا ہے۔ اس ظاہِم فطرت سے انسان  
کو سبقت ملتا ہے کہ وہ بھی اپنے ہر کام میں حسن ترتیب سے کام لے۔

پہنچے، جانور اور حشرات الارض بھی نظم وضبط کا خیال رکھتے ہیں۔ دن بھر دن دُن کا چلنے کے بعد جب پہنچے شام کو  
واپس اپنے گھوشنلوں میں جاتے ہیں تو وہ ایک ناس ترتیب سے آرتے ہیں۔ شہد کی تکھیوں کی زندگی کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم  
ہوتا ہے کہ اس نعمتی مخلوق کی زندگی کس قدر مظلوم اور ہاتھا قاعدہ ہے۔ جیونٹی اگرچہ کمزور مخلوق ہے مگر بھی آپ نے اُسے چلتے دکھائے،  
کیا مجال جو کوئی قیثار کی خلاف ورزی کرتی نظر آئے۔ اونتوں کو سحر ایں پہنچ دیکھیے، ہر آونٹ سیدھی قیثار میں دکھائی دے گا۔  
ہمارا دین بھی ہمیں نظم وضبط کا درس دیتا ہے۔ مقررہ اوقات میں نمازِ اللہ گانہ کی ادائیگی نظم وضبط کی عدمہ مثال ہے۔  
ایک امام کی قیادت میں سب کا ایک ساتھ رکوع و تجدود کرنا، حسن ترتیب کا اعلیٰ تہذیب ہیں کرتا ہے۔ رمضان کے مقتضی میتھے میں  
روزے رکھنا، سحر سے لے کر افطار تک پکھنہ کھانا پینا ہمیں نظم وضبط کا پیغام دیتا ہے۔ حج کا فریضہ بھی خاص ایام میں انجام پاتا  
ہے۔ مختلف تمدن کے سلسلے والے اکھوں مسلمانوں کا ایک ہی ایسا میں ہونا ہمیں نظم وضبط کا احساس دلاتا ہے۔



نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظم وضبط کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔  
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قماز کے لیے کفرے ہوتے تو سب سے  
پہلے صعنی سیدھی کرواتے۔ آپ فرماتے: "صعنی سیدھی کرو، صعنی میزہی  
ست ہنا ذور نہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کو میزہ کر دے گا۔"

دو طالب علم، جس کی زندگی میں نظم وضبط کی کارفرمائی ہوگی، وہ ہر روز ایک خاص ترتیب سے سارے کام کرے گا۔  
اس کے صحیح جانے، نماز پڑھنے، دریش کرنے، ہشات کرنے، سکول جانے، واپس آنے، آرام کرنے، کھینچنے اور کام کرنے  
کے اوقات مقرر ہوں گے۔ نظم وضبط کی وجہ سے اسے امتحان میں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ اس کے برحس ایک ایسا طالب علم  
جس کی زندگی میں نظم وضبط نام کی کوئی شے نہ ہو۔ جس کے ہماگئے، بڑھنے، کھینچنے، مگر کام کرنے اور لی۔ وہی دیکھنے کے اوقات

مقرر نہ ہوں، امتحان کے وقت خخت پریشان ہو جاتا ہے۔

یہاں ہم کھیل کے میدان کی مثال بھی پیش کر سکتے ہیں۔ وہ یہم جو بھر لطم و ضبط کا مظاہرہ کرتی ہے، جس کے مکاڑی یہم کے مقاد کو اپنے ذاتی مقاد پر ترجیح دیتے ہیں، وہ ہمیشہ کامیاب اور سرفراز رہتی ہے۔ اس کے برعکس لطم و ضبط سے غلام یہم کے مقدار میں لکھت کھو دی جاتی ہے۔

ہنسنی سے ہمارے ہاں بعض اوقات بُنگی سے مناخر، بُنٹنے اور ملتے ہیں۔ ایسا رہنے والے اپنے بھی مشکلات پیدا کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی نصیحت میں ڈال دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر لوگ بس شاپ یاریلوے اسٹین پر کھڑے بس یا گاڑی کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ جو نبی بس یاریل گاڑی آتی ہے، ہر کوئی اس میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ ہر کوئی گاڑی میں سب سے پہلے سوار ہونا چاہتا ہے۔ بجٹ دیکھ رہو تی ہے، حکم ہوئی ہوئی ہے، اُری لوگ آجیں میں انہیں کی بجائے لطم و ضبط سے کام لے کر قیثار ہنا لیتے تو کتنی آسانی ہوتی۔

ذینا کے عظیم لوگوں کی زندگی کا جائزہ ہیں، تو ہمیں معلوم ہو گا کہ ان عظیم ہستیوں نے لطم و ضبط کو ختنی سے اپناۓ رکھا۔ لطم و ضبط کی اس پابندی کے باعث انہیں کامیابیاں ہیں۔ ہمارے عظیم قائد محمد علی جناح کی زندگی لطم و ضبط کی بہترین مثال ہے۔ آپ نے اپنے ایک فرمان میں اتحاد اور ایمان کے ساتھ جس تیسری بات پر زور دیا، وہ یہی لطم و ضبط ہے۔ ہمیں قادرِ عظیم کے اس فرمان پر دل و جان سے عمل کرنا چاہیے۔ اگر ہمارا اتحاد، ایمان اور لطم و ضبط کو اپناراہ فنا ہنا لیں تو آج بھی ہم اپنا کھویا ہوا دھار اور عزت پا سکتے ہیں۔

یاد رکھیے! اگر ہم خود کو کامیاب انسان دیکھنا چاہتے ہیں اور اپنے پیارے ڈلن پاکستان کو ترقی کے راستے پر گامزن دیکھنے کی خواہیں رکھتے ہیں تو ہمیں ہر حال میں قانون کی عمل داری کو تحقیقی بناتا ہو گا۔ ہمیں قانون کی پاس داری کرنی ہو گی۔ ہمیں زندگی کے ہر مرحلے پر لطم و ضبط کا ثبوت دینا ہو گا۔



# مشن

۱۔ درج ذیل موالات کے لفظ جوابات تحریر کریں:

• لفظ و ضبط کا کیا مطہوم ہے؟

• لفظ و ضبط کی پابندی کرنے کے کیا فائدے ہیں؟

• لفظ و ضبط کا خیال نہ رکھنے سے کیا انتصان ہوتا ہے؟

• قطار بنا نے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

• تاثون کی عمل داری سے کیا مراد ہے؟

• ایک طالب علم بہتر منصوبہ بندی سے اپنے شب و روز کو اس طرح سوارکرتا ہے؟

• ہمارا دین ہمیں کس طرح لفظ و ضبط کی تعلیم دیتا ہے؟

۲۔ سبق کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

• لفظ کس زبان کا لفظ ہے؟

(ا) آرڈوکا      (ب) ترکی کا      (ج) فارسی کا      (د) عربی کا

• صنیع نیز جسی بنا نے سے اللہ تعالیٰ نیز ہے کرو جاتا ہے:

(ا) پاؤں      (ب) باتح      (ج) ٹانکیں      (د) دل

• حشرات الارض سے مراد ہیں:

(ا) کیڑے مکوڑے      (ب) چند      (ج) پرند      (د) درندے

• بس میں سوار ہوتے وقت کوشش کرنی چاہیے:

(ا) قطار بنا نے کی      (ب) سب سے پہلے سوار ہونے کی

(ج) مسافروں کو سمجھانے کی      (د) شور مچانے کی

قائدِ اعظم کے فرمان کی درست ترتیب ہے:

(ا) اشجاع، نظم و ضبط، ایمان (ب) نظم و ضبط، اشجاع، ایمان

(ج) اشجاع، ایمان، نظم و ضبط (د) ایمان، اشجاع، نظم و ضبط

۳۔ اس سبق کے اہم نکات کو ذہن میں رکھتے ہوئے خلاصہ لکھیں۔

۴۔ واحد کی جمع اور بعث کے واحد الفاظ لکھیں:

مناذرات، خواہشات، قاعدہ، سبق، بحود، مناظر

۵۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

نظم، ضبط، عربی، شعار، انتشار، درس، ممالک،

تعلق، تغیر، تبدل، نظام، سبق، مطالعہ، اتحاد

۶۔ اس سبق میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے "عاری"۔ آپ نے اس سے متا جلا لفظ "آری" بھی پڑھا ہو گا۔

دلوں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مطلب وہ واضح ہو جائے۔

۷۔ ان الفاظ کے متراداف لکھیں:

کامیاب، اعلیٰ، زندگی، مشرق، طلوع، پُشتی

جلوں میں استعمال کریں:

نظم و ضبط، نظام کائنات، کار فرمانی، سُرخو، بحث و تحریر

یہ کالم (الف) اور کالم (ب) میں کہے گئے جملوں پر فور سمجھیں:

کالم (ب)	کالم (الف)
چور کو گرفتار کر دیا گیا۔	پولیس نے چور کو گرفتار کر لیا۔
حکومت نے تعلیم منصہ کروی گئی۔	حکومت نے تعلیم منصہ کروی۔
یہ لوگوں کی دعا تبولی لی جاتی ہے۔	اللہ تعالیٰ یہ لوگوں کی دعا تبول کرتا ہے۔
واہل قازم بھروسیا کیا ہے۔	شائق نے اپنا واہل قازم بھروسیا کیا ہے۔
پہلے اب پڑھ رہے ہیں۔	ہم پہلے اب پڑھ رہے ہیں۔

کالم (الف) میں دیے گئے تعلوں کے قابل (پولیس، حکومت، اللہ تعالیٰ، شاہق، ہم) موجود ہیں جب کہ کالم (ب) میں دیے گئے تعلوں کے قابل موجود نہیں۔ پہلے کالم میں دیے گئے فعل معروف کی مثالیں ہیں جب کہ ذہرے کالم میں دیے گئے فعل مجہول کی مثالیں ہیں۔

اب آپ بتائیے کہ یقچو دیے گئے تعلوں میں سے کون سے فعل معروف اور کون سے فعل مجہول سے تعلق رکھتے ہیں؟ فعل معروف کو فعل مجہول اور اسی طرح فعل مجہول کو فعل معروف میں تبدیل کریں:

اس نے بہت سے مہماں کو مدح کیا۔

تا خبر سے آنے والے طالب علموں کو بخوبی کیا جاتا ہے۔

چادل کی صلح کا لی جا سکتی ہے۔

کسان کھینتوں کو سیراب کرتا ہے۔

### صریح میان

ان کا مشاہدہ کریں اور اپنے مشاہدے کو اپنی کاپی میں لکھیں۔

★ چیزوں کے چلنے کا

★ شہد کی کھینتوں کے شہد بنانے کا

★ شام کے وقت پرندوں کی واہی کے سفر کا

● آپ اپنے دن بھر کے کاموں کی ترتیب وارثہست ہیں۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ قلیلی سال کے آغاز ہی میں طالب علموں کو سکول کے قواعد و ضوابط سے آگاہ کر دیا مفید رہتا ہے۔ آپ اپنے طالب علموں سے کہنے پاتوں کی توقع کرتے ہیں، اُسیں تحریری فعل میں جماعت کے کرے میں آج اس کریں۔ گاہے گاہے طالب علموں کے سامنے ان قواعد و ضوابط کو ذہراتے رہیں۔ طالب علموں کو یہ اور کہاں میں کہنا ٹالوں میں اپنے لامگے کے لئے استعمال۔

# پیارا وطن

اس نعم کے مطابقے کے بعد پہنچے اس قابل ہوں گے کہ:

- ★ وطن کی اہمیت جان سکیں۔
- ★ وطن کی قدر کریں۔
- ★ قافیے اور ردیف کی شناخت کر سکیں۔

فعل

مہکن

لہذا

شندرو

لہذا

الغایق الفاظ

نہ ہو کیوں ہمیں جاں سے پیارا وطن  
ہے جنت کا نکڑا ہمارا وطن

لہذا مہکتا ہمارا وطن  
ہمارا وطن، پیارا پیارا وطن

یہ سر بزر جنگل لکھتے ہوئے  
یہ باغوں کے منظر مہکتے ہوئے

لہذا مہکتا ہمارا وطن  
ہمارا وطن، پیارا پیارا وطن

بہاریں ہیں باغوں میں چھاتی ہوئی  
گھنائیں ہیں کیا رنگ لائی ہوئی

خوشی سے ہے بھرپور سارا وطن  
ہمارا وطن، پیارا پیارا وطن



وطن کے ننانے شاتے ہیں ہم  
بھی گیت دن رات گاتے ہیں ہم  
ہم اس کے ہیں، یہ ہے ہمارا وطن  
ہمارا وطن، پیارا پیارا وطن  
(ائزیرانی)

### مشق

- ۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں:  
 جان سے پیارا ہونے کا کیا مطلب ہے؟ •  
 شاعر نے جنت کا تکڑا کے کہا ہے؟ •  
 ہمارے وطن کے جنگل اور باغات کیسے ہیں؟ •  
 گھناؤں کے رنگ لانے کے کیا معنی ہیں؟ •
- ۲۔ درست جواب کی مدد سے صریعہ کمل کریں:  
 نہ ہو کیوں ہمیں ..... سے پیارا وطن •  
 (ا) سب (ب) ول (ج) چاں (د) خود  
 سہاتا ہے، ..... ہے ہمارا وطن •  
 (ا) سور (ب) پیارا (ج) اچھا (د) اپنا  
 یہ سر بر زر جنگل ..... ہوئے •  
 (ا) میکنے (ب) دیکھنے (ج) چکتے (د) لکھتے  
 بپاریں ہیں ..... میں چھائی ہوئی •  
 (ا) بیڑوں (ب) سکھتوں (ج) یاغوں (د) جنگل  
 گھناؤں ہیں کیا ..... لائی ہوئی •  
 (ا) ابر (ب) رنگ (ج) بر کھا (د) پالی

۳۔ درج ذیل الفاظ کے متناء لکھیں:

جنت فساد بہار خوشی دن  
۴۔ کالم "الف" میں دیے گئے ہر صرف کا دوسرا مصروف کالم "ب" میں تلاش کریں اور اسے دی گئی مثال کے مطابق کالم "ج" میں لکھیں۔

کالم "ج"	کالم "ب"	کالم "الف"
ہے جنت کا بکرا ہمارا وطن	گھنائیں جس کیا رنگ لا لی ہوئی	نہ ہو کیوں جسیں جاں سے پیارا وطن
	بی بی گفت دن رات گاتے جس ہم	یہ سربز بجلل لکھتے ہوئے
	یہ ہنوم کے مظہر منکتے ہوئے	بہاریں جس باخوں میں چھائی ہوئی
	ہمارا وطن، پیارا پیارا وطن	وطن کے نامے ناتے جس ہم
	ہے جنت کا بکرا ہمارا وطن	ہم اس کے جس، یہ ہے ہمارا وطن

۵۔ یہی دیے گئے شعروں کو خود سے پڑھیں:

نہ ہو کیوں جسیں جاں سے پیارا وطن  
ہے جنت کا بکرا ہمارا وطن  
نہاتا ہے، نہدر ہے سارا وطن  
ہمارا وطن، پیارا پیارا وطن

اوپر دیے گئے شعروں میں آنے والے الفاظ پیارا، ہمارا، سارا، "ایک جگہ آواز دیتے ہیں، انہم آواز الفاظ کو تائی کہا جاتا ہے۔

شعروں کے آخر میں "وطن" کا لفظ ہر بار دوسری طرف گیا ہے۔ جو بہوڑہ رائے چانے والے لفظ یا الفاظ کو رد یا لفظ کہتے ہیں۔

اس مثال کی روشنی میں یہی دیے گئے شعروں سے تائیے اور رد یا لفظ کو لگا کریں۔

یہ سربز بجلل لکھتے ہوئے  
یہ ہنوم کے مظہر منکتے ہوئے  
بہاریں جس باخوں میں چھائی ہوئی  
گھنائیں جس کیا رنگ لا لی ہوئی

۶۔ دیگئی مثال کی روشنی میں کالم "ج" میں درست متراوف کہیں:

کالم "ج"	کالم "ب"	کالم "الف"
بہشت	روز	جنت
	چمن	سینہر
	شب	شندہر
	خوبصورت	بانٹ
	بہشت	گفت
	نفر	دن
	ہرما	رات

- ۷۔ شندہر کے لیے اور کون کون سے فقط استعمال کیے جاسکتے ہیں؟
- ۸۔ وطن کی محبت کے عنوان پر تین ہی اگراف پر مشتمل مضمون کہیں۔

### حکایتِ حبیب

- اس لفظ کو زبانی یا درکریں۔
- اس لفظ کو وقت اللفظ اور قرآن کے ساتھ پڑھنے کا مقابلہ متعقد کرائیں۔
- بچوں کے کسی رسالے یا اخبار وغیرہ سے اپنے وطن کے بارے میں لفظ تلاش کریں اور اسے کاپی میں لکھیں۔

برائے اسامدہ کرام:

☆ طالب علموں کو وطن سے محبت کے تناضموں کے بارے میں آسان لفظوں میں بتاؤ۔

# نامگن سے ملکن کا سفر

اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

تدریسی مقاصد:

★ رائٹ برادران کے بارے میں جان سکیں۔ ★ ہوائی جہاز کی ایجاد کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔

★ مختلف و اتحاد، سیر تجربیات، تہواروں کا احوال بیان کر سکیں۔

ائز میوزیم

ر. خاقان

شرمندہ تعبیر

لغویت

تجسس

خاص الفاظ

اہم پرندوں کو فضا میں اڑتے ہوئے دیکھنا تو اس کے جی میں بھی پرندوں کی طرح اڑنے کی خواہش پیدا ہوتی۔ وہ سوچتا کاش میرے بھی پر ہوتے اور میں بھی فضا میں اڑتا پھرتا۔ فضا میں اڑنے کے خواب تو بہت سوں نے دیکھے، مگر اس کی تعبیر کیسے ملکن ہو، یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔ امریکی فوج ۱۹۰۳ء میں ہوائی جہاز بنانے کی کوشش میں معروف تھی۔ جہاز تو ان سیما مگر یہ آڑان نہ بھر سکا۔ ایک امریکی اخبار "نیو یارک نیوز" نے لکھا کہ شاید اڑنے والی مشین بنانے میں دس لاکھ سال سے لے کر ایک کروڑ سال تک کا عرصہ لگ جائے، لیکن ابھی اس بات کو صرف آٹھ روز گزرے تھے کہ دو آدمیوں نے یہ تقابلی نیشن کا رسم انجام دے کر اہل دنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔ یہ تھے ولبر رائٹ اور اس کا چھوٹا بھائی آرول رائٹ۔

ولبر رائٹ ۱۶ اپریل ۱۸۶۷ء کو امریکی ریاست اٹھیانا میں پیدا ہوا۔ اس کا چھوٹا بھائی آرول رائٹ ۱۹ اگست ۱۸۷۴ء کو ریاست اوہائیو میں پیدا ہوا۔ دونوں بھائیں تمام عمر اکٹھے رہے، وہ بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ گبرے وہ سوت بھی تھے۔ وہ ایک ساتھ رہتے، ایک ساتھ کھیلتے، ایک ساتھ کام کرتے اور ایک ساتھ سوچتے تھے۔ وہ ملنٹن رائٹ نامی ایک پاوری کے بیٹے تھے۔ رائٹ برادران کے والد اکثر چڑق کے معاملات کے سلسلے میں سفر میں رہتے۔ ان کی والدہ کانٹ کی تعلیم یا فتوحاتون تھیں۔ وہ ریاضی اور سائنس کی ماہر تھیں۔ خاص طور پر وہ مختلف آلات کو استعمال کرنے میں مہارت رکھتی تھیں۔ وہ خود بھی کئی چیزیں بناتی تھیں۔

آرول نے اپنے بھپپن کے بارے میں لکھا کہ: "ہم خوش قسم تھے کہ ہم نے ایک ایسے ماہول میں پرورش پائی جہاں بچوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی کہ جو چیزیں میں تجسس ابھارے، وہ اس کے بارے میں کھو جائیں۔" مگر میں پڑھنے کا زیجان غالب تھا۔ دو اسی بڑیاں موجود تھیں۔ ان میں سے ایک لمبی کتابوں پر مشتمل تھی،

جب کہ دوسری میں عام ستابوں کا ذخیرہ تھا۔ مطالعے سے بھی راست برادران میں پرواز کے بارے میں تجھش اُبھرا۔

۱۸۷۸ء میں ملن راست اپنے بیویوں کے لیے ایک محلوناہیلی کا پڑلے کر آیا۔ یہ کاغذ، بانس اور کارک سے بنایا ہوا تھا۔ اس میں ایک ریز لگا ہوا تھا۔ اسے کافی درجھلانے کے بعد پھوڑتے تو یہ فنا میں بلند ہو جاتا اور چند سینٹ فٹاں کھلوانا تھا۔ اس میں ایک رہتا۔ اس کا سائز ایک انسانی ہاتھ کے مساوی تھا۔ اس وقت آرول کی عمر سات سال تھی جب کہ ولبرگیا رہ سال کا تھا۔ پھوں کے دل میں اڑان کی چنگاری تو پہلے سے موجود تھی، اس کھلونے کو پا کر وہ چنگاری مزید بھڑک آئی۔ دونوں بھائی اس کھلونے کے ساتھ کھینچتے رہتے۔ یہ کھل ان کو بہت بجا یا۔ جب دیکھو، اس کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ آخر کار کاغذ پھٹ گیا اور زڈاؤٹ گیا۔ انہوں نے ایسے ہی کھلونہ بنانے کی کوشش کی مگر اس کا وزن اس قدر یاد ہو گیا کہ اس کا اڑا نہ ممکن نہ تھا۔

کھلونہ ہیلی کا پڑھنے کا تجھر ہا اگرچہ ناکام ہو گیا، تاہم اس سے انھیں ایک نیا خیال سوچا۔ وہ پتھریں بنانے کر رہے دوستوں کو پہنچنے گے۔ انہوں نے کئی ذیز اُن آزمائے۔ بالآخر وہ سمجھ ڈیز اُن بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ پتھریں یوں اڑتیں ہیے ان کو پر لگ گئے ہوں۔

۱۸۸۹ء میں ولبرگی مدد سے آرول نے ایک پرنٹنگ پریس ڈیز اُن کیا۔ وہ اپنے بنائے گئے پریس پر اخبار چھاپتے رہے۔ ۱۸۹۲ء میں انہوں نے سائیکل کی ایک دکان کھول لی۔ چار سال بعد ایک جرسن ہوا بازگاری ڈیز اُن کی کوشش میں جان سے با تھوڑا ہو بیٹھا۔ اس سے بھی راست برادران کے حوصلوں کو تقویت ملی۔ انہوں نے سوچا انسان کا فنا میں اڑنے کا خواب شرمندہ تغیری ہو سکتا ہے۔ ۱۹۰۰ء سے ۱۹۰۲ء تک دونوں بھائی مسلسل تجربات کرتے رہے۔ پھر



۷ دسمبر ۱۹۰۳ء کو شہزادی کیرولینا کے مقام کنیتی ہاپ پر کی گئی پہلی پرواز کا منظر۔ یہ جہاز پتھریں اور میزونیم واٹھن میں رکھا گیا ہے۔

۱۹۰۳ء کا وہ تاریخی لمحہ آن پہنچا جب یہ دونوں بھائی ناممکن کو ممکن بنانے کی جستجو میں کامیاب ہو چکے تھے۔ یہ سے اور بزرگی ہاتھے ہے۔ آرول بارہ سینٹس سے زیادہ در قضا میں رہا۔ اس کے چہار نے سینٹس میٹر کا فاصلہ طے کیا۔ اس روز دونوں بھائیوں نے تمیز ہریدار اُن میں بھرس۔ ولبر ان شیخوں سینٹس قضا میں رہا اور دوسرا ملٹھ میٹر کا فاصلہ طے کیا۔ شامی کیرو دلینا کے مقام بکھی ہاک پر دونوں بھائیوں کے علاوہ چار لوگ اس ناممکن بناوے کیجوہ رہے تھے۔ ایک آدمی نے اس منظر کو کہرے کی آنکھیں بھیٹھیں ہمیشہ کے لیے محفوظ کر لیا۔

اگرچہ قضا میں اُز نے کامیاب تجربہ ہوچکا تھا، تاہم زیادہ تر لوگ ان کے اس کارناتے سے ناواقف تھے۔ وہ اس بات پر تلقین کرنے کو تیار رہی نہ تھے کہ اپنے قضا میں اُز سکتا ہے۔ ۱۹۰۸ء میں ولبر فرانس آیا اور اس نے تو نے میٹر کی بلندی پر اُز نے کامیلی مظاہرہ کیا۔ ایک فرانسیسی کمپنی ولبر کی اُز نے والی مشین بنانے پر آمادہ ہو گئی۔ جن دنوں ولبر فرانس میں تھا، آرول نے امریکا میں کامیاب پروازیں کیں۔ ان میں سے ایک پرواز ایک گھنٹے تک جاری رہی۔ امریکا کا جنگی محل رائٹ برادران کا جہاز خریدنے پر تیار ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے رائٹ برادران کی شہرت کو پڑ لگ گئے۔ اخبارات میں ان کے بارے میں بھی بھی کہانیاں خپچنے لگیں۔ وہ ہیر و بن چکے تھے، جہاں جاتے لوگ ان کے بیچے بیچے چلتے، لیکن دونوں بھائیوں کو شہرت سے کوئی سروکار نہ تھا۔ وہ واہیں اپنے قبے میں آگئے اور اپنے جہاز کو خوب سے خوب تباہے کی کوششوں میں لگ گئے۔ انہوں نے بہت سے اور لوگوں کو بھی اُز نا سکھایا۔

ولبر رائٹ نا ایسا ہیڈ بخار میں ہٹلا ہو کر ۱۹۱۲ء میں دنیا سے کوچ کر گیا۔ بھائی کی موت کے بعد آرول مرتے دم تک اپنے جہاز کا ذریعہ اُن بھتر کرنے میں لگا رہا۔ آرول کا انتقال ۱۹۳۸ء میں ہوا۔

آج ہمارے پاس برق رفتار جہاز موجود ہیں۔ خلائی گاڑیوں نے خلا کی تحریر کو ممکن بناوے یا ہے، لیکن امریکا کے شہر واشنگٹن کے قضا میں خلائی عجائب گھر میں رکھا گیا پہلا ہوائی جہاز ہمیں یاد دلارہا ہے کہ یہ سب رائٹ برادران کے پہلے قدم کی بدولت ملکن ہوا۔



۱۔ درجن ذیل موالات کے نتھر جوابات قریر کریں:

- پرندوں کو فھامیں اڑتے دیکھ کر انسان کے دل میں کیا خواہش پیدا ہوتی تھی؟
- رائٹ برادران کی بھائی کے ربیعے والے تھے؟
- رائٹ برادران کے گھر کا ماحول کیا تھا؟
- پیغمبین کے ماحول نے رائٹ برادران پر کیا اثر ڈالا؟
- رائٹ برادران کے اس کارنائے سے آپ نے کیا سبق حاصل کیا ہے؟
- رائٹ برادران کی والدہ کسی خاتون تھیں؟
- رائٹ برادران کا بنا یا گیا کھلونا بیٹی کا پتر کیوں نہ اڑ سکا؟

۲۔ سبق کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- رائٹ برادران کی عروں میں فرق تھا:

(ا) تین برس کا      (ب) چار برس کا      (ج) پانچ برس کا      (د) پچھے برس کا

● رائٹ برادران کے والد تھے:

(ا) استاد      (ب) اکمل      (ج) شیخ      (د) پادری

● ولیرائٹ پیدا ہوا:

(ا) ریاست نوبیارک میں      (ب) ریاست داٹھن میں

(ج) ریاست انذیانا میں      (د) ریاست اوہائیو میں

● رائٹ برادران نے دکان کھوئی:

(ا) سائیکلوں کی      (ب) موڑ سائیکلوں کی      (ج) کاروں کی      (د) ہوائی جہازوں کی

ہوائی جہاز خریدنے میں آمادگی ظاہر کی:

(ا) انگلستانی کمپنی نے (ب) فرانسیسی کمپنی نے

(ج) امریکی کمپنی نے (د) جرمن کمپنی نے

• رائٹ برادران نے کہلی پرواز کی

(ا) امریکا میں (ب) فرانس میں (ج) جرمنی میں (د) انگلستان میں

• ولبر کا انتقال ہوا:

(ا) جہاز کے حادثے میں (ب) بیٹے سے (ج) میری یا بھار سے (د) نایاب نیت بخار سے

۳۔ جملوں میں استعمال کریں:

ہاتھ دھونیٹھتا، پر لگ جاتا، سرد کار، شرم دہ تعبیر ہونا، حرمت میں ڈالنا، برقی رفتار

۴۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد الفاظ لکھیں:

تجربات، لمحہ، اخبار، خیال، قصہ

۵۔ اعراپ کی مدد سے تخلیق واضح کریں:

تجربہ، عملی، مظاہرہ، نظر، جستجو

۶۔ ان لفظوں کے مترادف لکھیں:

خواہش، مصروف، یقین، ساوی، آمادہ

۷۔ ان الفاظ کے مترادف لکھیں:

خواب، کامیاب، مصروف، خریدنا، شہرت

۸۔ سوچئے اور بتائیے:

★ کیا رائٹ برادران کی ایجاد میں گھر کے ماحول کا بھی کوئی ہاتھ تھا؟

★ مطالعہ کیوں ضروری ہے؟ آپ کیسی کتابیں پڑھتے ہیں؟

★ رائٹ برادران کی ایجاد سے نیا میں کس طرح انقلاب برپا ہوا؟

۹۔ دیے گئے جلوں میں سے قلاط جملے الگ کریں اور انھیں درست کر کے اپنی کالپی میں لکھیں:

- \* ولبر رائٹ اور آرول رائٹ چیز اد بھائی تھے۔
- \* آرول رائٹ عمر میں ولبر رائٹ سے بڑا تھا۔
- \* رائٹ برادران کی والدہ ریاضتی میں چہارتہ رکھتی تھیں۔
- \* ملن رائٹ اور آرول رائٹ بھائی تھے۔
- \* رائٹ برادران کے گھر میں ایک لا بھر ری تھی۔

### سرگرمیاں:

• طالب علموں میں مطالعہ کا شوق پیدا کرنے کے لیے انھیں اخبارات، رسائل و جرائد اور کتابیں پڑھنے کی ترغیب دینا ضروری ہے۔ انھیں دیگر ایجادات کی کہانیوں پر مشتمل کتابیں پڑھنے کو کہیں۔

• طالب علموں میں سائنس سے دل چکی پیدا کرنے کے لیے انھیں یونیورسٹی آف الجیمیرنگ اینڈ یونیورسٹی لاؤریٹس تائم سائنس میوزیم، دکھانے کا اہتمام کریں۔ وہاں پر طالب علم اپنی اس تعلیمی و تفریجی سیر کا حال ایک مضمون کی صورت میں لکھیں۔

★ کیا آپ کو معلوم ہے؟

ہوا باز میں "باز" کا کیا مطلب ہے۔

آپ نے "بازی" کا لفظ بھی پڑھا ہے۔ "جان کی بازی لگانا"، "بازی جیتنا"، "بازی ہارنا"۔

"بازی" کے معنی ہیں خیل اور "باز" کے معنی ہیں کھیلنے والا۔ یوں "ہوا باز" کے معنی ہوئے "ہوا سے کھیلنے والا"۔

اب یہی دیے گئے الفاظ کے معنی پر غور کریں اور انھیں اپنی کاہیوں پر لکھیں:

خلاباز، جاں باز، دھوکے باز، راست باز۔

ہرائے اساتذہ کرام:

پہلوں میں تحقیقی اور تحریکی سوچ پیدا کرنے کے لیے انھیں خود سے سچنے، غور کرنے، تجزیہ کرنے اور فیصلہ

کرنے کے موقع بہم پہنچا کیں۔ انھیں اسی سرگرمیوں میں مصروف رکھیں، جن سے تحقیق و تحریکی انداز نظر پیدا ہو سکے۔

# آج چہا پاکستان کی جیگر گروں

**تدریسی مقاصد:** اس سبق کے مطالعے کے بعد پچھے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

★ پاکستان کے صوبوں سے واقف ہو سکیں۔ ★ دوسرے صوبوں کے بارے میں ابھم صورات ہانجھیں۔

★ حادثے کی بیجان کر سکیں۔ ★ دوسرے صوبوں کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔

خاص افاظ

حاشیہ

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

ہمارا پیرا راہ طلن پاکستان ۱۹۴۷ء اگست ۱۷ کو دنیا کے نقشے پر آجھرا۔ پاکستان قدرتی وسائل سے مالا مال ملک ہے۔

اس کی سونا اگھتی زمین میں ہر طرح کی فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔

اس میں خوش ذائقہ بھلوں کے باغات بھی ہیں۔ اس کے سینے پر ہنپے والے دریا ہمارے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔

اس میں نلک بوس پیڑاڑی چوٹیاں بھی ہیں۔ گیت گاتی آبشاریں اس کے حسن کو چار چاند لگاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے

ہمارے عک کو سندھ سے بھی نواز اے۔ پاکستان کی سر زمین چار صوبوں پر مشتمل ہے۔ ان صوبوں میں چناب، سندھ،

خیبر پختونخوا اور بلوچستان شامل ہیں۔ ہر صوبہ پاکستان

کی ترقی اور خوش حالی میں اپنا کروار ادا کر رہا ہے۔ کوئی کسی صوبے کا رہنے والا ہو، وہ پاکستان کے ساتھ دل و جان سے محبت کرتا ہے۔

بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ اس کا دار الحکومت کوئی نہ ہے۔ اس صوبے کی آبادی گنجان نہیں۔ قریب تریب ستر لاکھ لوگ اس صوبے میں آباد ہیں۔ بلوچستان کی سرحدیں پاکستان کے باقی تینوں صوبوں سے ملتی ہیں۔ یہاں بولی جاتے والی بڑی بڑی زبانوں میں بلوچی، براہوی اور پشتون شامل ہیں۔ بلوچستان کے کچھ حصوں میں سندھی بھی بولی جاتی ہے۔



بلوچستان کا زیادہ تر رقبہ بھر پہاڑوں پر مشتمل ہے۔ یہاں سردیوں میں خوب سردی پڑتی ہے۔ گرمیوں کے موسم میں درجہ حرارت خوب بڑھ جاتا ہے۔ سبی یہاں کا گرم ترین مقام ہے۔ ۲۶ مئی ۲۰۱۰ء کو یہاں وہ گرمی پڑی کہ الامان والخیظ۔ اگلے چھٹے بھی ریکارڈ نوٹ چھے۔ اس روز اس مقام کا درجہ حرارت ۵۳ گری سینٹی گرینڈ رہا۔ پیازی علاقہ ہونے کی وجہ سے یہاں کبھی کھارہ زلے بھی آتے ہیں۔ ۱۹۳۵ء میں آنے والے ایک شدید زلے سے کوئی شہر بالکل ملایمیت ہو گیا تھا۔

بلوچستان کی سرزی میں پھلوں کی پیداوار کے لحاظ سے مشہور ہے۔ پاکستان کا نوے فی صد انکوہ یہاں پیدا ہوتا ہے۔ پھری اور بادام بھی وافر مقدار میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں پیدا ہونے والے دیگر پھلوں میں خوبائی، آزو، اماں، سیب اور کھورشامل ہیں۔ یہ صوبہ معدنی وسائل سے مالا مال ہے۔ یہاں سوتی کے مقام سے قدرتی گیس بھی نکلتی ہے۔ بلوچستان میں حال ہی میں گوادر کے مقام پر بندرگاہ تعمیر کی گئی ہے۔

اس صوبے کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی کے آخری ایام اسی صوبے کے ایک صحت افزا مقام ”زیارت“ میں گزارے۔



بلوچستان میں گجری بس کا اہم حصہ ہے۔ یہاں گھنٹوں تک لے کرتے اور گھردار شلواریں پہننے کا رواج ہے۔ بلوچی خواتین خاص حشم کا بس سینتی ہیں۔ ان کی قیص کے سامنے کی جانب لبی جیب بھی ہوتی ہے۔ عام طور پر قیص پر کڑھائی کی ہوتی ہے اور اس پر شستہ کا کام ہوتا ہے۔ یہاں کی عورتیں بڑی سی چادر بھی استعمال کرتی ہیں۔

چناب و لفظوں پنج اور آب سے مل کر ہنا ہے، پنج کے معنی ہیں پانچ اور آب کے معنی پانی کے ہیں۔ گواہ چناب کے معنی ہوئے پانچ دریاؤں کی سرزی میں۔ اس صوبے کی سرحدیں بھی ہاتھی تینوں صوبوں سے ملتی ہیں۔



چناب کا ادارا حکومت لاہور ہے۔ اسے پاکستان کا دل کہا جاتا ہے۔ یہ شہر صدیوں سے علم و ثقافت کا مرکز رہا ہے۔ ملانا، فضل آباد، سیالکوٹ، گوجرانوالا اور بہاول پور کا شمار چناب کے بڑے شہروں میں ہوتا ہے۔

فیصل آباد کو پاکستان کا ماحصرہ کہا جاتا ہے۔ یہاں پڑھانے کی صنعت ہے۔ کھیلوں کے سامان اور آلات جزاً ہی بانے میں سماں لگوٹ کا کوئی ہانی نہیں۔ عظیم فلسفی شاعر علامہ محمد قبائل اسی شہر میں پیدا ہوئے تھے۔ وزیر آباد میں اعلیٰ قسم کے چاقو چہریاں ہٹائی جاتی ہیں۔ گجرات کی پہچان عمدہ قسم کے فرنچیز کے ساتھ پکھا سازی کی صنعت سے بھی ہے۔ گوجرانوالا میں بجلی سے چلنے والی اشیا مثلاً واٹرک میٹنیں، ٹکھے، روم کول اور بیٹر بننے ہیں۔ چینیوں میں ہنا ہوا فرنچیز اپنی مثال آپ ہے۔

بخارا کی زمین نہایت زرخیز ہے۔ یہاں بہترین تبری نکلام موجود ہے۔ زمین کی زرخیزی کی وجہ سے یہاں فصلیں خوب آتی ہیں۔ گندم، کپاس، گلنا اور چاول یہاں پیدا ہونے والی مشہور فصلیں ہیں۔ چھانگانہ کا ناکا کا جنگل اپنی نویت کے لحاظ سے دنیا میں انفرادیت رکھتا ہے۔ یہ ۱۲۵۱ء تک پرچھیلا ہوا ہے۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا جنگل ہے، جسے خود انگیا گیا ہے۔

پنجاب کے ریاستان بھی اسی صوبے میں ہیں۔ کھیڑہ کے مقام پر دنیا کی دوسری بڑی ننک کی کان ہے۔ پنجاب میں کوئے کے بھی وافرز خائز موجود ہیں۔ اس کے علاوہ پنجاب میں ساہیوال کے قریب ہڑپ سے ملنے والے آثار قدیمہ بھی خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

سنده کو مہران کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ سنده کا لفظ "سنڌو" سے نکلا ہے، سلکرت میں "سنڌو" دریا کو کہتے ہیں۔ دریائے سنده کی وجہ سے اسے یہ نام دیا گیا ہے۔ یہاں کا وارا الحکومت کراپی ہے۔ یہ پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے۔ اسے روشنیوں کا شہر کہا جاتا ہے۔ پاکستان کی سب سے پہلی بند رگاہ بھی کراپی میں ہے۔ بانی پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناح کا تعلق کراپی سے تھا۔ ان کا مزار بھی کراپی میں ہے۔

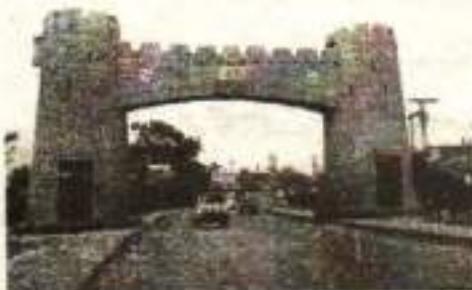
محمد بن قاسم نے ۱۲۷ء میں راجا وابر کو نکلت دی اور سنده کو فتح کیا۔

محمد بن قاسم کے ضریں سلوک سے متاثر ہو کر غیر مسلموں کی ایک کثیر تعداد حلقہ گوش اسلام ہو گئی، تاہم اب بھی سنده میں ہندو قوم خاصی بڑی تعداد میں آباد ہے۔ سنده کی آبادی کا سائز ہی سات فی صد، ہندو آبادی پر مشتمل ہے۔ سنده میں بولی جانے والی بڑی زبان سنڌی ہے۔ وادی سنده کی تہذیب نہایت قدیم ہے۔ موئن جوہڑا رو سے ملنے والے آثار قدیمہ یہاں کے قدیم لوگوں کی قومی مبارت اور اعلیٰ معیار زندگی کا پہنچائیتے ہیں۔

شہنشاہ کا قدیم تاریخی شہر اسی صوبے میں ہے۔ یہاں کی جامع مسجد اور پنجم جمل بہت مشہور ہے۔ یہاں ملکی کا قبرستان ہے۔ اے ڈنیا کے بڑے قبرستانوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

صوبہ سندھ کا زیادہ تر رقبہ پنجاب اور غیرہ آباد ہے۔ جہاں جہاں آب پاشی کے لیے پانی موجود ہے، وہاں فصلیں ہوتی ہیں۔ یہاں آم، سمجھوروں اور کیلے کے باعثات ہیں۔ سندھ میں لوگ بھیز بکریاں اور اونٹ پالتے ہیں۔ سندھ میں سازھے تین کروڑ کے لگ بھگ لوگ آباد ہیں۔ یہاں کی سندھی نوئی اور اجرک خاص طور پر مشہور ہیں۔ سندھ کے مشہور شہروں میں حیدر آباد، سکھر، نواب شاہ، میر پور خاص اور لاڑکانہ شامل ہیں۔

خیبر پختونخوا کا پرانا نام شمال مغربی سرحدی صوبہ تھا۔ اس کا صوبائی دارالحکومت پشاور ہے۔ مردان، ذیرہ اسماعیل خان، ایبٹ آباد، ہری پور اور بنوں اس صوبے کے مشہور شہر ہیں۔ یہاں زیادہ تر لوگ پشتون بولتے ہیں۔ خیبر پختونخوا کے مشرقی حصوں، ہزارہ ڈوچان خاص طور پر ایبٹ آباد، ماسکھہ اور ہری پور میں ہندکو بولی جاتی ہے۔ آپ نے درہ خیبر کا نام تو سنایا ہو گا۔ یہ بھی اسی صوبے میں ہے۔



افغانستان جانے کے لیے اس پہاڑی ورے میں سے گزرنہ پڑتا ہے۔ اس کی لمبائی ۵۳ کلومیٹر ہے۔ یہ صوبہ اپنے قدرتی نظاروں کی فراہمی کی وجہ سے بھی مشہور ہے۔

سوات اور کاغان کی وادیوں کا فطری خُسن دیکھ کر انسان جیلان رو جاتا ہے۔ یہاں بھر سے آنے والے سیاحت ان علاقوں کی سیر کرتے ہیں۔ سوات کی وادی اس قدر خُسین و جمل ہے کہ اسے پاکستان کا سوئٹر لینڈ بھی



کہا جاتا ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے لوگ اپنی مہماں نوازی اور جفا کشی کی وجہ سے شہرت رکھتے ہیں۔ یہاں گندم، بھنگ، تماکو کے علاوہ مختلف پھل بھی پیدا ہوتے ہیں۔

## مشق

- ۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں:
- سونا آنکھی زمین سے کیا مراد ہے؟ •
  - پاکستان کا کون سا صوبہ رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے؟ •
  - شومی گیس کو یہ نام کیوں دیا گیا ہے؟ •
  - پاکستان میں بندرگاہیں کہاں کہاں واقع ہیں؟ •
  - چنگاں کا نکانہ کے جنگل کی کیا انفرادیت ہے؟ •
  - کھیزوڑہ کی شہرت کس وجہ سے ہے؟ •
  - سندھوکس زبان کا لفظ ہے اور اس کے کیا معنی ہیں؟ •
  - جمیل سیف الملوک کس صوبے میں واقع ہے؟ •
  - ہڑپہ اور موئی جوڑ اور کن صوبوں میں ہیں؟ •
  - جمیل پختہ اور جمیل سیف الملوک کن صوبوں میں ہیں؟ •
- ۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔
- بلوچستان کا زیادہ تر رقبہ ہے: •  
 (ا) پختہ (ب) سیدانی (ج) از رخیر (د) ریشم
  - اجڑ کا تعلق کس صوبے سے ہے؟ •  
 (ا) چنگاں (ب) سندھ (ج) بلوچستان (د) خیبر پختونخوا

- دہلی خیبر کس صوبے میں ہے؟ •  
 (ا) پنجاب (ب) سندھ (ج) بلوچستان (د) خیبر پختونخوا
- اعгор کا پہلی پاکستان کے کس صوبے میں زیادہ ہوتا ہے؟ •  
 (ا) پنجاب (ب) سندھ (ج) بلوچستان (د) خیبر پختونخوا
- محمد بن قاسم نے سندھ کو فتح کیا:  
 (ا) ۵۱۲ء میں (ب) ۶۱۲ء میں (ج) ۷۱۲ء میں (د) ۸۱۲ء میں •  
 سوات کو کہا جاتا ہے:
- (ا) پاکستان کا ماچھر (ب) پاکستان کا سوسائٹر لینڈ  
 (ج) پاکستان کا ہائینڈ (د) پاکستان کا رنگ لینڈ  
 مکھی کا قبرستان کس شہر میں ہے؟ •  
 (ا) پٹھونس (ب) پشاور (ج) کوئٹہ (د) ملتان

۳۔ دی گئی مثال کے مطابق کالم "الف" میں دیے گئے الفاظ کو کالم "ب" میں دیے گئے مقامات سے ملاجئے:

کالم "ب"	کالم "الف"	کالم "ج"
پاکستان کا دل	سوات	لاہور
پاکستان کا ماچھر	سیالکوٹ	
پاکستان کا سوسائٹر لینڈ	سی	
روشنیوں کا شیر	چینہت	
پاکستان کا گرم ترین شہر	زیارت	
کھیلوں کا سامان	لاہور	
پنچھاسازی	کراچی	
فرنچسازی	فیصل آباد	
قامدِ عظیم کے آخری ایام	گجرات	

- ۴۔ ان لکھوں اور مجاہوروں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مظہوم واضح ہو جائے:  
مالا مال، فلک بوس، چار چاند لگانا، گنجان آباد، ملیامت، حسن سلوک، حلق گوش اسلام
- ۵۔ ان لکھوں کے مقابلہ کیسیں:
- قدرتی، خوش حالی، زرخیز، خوش ذائقہ، فلک بوس، ترقی
- ۶۔ دیے گئے جملوں میں سے غلط جملے الگ کریں اور انہیں درست کر کے اپنی کاپی میں لکھیں:  
\* بلوچستان کا دار الحکومت پشاور ہے۔  
\* بجی پاکستان کا سب سے گرم شہر ہے۔  
\* خیبر پختون خوا کا پڑا نام شمال مغربی سرحدی صوبہ تھا۔  
\* جہیل سیف الملوک صوبہ بلوچستان میں ہے۔  
\* لٹھنے صوبہ سندھ کا قدیم شہر ہے۔  
\* درہ خیبر صوبہ بجانب میں واقع ہے۔  
\* محمد بن قاسم نے راجا اہر کو یونکست دی۔  
\* پاکستان کا سترنی صد اگور بلوچستان میں پیدا ہوتا ہے۔  
\* چھانگاما لگا خودا کا یا جانے والا دُنیا کا دُوسرا بڑا جنگل ہے۔
- ۷۔ کالم "الف" اور کالم "ب" میں دیے گئے جملے دیکھیے:

کالم "ب"	کالم "الف"
آپ کے آنے سے محظی کو چار چاند لگ کر۔	آپ کے آنے سے محظی کو آنحضرت لگ کر۔
۱۹۶۵ء کی جگہ میں پاکستان نے بھارت کے دانت کھینچ کر دیے۔	۱۹۶۵ء کی جگہ میں پاکستان نے بھارت کی داڑھیں کھینچ کر دیں۔
اس کی باتوں نے میرے دخنوں کے آپریں تک چڑک دیا۔	اس کی باتوں نے میرے دخنوں کے آپریں تک چڑک دیے۔
وہ اپنے باپ کی موت پر اس دل نسوردیا۔	وہ اپنے باپ کی موت پر آنحضرت نسوردیا۔

کالم "الف" میں دیے گئے جملے غلط ہیں جب کہ ان کے سامنے کالم "ب" میں دیے گئے جملے درست ہیں۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کالم "الف" میں دیے گئے جملے غلط کیوں ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کالم "الف" میں مجاہوروں کے

لفظوں میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ درست محاورہ ہے ”چار چاند لگنا۔“ اگر اسے تین چاند لگنا، پانچ چاند لگنا، سو چاند لگنا کہا جائے تو یہ غلط ہو گا۔ اسی طرح درست محاورہ ہے ”دانت کھنے کرنا۔“ اس کی جگہ از میں سختی کرنا نہیں کہا جا سکتا۔ صحیح محاورہ ہے ”زخموں پر نمک چھڑننا۔“ اس کے لفظوں میں کوئی روزہ بدل نہیں کیا جا سکتا۔ ”آٹھ آٹھ آنسو دنا۔“ بھی محاورہ ہے، اس میں بھی کسی حرم کی تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔ آپ یہ بھی دیکھیں کہ محاورہ اپنے الفاظی معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ ”زخموں پر نمک چھڑنے“ کا مطلب یہ نہیں کہ کسی نے حق پنچ کامنک لے کر زخموں پر چھڑک دیا۔ محاورہ بیکھڑاپنے قبیر جنتی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

#### ۸۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

نمک ، باغات ، مناظر ، ایام ، وطن ، مقام

۹۔ اعراب کی عدد سے تکلف کی وضاحت کریں۔

وطن ، سکرت ، معیار ، صفت ، مثال ، لباس

۱۰۔ اس سبق میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے ”واقع“، ایک اور لفظ ”واقعہ“ ہے۔ ایسے لفظوں کو تثابہ الفاظ کہا جاتا ہے۔ فیل میں چھد الفاظ دیے جا رہے ہیں، آپ ان کے تثابہ الفاظ لکھیے اور لفظ سے ان کے معنی تلاش کر کے اپنی کامپووں پر لکھیے:

تارک ، حانی ، سمر

ہمہ گرفتی:

• طالب علموں کو مختلف گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ کو کسی ایک سوبے کا نقش بنانے کو کہیں۔ طالب علم ہر سوبے کے اہم شہروں کو نمایاں کریں۔ ہر گروپ دیے گئے صوبے کے ہارے میں ہر یہ معلومات تبع کرے اور چاروں پر خوش خط لکھ کر جماعت میں آوریزاں کرے۔ طالب علموں کی مناسب حوصلہ افزائی ضروری ہے۔

#### برائے اساتذہ کرام:

طالب علموں کے دلوں میں دیگر صوبوں کی محبت پیدا کرنے کے لیے سرگرمیاں اختیار کریں۔ انہیں تھاکریں کہ ہماری اصل طاقت اتحاد ہیں سے۔ ہمیں درستے صوبے کے لوگوں کا ادب و احترام کرنا ہے۔

# بڑھے چلوا

اس قلم کے مطالعے کے بعد پہنچے اس قبل ہوں گے کہ وہ:

★ بہت سے کام لیا ہے عسکر۔ ★ مخت کرنے کی تحریک مواصل کر جائیں۔

★ شرف گئی سکر جائیں۔ ★ اپنے لطف الدین بہ عسکر۔



خاص الفاظ

آٹھو آٹھو آٹھو آٹھو  
کمر کسو کمر کسو  
حر سے پہلے چل پڑو  
کڑی ہے راہ روشنو

حکن کا نام بھی نہ لو  
بڑھے چلو، بڑھے چلو

بھجک نہ دل میں لاو تم  
ڈرا نہ ڈلگاؤ تم  
بس اب قدم بڑھاؤ تم  
خدا سے نو لگاؤ تم

مول و نظریب نہ ہو  
بڑھے چلو، بڑھے چلو

آٹھا دیا قدم اگر  
ہے راہ صاف و بے خطر  
تو ختم ہے بس اب سفر  
نہ کوئی خوف ہے نہ ڈر

چلے چلو، پہلے چلو  
بڑھے چلو، بڑھے چلو

تحمارے ہم سن تھے جو  
ب آگے تم سے بڑھ گئے  
وہ منزوں سے جا گئے  
ڈرا سمجھ سے کام لو

بڑھے چلو، بڑھے چلو

(محمد نصطفیٰ غانم مرح)

# مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

- حر سے پہلے چلنے سے کیا مراد ہے؟
- راہ کے کڑی ہونے کا کیا مطلب ہے؟
- اگر انسان کوئی کام شروع کرنے سے پہلے پچھا تارہے تو اس کا کیا نتیجہ لٹاتا ہے؟
- کام کرتے وقت کن باتوں کی طرف توجہ درپی چاہیے؟
- اس لفظ کے ذریعے شاعر میں کیا پیغام دے رہا ہے؟

۲۔ دی گئی مثال کے مطابق ہامل مصروفوں کو ہامل کیجیے:

کالم "ج"	کالم "ب"	کالم "الف"
چل پڑو	بڑھاؤ تم	حر سے پہلے
چل پڑو	چل پڑو	جن کا نام
چھو	چھو	ہب اب تہم
کام لو	کام لو	فرانہ
بھی شلو	بھی شلو	ڈرامہ سے
ڈگھاؤ تم	ڈگھاؤ تم	مول و مظہر

۳۔ خالی جگہوں میں لفظ کے مطابق لفظ لکھاں گیں:

● آشواٹھو، -----

(ا) چلو چلو      (ب) بڑھو بڑھو      (ج) آشواٹھو      (د) سنو سنو

● خدا سے لو----- تم

(ا) ملاؤ      (ب) لکاؤ      (ج) بڑھاؤ      (د) اھاؤ

● مول و ----- نہ ہو

(ا) خم زدہ      (ب) دل ٹکن      (ج) بدگماں      (د) مظہر

●	بے راہ صاف	.....
●	(ا) پُر خطر	(ب) بے خطر
●	جھگٹ نہ میں لا و تم	(ج) خوش نہ
●	(ا) دل	(ب) جی
●	ذرا سے کام لو	(ج) من
●	(ا) خود	(ب) کنجھ
●	و سے جائے	(ج) قدم
●	(ا) منزلوں	(ب) ساحلوں
●	بس اب قدم تم	(ج) پر بنوں
●	(ا) ملاو	(ب) اخواو
●	(ا) بیڑھاؤ	(ج) بیڑھاؤ

۴۔ جملوں میں استعمال کریں:

کر کن تقدم بڑھانا تو رکنا مول سانس لینا

۵۔ اعراب کی مدد سے تلفظ و واضح کریں:

۶۔ ححر ، مضرب ، ختم ، سفر ، مرحلہ ، قدم ، منزل  
متضاد الفاظ لکھیے:

ححر انہو بے خطر آئے بعد ختم سمجھو

۷۔ اس لفظ سے بچنی بچنی کسی اور شاعر کی نظم حلاش کیجیے جس میں شاعرنے کوئی درس دیا ہو۔

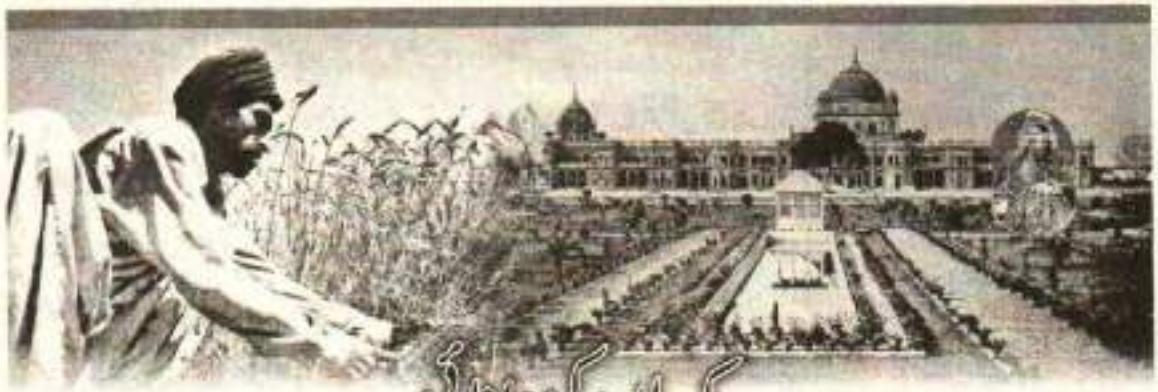


★ اس لفظ کو زبانی یاد کریں۔

★ اتنا دھترم اس لفظ کو ز جوش انداز میں رثیم کے ساتھ پیش کریں۔ پڑھنے وقت لفظ کے الفاظ کی مناسبت سے جسمانی حرکات و ملنات سے بھی مناسب کام لیں۔ بعد میں اتنا دھترم کی تقلید میں طالب علم اس لفظ کو دھترم انداز میں پڑھیں۔  
برائے اساتذہ کرام:

★ طالب علموں کو وقت کی اہمیت سے آگاہ کریں اور انہیں ہر کام دل بھاگ کرتے کی تلقین کریں۔ انھیں

ہتاکیں کہ جو لوگ اتنے مذہب اور تعلیمی ایسا کام کا شکار رہتے ہیں، وہ بھی اپنا معتقد حاصل نہیں کریاتے۔



## کسان کی دانائی

تدریسی مقاصد اس سبق کے مطالعے کے بعد پچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ لوک کیانی سے واقف ہو سکتی۔ ★ کیانی اور دنگراہ سماں (مٹا مین، مکانے، فرائے وغیرہ) میں فرق جان سکتی۔
- ★ لوک کیانی سے اخلاقی نتیجہ اخذ کر سکتی سکتی۔ ★ انسانی زندگی میں عصیٰ کی احیثیت اور قدر و قیمت سے آگاہ ہو سکتی۔

خاص المقاصد	بر عالیٰ	بیرونی	شاسار	اش ائں اک	بیمارہ	تریان و بنا	حروف پر حرف	کیانی

پرانے وقتوں کی بات ہے کسی ملک پر ایک رحم دل ہادشاہ حکومت کرتا تھا۔ وہ اپنی رعایا کا بہت خیال رکھتا تھا۔ اس کی رعایا اس سے بہت خوش تھی۔ بادشاہ کبھی بھی اپنے محل سے باہر نکلتا۔ وہ عام لوگوں سے مبتلا جاتا، ان سے باتیں کرتا اور ان کے حالات دریافت کرتا۔ ایک دن بادشاہ کسی گاؤں کی طرف لکھ گیا۔ اسے ایک کسان نظر آیا۔ وہ اپنے کھیت میں کام کر رہا تھا۔ بادشاہ نے کسان کو سلام کیا۔ کسان بادشاہ سلامت کو اپنے زوہرو دیکھ کر بے حد خوش ہوا۔  
بادشاہ نے کسان سے پوچھا: ”تم اس کھیت سے کتنا کمائیتے ہو؟“

کسان نے ادب سے جواب دیا: ”بادشاہ سلامت ایوں سمجھو جیجے روز کا ایک روپیا کمائیتا ہوں۔“  
بادشاہ نے پوچھا: ”تم اس ایک روپے کا کیا کرتے ہو؟“

کسان نے عرض کیا: عالیٰ جاہ! اس روپے سے چار آنے تو کھائیتا ہوں، چار آنے تریش اتھرتا ہوں، چار آنے قرض دئتا ہوں اور باتی پنجے چار آنے، اُنھیں کنویں میں پھیک دیتا ہوں۔  
بادشاہ نے کہا: میری بھروسے میں تمہاری بات نہیں آئی۔ مجھے اس کا مطلب بھاوا۔



کسان نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی: حضور اچار آنے کھانے کا مطلب یہ ہے کہ میں انھیں خود پر اور بھی پر خرچ کرتا ہوں۔ اچار آنے قرض اتنا نے کا مطلب ہے کہ انھیں اپنے والدین پر خرچ کرتا ہوں۔ میرے والد باب نے مجھے پالنے پڑنے پر جو مصیبۃ اخالی تھی اور جو خرچ کیا تھا، وہ مجھ پر قرض ہے۔ اسے عمل طور پر اتنا تو میرے بس میں نہیں مگر کوشش کرتا ہوں کہ کچھ نہ کچھ اتنا رہوں۔

اچار آنے قرض دینے کا مطلب ہے کہ انھیں اپنے بیخوں پر خرچ کرتا ہوں کہ جب میں بوزھا اور کمزور ہو جاؤں تو میری اولاد میری دیکھ بھال اور خدمت کرے۔ رہے وہ اچار آنے جو کنوں میں ڈالتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں انھیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتا ہوں۔ ان سے کسی غریب اور حق دار کی مدد کرو یا بتا ہوں۔

بادشاہ نے کسان کی یہ باتیں سنیں تو اسے بہت خوشی ہوئی۔ اس نے کسان کو انعام دیا اور کہا "جب تک تم میرا منحوس بارہ دیکھ لو، اس بات کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔"

کسان نے وعدہ کر لیا۔ بادشاہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر واپس اپنے محل میں چلا گیا۔

اگلے روز بادشاہ کا دربار لگا۔ تمام وزیر مشیر اور درباری موجود تھے۔ بادشاہ نے کسان کی بات دربار میں موجود تمام افراد کو بتا کر اس کا مطلب پوچھا۔ سب دانتوں میں انگلی والے خاموش کھڑے تھے۔

بادشاہ کا وزیر نہایت دانا، ذریگ اور ہوشیار تھا۔ اس نے بادشاہ سے جواب دینے کے لیے ایک روزگی مہلت لی۔

وزیر نے اسی وقت گھوڑے پر زین کسی اور کسان کے پاس بچک کر دیا۔ اس نے کسان سے اس بات کا مطلب پوچھا۔

کسان نے کہا: میں نے بادشاہ کو زبان دی ہے کہ میں اس کا مطلب اس وقت تک کسی کو نہیں بتاؤں گا، جب تک بادشاہ کا منحوس بارہ دیکھ لوں۔

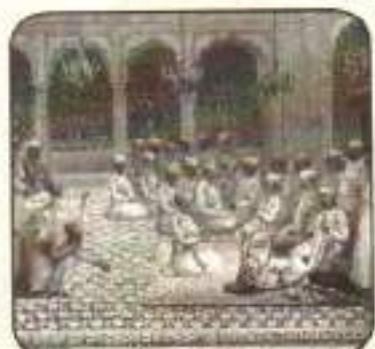
یہ شن کر وزیر پر بیثان ہو گیا۔ اس نے کسان سے کہا: کوئی راستہ سوچو، میں نے بادشاہ سے وعدہ کیا ہے کہ کل اس سوال کا جواب دوں گا۔

کسان سوچنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ذہن میں ایک ترکیب آگئی۔ اس نے وزیر سے تو اشرفیاں مانگ لیں۔

وزیر نے جمٹ سے تو اشرفیاں کسان کے حوالے کر دیں۔ اشرفیاں پا کر کسان نے وزیر کو تمام بات بتا دی۔ وزیر خوش خوش لوٹ گیا۔ اگلے روز دربار لگا، بادشاہ نے وزیر سے سوال کا جواب پوچھا۔ وزیر نے کسان کی بتائی تھی بات ترف بترادی۔

بادشاہ جان گیا کہ کسان نے وزیر کو ساری بات بتا دی ہے۔ بادشاہ آگ بُلوا ہو گیا۔ وہ کسان کی وحدہ خلافی پر سخت طیش میں تھا۔ اس نے کسان کی طرف فوراً بیادے بھجوائے۔ زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ بیادے کسان کو لے کر بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو گئے۔

بادشاہ نے گرج دار اور غصب کا آواز میں کسان سے پوچھا: تم نے ہم سے وحدہ کیا تھا کہ جب تک نوبار ہمارا منہجہ دیکھ لو گے، کسی کو یہ بات نہیں بتاؤ گے۔ تم نے وزیر کو تمام بات بتا کر وحدہ شکنی کی ہے۔ کیا جواب ہے اس کا تمہارے پاس؟ عقل مند کسان نے بڑے ادب سے عرض کی: حضور امیں وحدہ توڑنا گناہ سمجھتا ہوں۔ مجھے وہ حدیث پاک یاد ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ جو وحدہ پورا نہیں کرتا، اس کا کوئی دین نہیں۔ پھر میں آپ سے کیا گیا وہ عدد کیون کرتا ہے؟

بادشاہ نے پوچھا: کیا تم یہ کہتا چاہتے ہو کہ تم نے وزیر کو ساری بات نہیں بتائی؟ کسان نے جواب دیا: عالی جادا! میں نے وزیر کو تمام بات بتائی ہے۔ ”لیکن کیا تم نے ہمارا منہجہ نوبار دیکھا جو ساری بات وزیر کو بتا دی؟“ بادشاہ نے کسان سے سوال کیا۔

”تی ہاں،“ بادشاہ سلامت، اس خاکسار نے اپنے عالی قدر بادشاہ کا منہجہ نوبار دیکھنے کے بعد اسی ساری بات بتانے کی ہستکی تھی۔ ”کسان نے ادب سے جواب دیا۔“ لیکن مجھے تو پرسوں کے بعد تم پہلی مرتبہ آج مل رہے ہو، پھر تم نے ہمارا منہجہ نوبار کیسے دیکھ لیا؟“ بادشاہ نے حیرت سے سوال کیا۔

کسان نے کہا: بادشاہ سلامت! میں نے بات بتانے سے پہلے وزیر سے سوا شر فیاں مانگی تھیں۔ ہر اشرفتی پر آپ کی تصویر سکنہ ہے۔ میں نے ہر اشرفتی پر بنی آپ کی تصویر کو دیکھا۔ اس کے بعد میں نے وزیر کو ساری بات بتا دی۔ کسان کا یہ جواب سن کر دربار میں موجود لوگ کسان کی دانتائی پر پاش اش کرائے۔ بادشاہ بھی کسان کی عقل مندی سے بہت متاثر ہوا۔ اس نے کسان کو وزیر مقرر کرنے کا اعلان کیا۔ سب نے بادشاہ کے اس فیصلے کو سراہا۔ دربار میں موجود تمام لوگ کسان کو وزیر بننے پر مبارک بادھیں کرنے لگے۔

(تحمدہ ہندوستان کی اول کتابی)

۱۔ ان سوالوں کے جواب دیں:

- لوک کہانی سے کیا مراد ہے؟
- بادشاہ نے کسان سے کیا سوال کیا؟
- چار آنے کنوں میں ڈالنے کا کیا مطلب ہے؟
- والدین کا قرض اتارنے سے کیا مراد ہے؟
- بادشاہ کو کسان پر غصہ آنے کا کیا سبب تھا؟
- اس لوک کہانی سے ہمیں کیا اخلاقی پیغام ملتا ہے؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

● کسی ملک پر حکومت کرتا تھا:

(ا) ظالم بادشاہ      (ب) نیک بادشاہ      (ج) رحم دل بادشاہ      (د) سُنگ دل بادشاہ

● کسان کھیت سے روزانہ کمata تھا:

(ا) ایک روپیا      (ب) دو روپے      (ج) تین روپے      (د) چار روپے

● کسان قرض ادا کرتا تھا:

(ا) بیک کا      (ب) ساہو کارکا      (ج) ماں باپ کا      (د) مسائے کا

● کسان چار آنے پھیکا کرتا تھا:

(ا) تالاب میں      (ب) دریا میں      (ج) نہر میں      (د) کنوں میں

● بادشاہ کا وزیر تھا:

(ا) چالاک      (ب) نگار      (ج) تادان      (د) یاتونی

بادشاہ نے کسان کو بنایا:

(ا) امیر      (ب) وزیر      (ج) وزیر اعظم      (د) مشیر

۳۔ غور کیجیے اور بتائیے:

(الف) کیا کسان واقعی اس قابل تھا کہ اسے وزیر کا عہد دیا جاتا؟

(ب) اگر آپ بادشاہ ہوتے تو کسان سے مانع کیا سلوک کرتے؟

۴۔ ان الفاظ و محاورات کو جملوں میں استعمال کریں:

زیرِ ک ، زین کنا ، ذم لینا ، زبان دینا ، آگ بولنا ہونا

طیش میں آ جانا ، آش اش کرنا ، سراہنا

واحد کی جمع اور جمع کے واحد الفاظ نامیں:

وزیر ، سوال ، جواب ، حدیث ، افراد

دی گئی مثال کے مطابق درست مترادف کالم "ج" میں لکھیں:

کالم "ج"	کالم "ب"	کالم "اف"
مہربان	اوہار	رمد
	دیہات	حق دار
	تکلیف	غیر ب
	عقل مند	قرض
	ضعیف	کاؤں
	مغلس	پروٹھا
	مہربان	مسیبت
	محجّ	واہ

۷۔ وزیر خوش خوش لوٹ گیا۔

اس بحث میں "خوش" کا لفظ دوبار آیا ہے۔ آپ اس طرز کے مزید تر لفظ سمجھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

### سرگرمی

- \* اس لوک کہانی کو ذرا سے میں تبدیل کریں۔ طالب علموں کو مختلف کروار (بادشاہ، کسان، وزیر، درباری، بیادے وغیرہ) سونپیں۔ انھیں ان کرواروں کے مکالمے یا ذرا سے مختلف میں جماعت میں پیش کرنے کی مشق کرائیں۔  
\* پچھے اپنے ساتھیوں کو کوئی لوک کہانی نہیں۔

### برائے اسلامہ کرام:

- (الف) اس سبق میں ایک محاورہ استعمال ہوا ہے۔ اش اش کرنا۔ عام طور پر اسے "عش عش کرنا" لکھا جاتا ہے۔ اس کا درست املاء "اش اش کرنا" ہے۔  
(ب) آن سے کچھ مص پیلے تک روپے میں ہول آ لے ہوتے تھے۔ پھر کہاں کے بارے میں بتایا جائے۔



# مسدسِ حاجی سے انتخاب

اس بحق کے مطالعے کے بعد پچھے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ مسدس کی ہبہیت سے متعارف ہو گیں۔
- ★ مسلمانوں کے شان دار ماضی سے آگاہ ہو گیں۔
- ★ اسلام کی برکات جان سکیں۔
- ★ مطالعے کی عادت اپنا سکیں۔



گھنا اک پیہاڑوں سے بظاہر کے انھی پڑی چار ٹویک پہ یک دھوم جس کی  
کڑک اور دک دُور دُور اُس کی پیچی جو میکس پہ گرجی تو گلگا پہ برسی  
رہے اس سے محروم آلبی نہ غاکی  
ہری ہو گئی ساری صحیتی خدا کی  
کیا اُنمیوں نے جہاں میں اجلا نہوا جس سے اسلام کا بول بالا  
بُون کو عرب اور نجم سے بکالا نہیں تاؤ کو جا سنھالا  
زمانے میں پھیلائی تو حیدر مطلوب  
گلی آنے گمر گمر سے آواز حق حن

ہوا غُلظہ نیکیوں کا بدوں میں ◆ پڑی تھیں شفر کی سرحدوں میں  
 ہوئی آتش افسروہ آتش کدوں میں ◆ گلی خاک سی اڑنے سب معبدوں میں  
 ہوا کعبہ آباد سب گھر اجز کر  
 جئے ایک جا سارے دنگل پچھر کر  
 ہر اک نے گدے سے بھرا جا کے سافر ◆ ہر اک لمحات سے آئے سیراب ہو کر  
 گرے مثل پروانہ ہر روزنی پر ◆ مگرہ میں لیا باندھ حکم پیغمبر  
 کہ "حکمت کو ایک گم شدہ لال سمجھو  
 جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو"  
 ہر اک علم کے فن کے بخوبی ہوئے وہ ◆ ہر اک کام میں سب سے ہلا ہوئے وہ  
 فلاحت میں بے مثل دیکھا ہوئے وہ ◆ سیاحت میں مشہور ڈینا ہوئے وہ  
 ہر اک نلک میں ان کی پھیلی عمارت  
 ہر اک قوم نے ان سے سیکھی تجارت  
 یہ ہموار سڑکیں، یہ رائیں مخفقا ◆ رو طرفہ برابر درختوں کا سایا  
 نشان جا بھا میں، فرش کے برپا ◆ سر رہ کنوں اور سرائیں ٹھیک  
 انھیں کے ہیں سب نے یوچ بے اتارے  
 اسی قابلی کے نشان ہیں یہ سارے  
 (مولانا الطاف حسین حائلی)

# مشق

دریج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

بھٹکے پہاڑوں سے گھنٹائی سے کیا مراد ہے؟

نیکس اور گنگا کیاں ہیں؟

آپی اور خاکی سے کیا مراد ہے؟

امیوں سے کون لوگ مراد ہیں؟

عرب اور گم سے کون سے مہاک مراد ہیں؟

ڈوہتی ہاؤ کوستھا لادینے کا کیا مطلب ہے؟

توحید مطلق سے کیا مراد ہے؟

بدوں میں نیکیوں کا غلطہ ہوا۔ اس کی وضاحت کریں۔

آتش کدوں میں جلنے والی آگ افسرد ہو گئی۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

خاک اڑھا محاورہ ہے۔ اس کا مطلب ہتا گیں۔

ہمارے آبا و اجداد کی کن یاتوں کی دوسری قوموں نے تکید کی؟

اس انتخاب میں ایک حدیث تبوی بیان ہوئی ہے۔ اسے نشر کی صورت میں لکھیں۔

ان سوالوں کے تفصیلی جواب تحریر کریں:

ہمارے آبا و اجداد نے اسلام کے سنبھالی دور میں مختلف طویل و فتوں میں اپنی مہارت کا سکھا بھایا، یہ بات ہمیں کیا پیغام دے رہی ہے؟

آج دنیا میں کون سی قومیں آگے ہیں؟ ان کے آگے ہونے کی کیا وجہ ہے؟

مسلمان کس طرح دنیا میں اپنا کھویا ہوا وقار اور عظمت حاصل کر سکتے ہیں؟

درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

گھاک پہاڑوں سے ----- کے انھی

(ا) مکہ      (ب) مدینہ      (ج) بعلی      (د) نبیر

- جو بیکس پر گرفتی تو ..... پڑتی
- (ا) جنہا (ب) گنگا (ج) تنی (د) وجہ
- کیا ..... نے جہاں میں آجائا
- (ا) حاجیوں (ب) مہمنوں (ج) اُمیوں (د) مسلموں
- ہوا جس سے اسلام کا .....
- (ا) نام اور نیچی (ب) نام بala (ج) کام بala (د) بول بala
- ربے اس سے محروم .....
- (ا) آلبی نہ غاکی (ب) عربی نہ تگنی (ج) شرقی نہ غرینی (د) ترکی نہ تازی
- ہر اک ڈوہنی ناؤ کو جا .....
- (ا) بکلا (ب) اچھلا (ج) ستوارا (د) سنبھالا
- گلی خاک سی اڑنے سب .....
- (ا) مندروں (ب) آتش کدوں (ج) بُت کدوں (د) معبدوں
- ..... میں بے مش و کیتا ہوئے وہ
- (ا) سیاست (ب) فلاحت (ج) تجارت (د) سیاحت
- لغت کی مدد سے ان الفاظ کے معنی خلاش کیجیے اور اپنی کاہیوں پر لکھیے:
- آٹی، سختی، افسردو، چھپڑنا، ساغر، بخوبی، فلاحت، مصقا، فرج
- ..... جملوں میں استعمال کریں:
- بول بala، آتش کدو، سختی، خاک اڑنا، بحکمت، گم شدہ، سکنا
- اس لفظ میں "جہاں" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کے لیے ہم "زیجا"، "عالم"، "جگ" اور "سنوار" کے لفظ
- بھی استعمال کرتے ہیں۔ آپ دو اور لفظ بتائیں جو ہم "پہاڑ" کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

- اس نظم کو زبانی یاد کریں۔
- مولانا الطاف حسین حالی کا شمارہ ارزو کے اہم شعرا میں ہوتا ہے۔ یہ اشعار جو آپ نے ابھی پڑھے ہیں، یہ ان کی کتاب ”مسدس مذوق جزر اسلام“ سے لیے گئے ہیں۔ حالی نے ”مسدس مذوق جزر اسلام“ میں اسلام کے عروج و ذوال کی کہانی بڑے درود مددانہ انداز میں بیان کی ہے۔ اپنے سکول کی لائبریری سے یہ کتاب حاصل کریں اور اس کا نطالعہ کریں۔

### برائے اساتذہ کرام:

- ☆ طالب علموں کو تائیں کہ ایسی نظم حس کا ہر بند چھتے مصروف ہو، اسے مسدس کہتے ہیں۔
- ☆ طالب علموں میں شعرو شاعری کا ذوق پیدا کرنے کے لیے کہی جسم کی سرگرمیاں اختیار کی جا سکتی ہیں۔ اس سلسلے میں بہت بازی کے مقابلے بہت مفید رہتے ہیں۔ ان مقابلوں میں صحبت الفاظ اور شعرخوانی کا درست انداز اپناتے چڑھتی جائے۔ اس کے علاوہ چند اور سرگرمیاں بھی لزیب دی جاسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر طالب علموں کے مابین نظم کو رسم سے پڑھنے کا مقابلہ منعقد کیا جا سکتا ہے۔ تحت اللطف نظم خوانی کے مقابلے بھی کروں جاسکتے ہیں۔

# میری آواز سنو!

اس سبق کے مطالعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

تمکے مقصود

☆ زمین پر ہونے والی تہذیبوں سے واقف ہو سکیں۔

☆ سامنی ایجادات سے ماحول پر پرنے والے مخفی اثرات جان سکیں۔

☆ ماحول کو آنورگی سے پاک کرنے کی ضرورت سے آگاہ ہو سکیں۔

☆ آسودگی کم کرنے کے لیے اپنا کروار بیچان سکیں۔

☆ آپ ہم کی بہن سے واقف ہو سکیں۔

غرض دنیا بیت

ذرات

کائنات

بوق رقاب

پر تھا

خاص الفاظ

میں ایک سیارہ ہوں۔ وہ سیارہ، جس پر آپ رہتے ہیں۔ دنیا والوں نے میرا نام زمین رکھا ہے۔ میں ہزاروں سال پہلے وجود میں آئی تھی۔ میں بھی آج نظر آتی ہوں، پہلے انکی نہیں تھی۔ میرے سینے پر جنگلات تھے۔ ان جنگلوں میں ہر طرح کے جانور بھاگتے پھرتے۔ پرندے چچھاتے۔ ہر طرف ہر یا ای اور شادابی تھی۔ درختوں سے وافر مقدار میں آسکھن پیدا ہوتی۔ ہوا صاف سُتری تھی۔ فھماں میں گرد و غبار اور دھوکیں کا نام و نشان تک شدھا۔ دریاؤں اور سمندروں کا پانی صاف شفاف تھا۔ ہر طرح کی آبی حقوق اس میں ہرے سے رہتی تھی۔ ماحول پر سکون تھا۔ ہر کوئی یہاں خوش خوش رہتا تھا۔

پھر ہو اک حضرت انسان نے میرا خلیہ پکارنا شروع کیا۔ درختوں پر بھاڑے کے وار چلنے لگے۔ یہ درخت کائے والے کتنے بے درد ہوتے ہیں! انھیں اس درد کا احساس کیوں نہیں ہوتا، جو لکھاڑا چلنے سے مجھے ہوتا ہے۔ جب بھی کوئی درخت کٹتا ہے، میں خندی آئے بھر کے رہ جاتی ہوں، مگر انسان تو جیسے بہرا ہو گیا ہے، میری آئیں اور فریادیں اس کے دل پر کچھ اعلیٰ کرتیں۔



دنیا والے کہتے ہیں، وقت گزرنے کے ساتھ انسان نے ترقی کی ہے۔ وہ پتھر کے زمانے سے ترقی کرتے ائمی ذور میں حقیقی چکا ہے۔ اس نے

کارخانے بنالیے ہیں۔ تجزیہ رفتار گاڑیاں ایجاد کر لی ہیں۔ وہ پرندوں کی طرح جو اوس میں اڑتا پھرتا ہے۔ وہ سمندروں کے بینے پر نہیں، زیر آب بھی تیر سکتا ہے۔ اس نے کیساں کی کھادوں اور کیڑے مار آدویات سے فصلوں کی پیداوار کی گئی بڑھائی ہے۔ اگر یہجے ہے تو کوئی اس سے پوچھے، میاں! ترقی اس کو کہتے ہیں؟ تم نے کارخانوں سے پیداوار میں تو بے تعاشا اضافہ کر لی، مگر بھی ان کا رخانوں کی چینیوں سے اٹھنے والا دھواں بھی دیکھا ہے۔ حتیٰ اس طرف توجہ دی کہ یہ دھواں کس طرح میرے خون کو خراب کر رہا ہے۔ ثُم بر ق رفتار گاڑیوں کی ایجاد پر اتراتے پھرتے ہو، کبھی ان گاڑیوں کے دھوکے پر بھی غور کیا کہ یہ کس طرح کثافت سے میرا دامن آلووہ کر رہا ہے۔ پنجی بات تو یہ ہے کہ اب تو میرے لے سائنس لینا بھی دو بھر ہوتا چاہ رہا ہے۔ اور پر سے ان گاڑیوں سے پیدا ہونے والا شور مجھے دن رات پر بیشان رکھتا ہے۔ اب تو میرے کانوں کے پردے پھٹ گئے ہیں۔ اور ہاں! جس انتہم بم کی ایجاد پر تھیں برا فخر ہے، کیا تم نے اس کے نقصانات کے بارے میں بھی بھی سوچنے کی رحمت کی؟ بھول گئے بیرونیہا اور ناگاساکی پر ٹوٹنے والی جاہی کو؟



رہی بات کیساں کی کھادوں اور کیڑے مار آدویات سے فصلوں کی پیداوار میں کتنی گناہ اضافے کی توجہاب کبھی تصویر کا دوسرا رخ بھی تو دیکھیں۔ جب ان آدویات کا چھڑکاڑ کیا جاتا ہے تو ان کے مضر اثرات میری فضاوں کو زہر آلو کر دیتے ہیں۔ چھڑکاڑ کی گئی سبزیوں، پھلوں اور ادائی سے تحریکی محنت پر کیا اثر پڑ رہا ہے، تھیں اس کی ذرا لکھر تھیں۔ تھیں اپنی پروا نہیں تو ان بے زبان جانوروں کا کیا خیال ہو کا ہو چھڑکاڑ کیا گئی بچپان کا لمحہ ہیں۔ ایک اور بات یہ کہ تم لوگ کس قدر بے جس اور ظالم ہو گئے ہو۔ کارخانوں میں فکر ناک اور انسان دوستیں دھڑکنے استعمال کرتے ہو، بعد میں بھی زہر بلا کیمیکل ملایاں ہالوں میں بہادیتے ہو۔ نالوں سے ہوتا ہوا یہ پانی ہمیں لاد سکی جا رہتا ہے۔ یہ چاری گھبیاں اور پانی میں رہنے والے دوسراے جان وار جان سے ہاتھ دھوئیتھے میں گھبیا جمال ہو چکی۔ رکانی پر کبھی خوب تک رہنگی ہو۔ بات تینیں فتح تھیں ہو جاتی، جب یہ زہر بیلا پانی مال موسیشی پیتے ہیں، تو وہ بھی مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بھی پانی جب فصلوں کو لگاتا ہے، تو ان پر بھی اپنا اثر دکھاتا ہے۔ مگر تھیں اس سے کیا؟ تھیں تو کارخانے روایں دوال رکھتے ہیں، چاہے اس سے تمام آبی ٹلوں موت کے منہ میں کیوں نہ پڑی جائے۔

تم ان کیسی مخلوق ہو۔ مجھے مادر وطن کہتے ہو۔ سنگ دل سے سنگ دل اولاً ماں کے ساتھجا ایسا

سلوک نہیں کرتی، جیسا تم میرے ساتھ رہا رکھتے ہو۔ مجھے ہاؤ تم کیسے بیٹھے ہو، جو اپنی ماں کو ستاتے ہو، طرح طرح کے ذکر دیتے ہو، اس کے چین کو فارمات کرنے کا سامان کرتے ہو۔



کچھ درود دل رکھنے والے انسان میرے پنجاڑ کے لیے  
تمہیریں کرتے رہتے ہیں۔ انھی کی کوششوں سے ہر سال دنیا  
بھر میں ۲۲ رابریل کو "یوم ارض" منایا جاتا ہے۔ اس دن کے  
منانے کی غرض و نایت انسان کو ان خطرات سے آگاہ کرنا ہے،  
جن سے میرا قدرتی ماحول بگزرتا جا رہا ہے۔

تم طالب علم ہو، مجھے تم سے بہت امیدیں ہیں۔ تم بہت کچھ  
کر رکھتے ہو۔ میں تمھارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔ خدار مجھے تباہ ہونے سے بچاؤ! اگر تم میں سے ہر طالب علم ایک پوادا  
لگائے اور اس کو پروان پڑھائے تو میرے سینے پر کروڑوں کی تعداد میں درخت موجوں ہوں۔

آج کل جسے دیکھو مولہ سائیکل اور کار بھگائے پھرتا ہے۔ اگر تم اس کی جگہ سائیکل کی سواری اختیار کرو تو ڈھونیں  
میں کچھ کی واقع ہو جائے گی۔ جیتن تم سے کہیں ترقی یافتہ نہ کہ ہے۔ جب انھیں سائیکل کی سواری میں عارم حسوس نہیں ہوتی تو  
تصھیں سائیکل پر سوار ہوتے کیوں شرم آتی ہے۔ پلاسٹک کے تھیلے بھی میرے لیے شدید خطرہ ہیں۔ کسی طرح ان پر پابندی  
لگاؤ دو۔ اور ہاں اکارخانے داروں تک بھی میرا یہ پیغام پہنچاؤ کہ اسی مداری اختیار کریں، جن سے قدرتی ماحول کو کم سے کم  
لختاں پہنچے۔

تم کیا سوچ رہے ہو؟ کبی ناکہ اتنا بڑا کام اور میں نخاس طالب علم! مجھا کیلئے سے کیا بن پائے گا؟ یہ سوچ دل  
ستہ کمال دو۔ یاد رکھو! قطروہ قطروہ مل کر دریا ہن جاتا ہے۔ تم اپنے چھتے کی شمع روشن کرو۔ شمع سے شمع جلتے گی، تو سارا ماحول  
راہن ہو جائے گا۔

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

آپ نبڑی سے کیا مراد ہے؟

زمین کو انسان سے گیا شکایتیں ہیں؟

ذہنیں سے کیا انقصان پہنچتا ہے؟

زمین انسان کو بے حس اور ظالم کیوں کہتی ہے؟

درخت کاٹنے سے کیا انقصان ہوتا ہے؟

پودے لگانے سے زمین پر کیا تبدیلی آسکتی ہے؟

آپی مخلوق سے کون سی مخلوق مراد ہے؟

زہر میلے پانی کے آپی مخلوق پر کیا اثرات پڑتے ہیں؟

یوم ارض کیوں منایا جاتا ہے؟

قدرتی ماحول کو بچانے کے لیے آپ کیا کر سکتے ہیں؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

زمین ہے:

(۱) ستارہ      (۲) ستارہ      (۳) ستارہ اور ستارہ      (۴) ستارچ

درخت کیا بیدا کرنے کی بیشتریاں ہیں؟

(۱) باعثِ رنج      (۲) کاربن      (۳) آسیجن      (۴) ناکلر و جن

آپی مخلوق میں شامل نہیں:

(۱) پھلی      (۲) پکھوے      (۳) گرچھے      (۴) خرگوش

• یوم ارض منایا جاتا ہے:

(ا) ۲۲ اپریل کو (ب) ۲۲ جون کو (ج) ۲۲ رائست کو (د) ۲۲ ستمبر کو

• گروہ خوار سے کون سی آلو گی پیدا ہوتی ہے؟

(ا) آبی (ب) فضائی (ج) سورجی (د) بحری

• آلو گی کم کرنے میں مدد ہوتی ہے:

(ا) درخت لگانے سے (ب) پلاسٹک کے چیزوں سے

(ج) کیڑے مارا دویات سے (د) فیکٹریوں سے

۳۔ دی گئی مثال کے مطابق درست مترادف کالم "ج" میں لکھیں:

کالم "ج"	کالم "ب"	کالم "اف"
طاہر	کمال	پندرہ
	زمانہ	ہر یا لی
	ظالم	ورود
	ہر باری	ترقی
	تکفیر	ذور
	طاہر	تباہی
	بزرہ	ستگہ

۴۔ ان الفاظ اور محاورات کو جملوں میں استعمال کریں:

خیلیہ بکارنا، زیر آب، آجیں بھرتا، روائی دواں، دُو بھر ہونا، کافنوں کے پردے پھٹ جانا،  
بے تھاشا، کان پر جوں نہ رکھنا، موت کے منہ میں جانا، روا رکھنا، ہاتھ جوڑنا، پروان چڑھانا۔

- ۵۔ ان الفاظ کے مخفاء لکھیں:
- بگڑنا، آو، زمین، شور، آلوگی، سٹاف، خالم
- ۶۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد الفاظ لکھیں:
- ایجاد، ادویات، خطرہ، تدابیر، نقصانات
- ۷۔ اعراب کی حد سے تفظی و واضح کریں:
- اُثر، حسن، نشان، درود، برق، نارت، فخر
- ۸۔ زمین یہ مانے کو تیار نہیں کر انسان نے ترقی کی ہے۔ کیا آپ زمین کی اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں؟
- ۹۔ درختوں کے کیا فائدے ہیں؟
- ۱۰۔ ”وزرا“ اور ”وزرہ“ کا فرق جملوں میں استعمال سے واضح کریں۔
- ۱۱۔ آستاد اور شاگرد کے مابین ”ماخولیاتی آلوگی“ کے موضوع پر ایک مقالہ لکھیں۔
- ۱۲۔ دی گئی مثال کی روشنی میں ملازمات لکھیں:

الفاظ	ملازمات
سکول	آستاد، ہیڈ ماسٹر، طالب علم، لا بھریری، جماعت کے کرے، ڈیک، تجھے تحریر
بانغ	
اپتال	

### سرگرمیاں:

- حکومت تحریر کاری کے لئے کا اعلان کرتی ہے۔ اس کا مقصد تلک میں زیادہ سے زیادہ پودے لگانا ہوتا ہے۔ تحریر کاری کے بیخے کے دوران میں ہر طالب علم ایک پودا لگائے۔ پودے کے ساتھ طالب علم کے نام، روپ نمبر اور جماعت کو نمایاں طور پر لکھا جائے۔ طالب علم پورا لگانے کے بعد اسے بھول نہ جائے بلکہ اسے پانی و غیرہ دیوار ہے اور اس کی مناسب دیکھ بھال کرے۔ اس طرح سکول میں بیکروں نے پودے پر وانچ چھوٹیں گے، جس سے سکول کے ماحول پر مثبت اثر پڑے گا۔

- طالب علموں کو بات چیت کرنے کا موقع دیں۔ ان سے پوچھیں کہ وہ اپنے ماحول کو بہتر کرنے میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں۔
- اس سبق میں زمین ٹیکس باتی ہے کہ اس پر کیا بنتی۔ اسے آپ بتی کہتے ہیں۔  
آپ ”ایک پڑانی ٹھری کی آپ بتی“ لکھیں۔

برائے اساتذہ کرام:

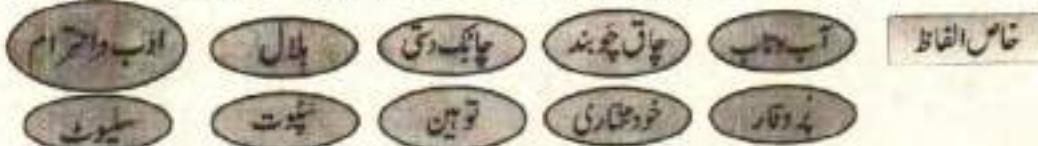
طالب علموں کو اپنے گھر، گلی محلے، بازار، سکول، گاؤں یا شہر کو صاف سُقْرہ را سخنے کی تاکید کریں۔



## سب سے اونچا یہ جھنڈا ہمارا رہے

تدریس متن اصلاح اس سبق کے مطابع کے بعد پچھے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ توئی پر چم کے آداب جان سکیں۔ ان آداب کو تمل زندگی میں برداشت کیں۔
- ★ سکول کی کی تقریب کی روادارکاری سکیں۔



مریخ ساتویں جماعت میں پڑھتی ہے۔ پچھلے دو ہفتہوں سے اُس کی جماعت قلیمی و تفریجی سیر کا پروگرام ہماری تھی۔ کوئی طالبہ مکلاڈیم دیکھنا چاہتی تھی تو کوئی کوہستان نہ کھیوڑہ دیکھنے کی شوقیں تھی۔ کوئی ہر منار دیکھنے کی خواہش ظاہر کر رہی تھی، تو کوئی چھانٹا مانگا کے جھنگل کی سیر کرنے کی تمنا رکھتی تھی۔ لیکن سے سیر کے لیے کسی ایک مقام کا لیہنہ نہیں ہو پا رہا تھا۔ بالآخر سب حالہات نے نیلے کا حق اپنی پیاری اُستادی مس متاز کو دے دیا۔ مس متاز نے کہا: پیارے بچوں ان شاء اللہ تعالیٰ ہم لا ہور جائیں گے۔ ہاں منار پا کستان، ہادشاہی سہما اور شاہی تکمدد دیکھنے کے بعد ہم سے پہر کو داہم کی سرحد پر جائیں گے اور پر چم اُتارنے کی تقریب دیکھیں گے۔

مقررہ دن وہ سپہر کے وقت واہم کی سرحد پر پہنچ گئے۔ فضائلی نعموں سے گونج رہی تھی۔ لوگ بہت پر جوش دھکائی دے رہے تھے۔ وہ ”پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ“ اور ”پاکستان زندہ باد“ کے نعرے لگا رہے تھے۔ لا ڈی ایمکر کی آواز اور لوگوں کے تعروں کے باعث کان پڑی آواز سنائی تدوینی تھی۔ لا ڈی ایمکر پر نغمہ گونج رہا تھا:

چاند روشن چمکتا ستارا ربے

سب سے اونچا یہ جھنڈا ہمارا ربے



لوگ اس نغمے پر جسم رہے تھے۔ ہزاروں لوگوں کے ہاتھوں میں پاکستانی جھنڈا اور جھنڈیاں تھیں۔ وہ انھیں فضا میں لہرا رہے تھے۔ سامنے واہم کے سرحدی دروازے پر سیز باری پر چم پوری آب و تاب کے ساتھ لہرا رہا تھا۔ سورج غروب ہونے کو تھا۔ اب پر چم اُتارتے کا مرحلہ آن پہنچا تھا۔

پاکستان ریپبلیک کے چاق چور بند جوانوں نے بڑے ادب و احترام کے ساتھ پرچم کی رنگ کو آہستہ آہستہ نیچے کی طرف کھینچنا شروع کیا۔ رفتار لفٹ پرچم نیچے آتا گیا۔ جب پرچم اتنا نیچے آگیا کہ اسے ہاتھ میں کھلا جائے تو پاکستان ریپبلیک کے جوانوں نے کمال چاہک دتی اور مہارت کے ساتھ پرچم کو نہ کیا، ادب کے ساتھ نہ رے میں سجا یا اور باوقار انداز میں چلتے ہوئے کمرے میں چلے گئے۔ یوں یہ پرچوش اور پرروقا تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

واہی پر صس ممتاز اور طالبات تو می پرچم کے حوالے سے بات چیت کرتی رہیں، جو کچھ اس طرح ہے:

رابعہ: میڈم! ہمیں تو می پرچم کے بارے میں کچھ معلومات دیں۔

میڈم: کہنے کو تو پرچم کپڑے کا ایک لکڑا ہوتا ہے لیکن جب یہ کپڑا کسی خاص تناسب اور مخصوص رنگوں کے باعث پرچم کی شکل اختیار کر لیتا ہے تو یہ محض کپڑے کا ایک لکڑا نہیں رہتا بلکہ یہ اس نلک کی عزت اور وقار کی علامت بن جاتا ہے۔ تو می پرچم کسی بھی نلک کی پیچان اور شاخت ہوتا ہے۔ ہمارا پرچم ہماری آزادی اور خود ہماری کانٹان ہے۔

فاطم: میڈم! ہمارے پرچم پر چاند تارا کیوں بنایا گیا ہے؟

میڈم: فاطمہ بیٹی! ہمارا پرچم دورنگوں پر مشتمل ہے۔ اس میں سبز اور سفید رنگ شامل ہیں۔ سفید رنگ ایک چوتھائی اور سبز رنگ تینی چوتھائی ہوتا ہے۔ سبز رنگ پاکستان میں بنتے والے مسلمانوں کی تما اندرگی کرتا ہے جب کہ سفید رنگ پاکستان میں موجود اکلیتوں کی عامت ہے۔ ہم تو می ترانے میں پڑھتے ہیں:

پرچم ستارہ و بلال      رہبرِ ترقی و کمال

اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پرچم پر ہوا بلال ہماری ترقی کا رہبر ہے۔ بلال پہلی رات کے چاند کو کہتے ہیں۔

جس طرح بلال بڑھتے بڑھتے پورا چاند بن جاتا ہے، اس طرح اللہ کے فضل و کرم سے ہمارا وطن بھی ترقی کے راستے پر کامزی رہے گا۔ اس پر پانچ کلوں والا ستارہ بنتا ہوا ہے۔ پانچ کلوں سے اسلام کے پانچ سوں مراد ہیں۔

شنبیل: میڈم! ہمارے پرچم کا ذیز ان کس نے بنایا تھا؟

میڈم: شنبیل نے بہت عمدہ سوال کیا ہے۔ اکثر لوگوں کو معلوم ہی نہیں کہ ہمارے تو می پرچم کا ذیز ان کس شخصیت نے بنایا تھا۔ جناب امیرالقیم قد و ولی نے ہمارے پیارے پرچم کا ذیز ان کیا تھا۔

قراءۃ الحسن: میڈم! ہم اکثر سخت اور پڑھتے ہیں کہ ہمیں تو می پرچم کا ادب و احترام کرنا چاہیے۔ آپ ہمیں بتائیے کہ ہم

کس طرح قومی پر چم کا احترام کر سکتے ہیں۔

میدم: آپ نے یہ سوال کر کے بہت اچھا کیا کیونکہ میں خود بھی چاہتی تھی کہ اس ملٹے میں آپ سے بات کروں۔ یاد رکھیے! جب اپنے ملک میں کئی ملکوں کے پر چم ایک ساتھ لہرائے جائیں، تو کوئی بھی پر چم پاکستان کے پر چم سے اونچا نہیں لہرا سکتے گا۔

سائزہ: میدم! ابھی ہم نے واہدہ کی مردم پر دیکھا تھا، گیٹ پر پاکستان کے پر چم کے ساتھ بھارت کا پر چم بھی لہرا رہا تھا اور دونوں ایک جیسی ہندی پر تھے۔

میدم: سائزہ بیٹی! آپ نے بالکل صحیح کہا۔ البتہ یاد رکھیے، قومِ متحدہ کی عمارت پر قومِ متحدہ کا پر چم ہاتھی پر چھوٹوں سے اونچا لہراتا ہے، ہاتھی بھی عمماں کے پر چم ایک سی اونچائی پر لہراتے ہیں۔ اگر کسی ادارے کے ساتھ قومی پر چم لہرا دیا جائے تو قومی پر چم لازماً اونچا رکھا جائے گا۔ ہنس کے ساتھ پر چم کا سفید رنگ والا حصہ آئے گا۔ پر چم کے آداب میں ایک نہایت اہم بات یہ ہے کہ اسے پاؤں، جتوں، زمین یا کسی بھی گندی چیز سے چھوٹنے سے بچانا ضروری ہے۔ اسی طرح پر چم کو طلوں آفتاب کے بعد لہرانا چاہیے اور غروب آفتاب سے پہلے اتار لینا چاہیے۔ کسی خصورت پر چم پر رات کا سایہ نہیں پڑنے دیتا چاہیے۔ یہاں میں آپ کو یہ تانا بھی ضروری خیال کرتی ہوں کہ پاکستان میں ایک عمارت ایسی بھی ہے جہاں رات کے وقت بھی پر چم لہرا دیا جاتا ہے۔

بہت سی طالبات: (جیسا کہ ساتھ) میدم! وہ کون ہی عمارت ہے؟

میدم: بھی یہ پاریمنٹ ہاؤس ہے۔ یہاں رات کو بھی پر چم لہرا اتار دیتا ہے لیکن ایک خاص اہتمام کے ساتھ اور وہ یہ کہ مصنوعی روشنی کے ساتھ پر چم کو روشن رکھا جاتا ہے۔

نانکہ: میدم! ہم ۱۳ اگست کو اپنے گھروں، دکانوں، عمارتوں پر قومی پر چم لہراتے ہیں مگر یہ پر چم رات کے وقت نہیں اتارتے۔

میدم: بیٹی! لوگوں کو معلوم ہی نہیں کہ پر چم کے آداب کیا ہیں۔ اگر انھیں معلوم ہو کہ رات کے وقت پر چم لہرانا پر چم کی توہین ہے تو مجھے لیکن ہے کوئی ایسا نہ کرے۔

غاٹش: میدم! ۱۳ اگست کو ہم اپنے سکولوں، بازاروں اور گھروں کو کاغذی چھنڈیوں سے بھی سجا تے ہیں۔ ہم ان چھنڈیوں کو اتنا بھول جاتے ہیں۔ ہوا کے چلتے سے یا باڑ کی وجہ سے یہ چھنڈیاں زمین پر گرتی رہتی ہیں۔ آپ نے ابھی بتایا ہے چھنڈے کا زمین یا جتوں سے چھوٹا آداب کے خلاف ہے، لیکن ہم تو اس کا خیال ہی نہیں رکھتے۔

میڈم: آپ نے ایک بہت اہم سُکھنے کی طرف ہماری تو پڑھ دلائی ہے۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ جہاں کپڑے سے بننے ہوئے جھنڈے کا ادب کریں، وہاں کاغذ یا پلاسٹک کے بننے ہوئے جھنڈے وہ یا جھنڈیوں کا بھی دل و جان سے ادب و احترام کریں۔ جھنڈیوں کا زمین پر گرتا اور انھیں پاؤں تک روندا بہت بڑی بات ہے۔ جھنڈیاں لگانے والوں کو اس بات کی طرف خاص توجہ دیتی چاہیے کہ کوئی جھنڈی نیچے نہ گرے۔ اسی طرح قومی پرچم پر کوئی لفظ یا تصویر نہ بنائی جائے۔ اسی طرح پرچم کو جلاتا بھی اس کی تو چین ہے۔ پرچم اہراتے وقت باور دی لوگ پرچم کو سلیوٹ کرتے ہیں جب کہ دوسرا لوگ بھی ”ہوشیار باش“ کی حالت میں با ادب کھڑے رہتے ہیں۔

تمام طالبات نے مس متاز کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اتنی سعدہ بتا دیں۔ سب نے دل سے وحدہ کیا کہ وہ پرچم کے ان آداب کا امیشہ خیال رکھیں گی۔

## مشق

۱۔ درج ذیل مسالات کے لئے ہمارا باعث تحریر کریں:

• کیا غلام قوموں کا بھی پرچم ہوتا ہے؟

• ہمارے قومی پرچم پر بنا ہوا چاند اور ستارہ کس بات کی علامت ہیں؟

• پاکستانی پرچم کا ذیر ائم کس نے تیار کیا تھا؟

• پانچ کواؤں والے ستارے کا کیا مطلب ہے؟

• کس عمارت پر پرچم کورات کے وقت مصنوعی روشنی کی بد دلت روشن رکھا جاتا ہے؟

• ”رہبرِ ترقی و کمال“ سے کیا مراد ہے؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

• طالبات و سمجھنے گئیں:

(ا) ہرن مینار      (ب) چنانچہ ماٹا      (ج) واگہ کی سرحد      (د) منگلا ڈیم

• پرچم پر سیز رنگ ہوتا ہے:

(ا) ایک چوتھائی      (ب) ایک تہائی      (ج) دو تہائی      (د) تین چوتھائی

ہلال کہتے ہیں:

- (ا) پہلی رات کے چاند کو
  - (ب) دوسری رات کے چاند کو
  - (ج) چودھویں رات کے چاند کو
- رہتے ہیں:
- (ا) گورنر ہاؤس سے
  - (ب) وزیر اعلیٰ ہاؤس سے
  - (ج) وزیر اعظم ہاؤس سے

۳۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد الفاظ لکھیں:

طالب، تقریب، مرحلہ، آداب، شکل، اقوام، بحث، فرع، طبلہ

۴۔ اعراب کی مدد سے متناظر واضح کریں:

فضا، ہلال، ادب، احترام، اختتام، طالبات، ٹکل، شاخت، دکان، بارش، توجہ

۵۔ ان الفاظ کے متقاد لکھیں:

پلنڈری، طلوع، اختتام، ترقی، مصنوعی

۶۔ جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ مفہوم واضح ہو جائے:

کان پڑی آواز سنائی نہ دینا، آب دتا، چاک دتی، ادب و احترام

۷۔ قومی پرچم کے آداب پر ایک ہی اگراف لکھیں۔

۸۔ دی گئی مثال کے مطابق لفظوں کو ملا یہیں:

تعلیمی و تفریجی	کرم	و	تعلیمی
کمال	و		عزت
جان	و		ترقی
تفریجی	و		ستارہ
ہلال	و		لعل
وقار	و		دل

۹۔ دی گئی مثال کے مطابق جملے بنائ کر تکشیب الفاظ کا فرق واضح کریں:

الفاظ	معانی	جملے
اُم	غم	رنج و اُم زندگی کا حصہ ہیں، اُسیں سب سے بڑا شکر کرنا چاہیے۔
علم	جهنمدا	ہم حق و صداقت کا علم پلند رکھیں گے۔
حلال		
ہلال		
نکتہ		
لفظ		

۱۰۔ اس سبق میں ایک لفظ "حیرانی" استعمال ہوا ہے۔ عام طور پر لوگ اسے "حیراً گی" لکھتے اور بولتے ہیں۔ یاد رکھیے "حیراً گی" لفظ ہے۔ ذیل میں چھا بیس الفاظ دیے جاتے ہیں، جن کے آخر میں "گی" آتا ہے۔ سارہ سے سارگی، پاکیزہ سے پاکیزگی، سخیدہ سے سخیدگی، زندہ سے زندگی، بندہ سے بندگی، درندہ سے درندگی، بے چارہ سے بے چارگی وغیرہ۔ آپ نے دیکھا جن الفاظ کے آخر میں "ہ" آتی ہے، ہم ان میں سے "ہ" کو ہٹا کر "گی" کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ جو الفاظ "ہ" پر ختم نہیں ہوتے، ان کے آخر میں صرف "ی" بڑھائی جاتی ہے مثلاً "حیران" سے حیرانی، "تاریخ" سے تاریخ، "لماچار" سے لماچار، "خوار" سے خوار۔ درست سے -----، تاریخ سے -----، لماچار سے -----، خوار سے -----

- \* طالب علموں سے کہل کر وہ باقاعدہ پیائیش کر کے چارلوں پر پاکستانی پرچم بنائیں۔ ایک چوتھائی حصہ سنیدھ بوجپ کر تکن چوتھائی حصہ بجز ہو۔ یہ چارٹ جماعت کے کرے میں آؤزیں اس کیے جائیں۔
- \* سکول میں یہ میں آزادی کی تقریب منعقد کی جائے۔ طالب علموں سے کہا جائے کہ وہ اس تقریب کی روز دادا کھیں۔
- \* اس سبق میں ایک لفظ ”ان شاء اللہ“ استعمال ہوا ہے۔ چون کہ یہ لفظ قرآن پاک میں بھی آیا ہے، اس لیے اسے قرآنی الملا کے مطابق لکھنا زیادہ مناسب ہے۔ ”ان“ اور ”شا“ کو ملا کر نہ لکھنا بہتر ہے۔
- \* سکول میں طلبہ و طالہات کو قومی پرچم اپرنا کھایا جائے۔
- \* طالب علموں کو داہمہ پارڈ پر پرچم آئانے کی تقریب رکھانے کا اہتمام کیا جائے۔ بعد میں طالب علموں سے اس تقریب کے بارے میں زبانی انہار خیال کرنے کو کہا جائے۔

برائے اساتذہ کرام:

۷۲ طالب علموں کو ۱۳ رائست یا دیگر قومی تہواروں پر سکول میں لگائی گئی جشنیوں کا احترام کرنا سمجھائیں۔

# کے جاؤ کوشش، مرے دوستو!

اس سبق کے مطالعے کے بعد پہ اس قابل ہوں گے کہ وہ:

★ آج کا کام آج کرنے کی نادیت اپنا سکیں۔ ★ بہت زہار نے کام سکیں۔

★ کام سیاپی کے حصول تک پارہار کوشش کر سکیں۔ ★ شاعری سے لطف انداز ہو سکیں۔

خاص الفاظ

انطراب

مخلص

لیاڑ بورن

سبت

رُق

کتن

ذکاں بند کر کے ربا بینھ جو  
نہ بھاگوں کبھی چھوڑ کر کام کو  
تو ٹھنڈ تو ہے خیر جو ہو سو ہو  
کے جاؤ کوشش ، مرے دوستو!

جو پھر پہ پانی پرے مخلص  
رہو گے اگر تم نہیں مستقل  
تو بے شہبہ تھس جائے پھر کی حل  
تو اک دن نیتجہ بھی جائے کامل  
کے جاؤ کوشش ، مرے دوستو!

یہ مانا کہ مشکل بہت ہے سبق  
دوبارہ پڑھو، پھر پڑھو ہر ورن  
پڑھے جاؤ جب تک ہے باقی رُق  
کے جاؤ کوشش ، مرے دوستو!

اگر طاق میں تم نے رکھ دی کتاب  
 نہ پڑھنے سے بہتر ہے پڑھنا جاذب  
 کے جاؤ کوشش ، مرے دوستو!

جو بازی میں سبقت نہ لے جاؤ تم  
 نہ ٹھکو، نہ جگجو، نہ پچھتاو تم  
 ذرا سبھر کو کام فرماؤ تم  
 کے جاؤ کوشش ، مرے دوستو!

(مولانا امام علیل میر غنی)

# مشق

- ۱۔ اس نظم کی روشنی میں درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں:
- اگر کوئی دکان دار اپنی دکان نکھلے تو اس سے کیا انتصان ہوگا؟
  - لگاتار اور مسلسل کام کرنے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟
  - امتحان کی تیاری نہ کرنے کا کیا نتیجہ ہلتا ہے؟
  - اگر کھیل میں کامیابی نہیں مل سکتے تو کیا کرنا چاہیے؟
  - صبر سے مصیبتیں سنبھلنے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟
  - اس نظم سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟
- ۲۔ نظم کے مطابق درست لفظ لگا کر صرفے مکمل کریں:
- تو وہی اُس نے ہاں کل ہی ..... ڈبو
  - (الف) کشٹی (ب) بیزی (ج) ناد (د) ٹیکلا
  - جو تم ..... پر ملے مصل
  - (الف) پانی (ب) ہارش (ج) قدرہ (د) شبنم
  - تو کیا دو گے ..... امتحان میں جواب
  - (الف) اب (ب) سب (ج) تم (د) کل
  - یہ مانا کہ مشکل بہت ہے .....
  - (الف) درق (ب) رش (ج) ادق (د) سبق
  - خبردار اہر گزت ..... تم
  - (الف) شرماد (ب) گھبراو (ج) ترپاؤ (د) اتراؤ

۳۔ کالم "الف" میں کچھ شعروں کے پہلے مصرع دیے گئے ہیں۔ ان کے درمیں مصرع کالم "ب" میں بہتر تتمی سے لکھے گئے ہیں۔ دی گئی مثال کے مطابق کالم "الف" کے ہر مصرع کے سامنے اس کا دوسرا مصرع کالم "ج" میں لکھیے۔

کالم "ج"	کالم "ب"	کالم "الف"
تو دی اس نے ہاںکل ہی لیا ذیر	تو کیا وہ گے کل امتحان میں جواب	ذکاں بند کر کے رہا بینج جو
	خودا ہر گز نہ گمراہ تو	جو پتھر پہ پانی پڑے حصل
	نہ ہے مگر اضطراب اور تلقق	اگر عاق میں تو نے رکھ دی کتاب
	تو ہے ہبھ محس ہائے پتھر کی سل	جو ہازی میں سبقت دے چاہ تو
	تو دی اس نے ہاںکل ہی لیا ذیر	یہ ماں کہ مشکل بہت ہے سبق

۴۔ احراب کی مدد سے مختلط واضح کریں:  
توقع ، حصل ، هبھ ، سبق ، امتحان

۵۔ جملوں میں استعمال کریں:  
لیا ذیرنا ، اضطراب ، رمق ، جتو ، سبقت

### پروگرام

● کوئی اور نظم حلش کریں، جس میں ہمت نہ ہارنے اور بار بار کوشش کا سبق دیا گیا ہو۔

● جماعت میں اس لفظ کو تخت اللطف پڑھنے کے مقابلے کا اہتمام کریں۔ خوش الحان طالب علموں کی حوصلہ فراہمی کریں۔

● طالب علموں سے ان سوالوں کے زبانی جواب دریافت کریں۔

★ اگر کوئی سبق مشکل ہو تو آپ کیا کرتے ہیں؟

★ رُک رُک کر کام کرنا کہی عادت ہے؟ اس کا کیا نتیجہ لکھتا ہے؟

★ اگر مشکل پڑنے پر انسان گھبرا جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

طالب علموں سے کہیں کروہ ایسی کہانیاں سنائیں، جن سے یہ نتیجہ نکلا ہو:

- بار بار کی کوشش رنگ لاتی ہے۔
- آج کا کام کل پر مت ڈالو۔

### برائے اسامدہ کرام:

طالب علموں میں مستقل مزاجی کی عادت پروان چھانے کے لیے سرگرمیوں کا اہتمام کریں۔ انھیں ہتاں میں کرگاتار کام کرنے سے کامیابی ملتی ہے جب کہ کام کیے بغیر سو جانے سے خرگوش کی طرح شرمندگی اُخھانی چلتی ہے۔ انھیں اس طرح کے شعبجی سنائے جاسکتے ہیں:

کہیں گروہاہ میں بھی نہ طا سرا غُ ان کا  
جنھیں منزاوں سے پہلے سر راہ نیند آئی

# آداب معاشرت

اس حق کے مطلع کے بعد پچھے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

★ آداب معاشرت جان سکیں۔ ★ ان آداب پر عمل کر سکیں۔

★ روزمرہ زندگی کے مسائل و اتفاقات پر اپنے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں بات پیش میں حصے سکیں۔

★ سچی بیان کر کر اپنے لفاظ کی شورت میں بکھر سکیں۔ ★ غیر رسمی طبود کر سکیں۔

**خاص الفاظ** راست بازی دروغ مکمل احترام عذر خواست بخوبی آمیزش

آداب ادب کی جمع ہے۔ اس کے معنی چیز طور پر یقین۔ یہ آداب معاشرت سے مراد معاشرے میں رہنے والے کے طور پر یقین۔ ہم گھر بہوں یا سکول میں، بازار میں ہوں یا دفتر میں، کسی تقریب میں ہوں یا سیر گاہ میں، سفر میں ہوں یا حضر میں، غرض ہر جگہ ہمیں ان معاشرتی آداب کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ ان آداب پر عمل کرنے والے کو مہذب، خوش اطوار اور شائستہ کہا جاتا ہے۔ ہر معاشرہ چاہتا ہے کہ اس کے افراد معاشرتی آداب کا خیال رکھیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے والدین اور آسائیدہ ہمیں بچپن ہی سے آداب معاشرت کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ ہمیں سمجھاتے ہیں کہ ہمیں معاشرے میں کس طرح رہنا چاہیے اور دوسروں کے ساتھ کس حتم کا برداشت کرنا چاہیے۔

معاشرے میں رہنے والے تمام افراد کا ادب و احترام کرنا ضروری ہے۔ کوئی کسی مذہب، رسم یا نسل سے تعلق رکھتا ہو، وہ کوئی سی زبان بولتا ہو، اس کا اعلق کسی بھی پیشے سے ہو، وہ گورا ہو یا کالا، امیر ہو یا غریب اس کے ساتھ احترام سے پیش آنا ضروری ہے۔

معاشرے میں سب کو ہمیشہ راست بازی سے کام لیما چاہیے۔ دروغ گوئی سے احترام کیا جائے۔ ہر حال میں کچھ بات کی جائے۔ بچھ اور جھوٹ کی آمیزش نہ کی جائے۔ فضول اور بے معنی گفتگوں کی جائے۔ بولنے وقت بہترین الفاظ کا استعمال کیا جائے۔ زرمی سے بات کی جائے۔ جیچ جیچ کر بولنا مناسب نہیں۔ گالم گلوج مذہب لوگوں کا شیوه نہیں۔ اخلاق سے گری ہوئی گفتگو سے پر بیز کیا جائے۔ کوئی ایسی بات نہ کی جائے جس سے کسی کی دل آزاری کا پبلوقختا ہو۔ حقیقت کے بغیر کوئی بات نہ کی جائے۔

اگر قلطی ہو جائے تو اس پر شرمende ہوتا چاہیے اور معافی مانگنی چاہیے۔ اسی طرح اگر کوئی اپنی قلطی پر نادم ہو اور معافی کا طلب گارہ تو اسے صدقی دل سے معاف کر دینا چاہیے۔

ہمیں ہر کام میں متانت و وقار کا دامن پکڑنا چاہیے۔ ہماری چال میں بھی متانت اور سمجھدگی کا ہونا ضروری ہے۔



غرو اور سکپٹر سے دور رہنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بجزوا اکسار پسند ہے۔ اگر آپ گاڑی چلا رہے ہیں تو بیل چلنے والوں کا خیال رکھنا آپ کا فرض ہے۔

بعض اوقات ہارش کے دنوں میں سرک پر پانی کھرا ہو جاتا ہے، گاڑی چلانے والے افراد گاڑی کی رفتار کم کیے بغیر یہاں سے اس طرح گزرتے ہیں کہ بیل چلنے والوں یا سائیکل پر سوار افراد کے لہاس پر پانی یا کچھ کے جیسے پڑ جاتے ہیں۔

اُبھیں اس بات کا احساس بھک نہیں ہوتا کہ ان کی اس بے احتیاطی سے دوسرا سے کتنی بڑی ایسٹ کا ٹکارا ہوئے ہیں۔

دوسروں کے بارے میں ہمیشہ تباہ سوچ رکھیں۔ بدگمانی سے بچیں۔ اسی طرح ہر سی نتائی بات کو باعثین آگے پھیلانا بگاڑ کا باعث بن سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ بات کو بغیر چانچ پر کھے آگے نہ پھیلانا چاہئے۔

تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ آداب معاشرت کا تھاضا ہے کہ اگر کوئی بھائی ذکر درد میں جتنا ہو تو اس کے دروکھوں کیا جائے اور اس کے غم کو ہائی کوشش کی جائے۔ ہمسایوں کے ساتھ خاص طور پر عمدہ سلوک کیا جائے۔ ان کے آرام و سکون کا خیال رکھنا بہت حد ضروری ہے۔ مشہور ہے ”ہمسایہ مار جایا۔“ اس لیے ہمسایوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے جیسے وہ ہمارے یہ گھنے کا حصہ ہیں۔

معاشرت کے آواب ہم سے اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ کسی کو تفحیک کا نشانہ نہ بناں۔ جب کسی کو بنانا ہو تو اس کا پورا نام لے کر پکاریں۔ کسی کا نام نہ بگاڑیں۔ کسی کی تحقیر و تہیّن نہ کریں۔ اسی طرح کسی کی نوہ اور جasoں میں رہنا بھی بڑی حرکت ہے۔ غیبت کرتا بہت بڑا گناہ ہے۔ ان باتوں سے معاشرے میں انتشار اور افراطی پھیلتی ہے، اس لیے ان سے پچھا ضروری ہے۔

جب دوسرا مسلمان بھائی سے ملاقات ہو تو اس کے لیے نیک کلمات کا اظہار کیا جائے۔ اسے الشام علیکم کہا جائے۔ مگر اپنا ہو یا کسی اور کا، بغیر اجازت داخل ہونا جائز نہیں۔ گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت حاصل کرنی پائیے۔ اس کے بعد گھر والوں کو الشام علیکم کہیں۔ والدین، رشتے داروں اور اساتذہ کرام کے ساتھ ادب و احترام سے

چیز آن فرض ہے۔ قیمتوں، لاوارتوں بھتاجوں، محدودروں، بے کسوں اور بے سہاروں کے کام آنا ہم سب کا فرض ہے۔ معاشرتی آداب میں عمدہ کی پاس داری کرتا بھی شامل ہے۔ ہمارے دین میں ایضاً عمدہ کی جنت ہاکید کی گئی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ جب کسی سے کوئی وعدہ کریں تو اسے پورا کریں۔

صفائی اور پاکیزگی بھی معاشرتی آداب میں شامل ہے۔ ہمیں اپنے نہاس اور گھر ہار کے علاوہ اپنے کلی ملے، سکول، دفتر، گاؤں اور شہر کو بھی صاف ستر رکھنا چاہیے۔ اگر ہم ان معاشرتی آداب پر دل و جان سے عمل کریں تو ہمارا معاشرہ زمین پر جنت کا نمونہ پیش کرے گا۔ ہر کوئی اٹھیتاں اور سکون سے زندگی گزارے گا۔ ہر کسی کے حقوق محفوظ ہوں گے۔ اس سے معاشرہ پھیلے پھوٹے گا اور ہمارا پیارا وطن ترقی کرے گا۔

## مشق

ا۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

- معاشرتی آداب سے کیا مراد ہے؟
- معاشرتی آداب کا خیال نہ رکھنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟
- نکشوں کرتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟
- گاڑی چلاتے والوں کو کس باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟
- چال میں متاثر اور سمجھید کی سے کیا مراد ہے؟
- اگر غلطی سرزد ہو جائے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟
- بدگمانی سے پھاکیوں ضروری ہے؟
- اگر ہر سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے آگے پھیلا دیا جائے، تو اس سے کیا ہوتا ہے؟

ہمایوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے؟

نیہت کیا ہوتی ہے؟

کسی مسلمان سے ملاقات کے وقت کیا کہنا چاہیے؟

گھر میں واٹل ہونے سے پہلے کیا ضروری ہے؟

السلام علیکم کا کیا مطلب ہے؟

۲۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

معاشرہ، احترام، نسل، احرار، استعمال، مہندب، نادم، تکبیر

۳۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد الفاظ لکھیں:

افراد، نمہج، الفاظ، اساتذہ

۴۔ اپنے جملوں میں استعمال کریں:

عمل پیرا، نظر انداز، راست پازی، دروغ گوئی، اذیت، حسر

۵۔ ان الفاظ کے مقابلے لکھیں:

منقی، بدگمانی، خوش گوار، امن، گوراء، امیر، مہندب

۶۔ اس سبق کے اہم لفاظ کو ذہن میں رکھتے ہوئے خلاصہ لکھیں:

۷۔ دی گئی مثال کے مطابق کالم "و" میں مکمل ترکیب لکھیں:

کالم "د"	کالم "ج"	کالم "ب"	کالم "الف"
امن و سکون	احترام	و	امن
	توہین	و	اوہب
	شوکت	و	عمل

	سکون	,	شان
	الصف	,	تحفیز

۸۔ نیچے چند باتیں لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے کچھ پر عمل کرنا چاہیے، جب کہ کچھ سے بچنا چاہیے۔ آپ ہر بات کے سامنے مناسب خانے میں نشان لگائیں۔

بھیجیں	عمل کریں	بات
		سیدھی اور صاف بات
		فضول اور بے حقیقی بات چیز
		قلطی پر ندامت
		عجز و انگلداری
		حکیم اور غرور
		بُدھانی
		نیابت
		عہد کی پاس داری

۹۔ اس سبق میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے ”خطراں“۔ آپ اس طرح کے مرید چار لفظوں میں جیسے خوف ہاک۔

### حریریاں

- طالب علموں سے معاشرتی آداب کے موضوع پر مباحثے کا اہتمام کریں۔ طالب علم بتائیں کہ وہ معاشرے کو خوش گوارہ بنانے کے لیے کن کن آداب پر عمل کرتے ہیں۔

- جماعت کو دو یا ہر حصوں میں تقسیم کریں۔ ایک گروپ ایسی باتیں سوچیں جن پر عمل کر کے ہم اپنے معاشرے کو

ستوار سکتے ہیں۔ دوسرا گروپ ایسی باتیں سوچے جن سے گریز کر کے معاشرے کو بھر کیا جاسکتا ہے۔ دوتوں گروپ ان باتوں کو رنگ دار چارٹوں پر خوش خط انداز میں لکھیں۔ ان چارٹوں کو سی ایسی جگہ آؤین اس کیا جائے جہاں ہر دو طالب علموں کی ان پر نظر پڑے۔ طالب علموں کے اس کام پر ان کی مناسب حوصلہ افزائی کریں۔

### خط کیے لکھا جائے؟

ہمیں روزمرہ زندگی میں اپنے غریز واقعیت اور دوست احباب کو بھل کھن پڑتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں معلوم ہوتا چاہیے کہ ایک معیاری خط کیے کہتے ہیں۔ ذیل میں ایک خط کا نمونہ دیا جا رہا ہے۔ یہ خط ایک طالبہ نے امریکا میں مقیم اپنے ماموں جان کے نام لکھا ہے۔

محلہ غوشہ

نارووال

کیم اپریل ۲۰۱۲ء

پیارے ماموں جان!

السلام علیکم!

امید ہے آپ خبریت سے ہوں گے۔ آج کیم اپریل ہے اور لوگ اپریل فول منار ہے ہیں۔ مجھے ان لوگوں پر بے حد غصہ آتا ہے۔ خواہ تو اہ جھوٹ بولتے اور دوسروں کو ناقص پر بیشان کرتے ہیں۔ امریکا میں بھی یہ بری رسم منائی جا رہی ہو گئی۔ چلیں چھوڑیں اس بات کو، میں تو آپ کو یہ بتانا چاہتی تھی کہ کل ہمارے نتیجے کا اعلان ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی مرہبائی، اپنے والدین کی دعاؤں اور اساتذہ کی محنت کی بدولت اس سال بھی اول پوزیشن آپ کی بھائی نے حاصل کی ہے۔ ہاں ایک اور خوش خبری بھی ہے۔ اس سال بھی میں نے وزیر اعلیٰ پنجاب کے ادبی مقابلہوں میں حصہ لیا تھا۔ میں نے اڑد میں مضمون لکھا تھا۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صوبے بھر میں دوسرے نمبر پر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اگلے برس آپ کو اس مقابلے میں بھی اول آ کر دکھاؤں گی۔ کہیے، اب تو میں آپ کی طرف سے انعام کی حق دار ہوں نا! مجھے ایک کمرا چاہیے۔ جی ہاں ڈیکھیں گے۔ امید ہے آپ یہی فرمائش کو بہت جلد پورا کریں گے۔ اب اجازت چاہوں گی۔

مہماں جان تھیت کو میری طرف سے آداب عرض کیجیے گا۔ صلاح الدین، احمد، عبد اللہ اور نجفے سعید سب کو میر اسلام کہیے گا۔

والسلام

آپ کی بھائی

مریم محمود

- طلبہ و طالبات کو خط لکھنے کا طریقہ سمجھائیں۔
- ★ انھیں بتائیں کہ خط کے آغاز میں دائیں کونے میں خط کی روائی کا مقام لکھا جاتا ہے۔ اگر خط امتحانی کرے سے لکھا جا رہا ہو تو اس کے آغاز میں نیچے دیے گئے مرکبات میں سے کوئی ایک لکھا جاسکتا ہے: امتحان کا کمر، امتحانی کمرا، آزمائش گاہ، امتحان گاہ وغیرہ۔ (کمرہ امتحان کی ترکیب درست نہیں، اس لیے اس سے گزینہ کیا جائے۔)
- ★ اس کے بعد خط لکھنے کی تاریخ لکھی جائے۔ اگلی سطر کے درمیان میں القاب و آداب لکھے جائیں۔ طلبہ و طالبات کو "امتحان علیکم"، لکھنے کی مشق کرائیں۔
- ★ اس کے بعد خط کا مضمون شروع ہوگا۔ خط میں اور ادھر کی فضول اور بے ضریلی ہاؤں کے بجائے مطلب کی بات بیان کی جائے۔ اس طرح لکھنے والے اور پڑھنے والے دونوں کے وقت کی بچت ہوگی۔
- ★ خط کے آخر میں خط لکھنے والا اپنا نام لکھتے ہے۔
- وقت نوقتاً اپنے شاگردوں کو پسندیدہ عادات اور حاششی اطوار کے پارے میں بتائیں۔ موقع محل کی مناسبت سے طلبہ و طالبات کی اصلاح کریں۔

# بیمارے ادارے اپنے ہیں

اس سبق کے مطابعے کے بعد پچھے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ قومی اداروں کے بارے میں جان سکیں۔
- ★ قومی اداروں کے کام اور رہیت سے واقف ہو سکیں۔
- ★ قومی اداروں کا احراام کرنا سمجھ سکیں۔
- ★ درخواست لکھ سکیں۔

خاص الفاظ



اجمل خان صاحب کا شمار بہترین اساتذہ میں ہوتا ہے۔ وہ اپنے طالب علموں میں بے حد مقبول اور ہر دل عزیز ہیں۔ انہوں نے بیٹھنے کے دن کا ایک گھنٹا بات چیز کے لیے مخفی کر رکھا ہے۔ اس گھنٹے میں کسی درسی کتاب کا سبق نہیں پڑھا جاتا۔ طالب علموں کو اس دن کا بے چینی سے انتفار رہتا ہے۔ وہ بیٹھتے بھروسے پتے رہتے ہیں کہ متعدد دن اپنے اس عظیم اسٹاد سے کیا معلومات حاصل کریں گے۔ اس مفہوم کے لیے وہ سوالات لکھ کر بھی ساتھ لاتے ہیں۔

بیٹھنے کا دن تھا۔ طالب علم بہت خوش تھے۔ اجمل خان صاحب جماعت میں تشریف لائے۔ تمام طالب علم احراام کھڑے ہو گئے۔ استاذ محترم نے کہا: السلام علیکم! طالب علموں نے سلام کا جواب دیا۔ اجمل خان صاحب نے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اس کے بعد انہوں نے طالب علموں سے اُن کا حال احوال دریافت کیا۔

ایک طالب علم کھڑا ہوا اور اس نے بڑے ادب سے کہا: جناب! میں نے پڑھا ہے کہ ہمیں اپنے قومی اداروں کا احراام کرنا چاہیے۔ آپ ہمیں بتائیے یہ قومی ادارے ہوتے کیا ہیں؟

اجمل خان صاحب نے اس طالب علم کو شاہاں دی کہ اس نے ایک عمدہ سوال کیا ہے۔ انہوں نے کہا: آج ہمارا موضوع ہو گا، ”ہمارے قومی ادارے“۔

اجمل خان صاحب نے طالب علموں کو بتایا کہ ہمارے ملک میں ایک قومی اسٹبلی کام کرتی ہے۔ پورے ملک سے لوگ اپنے لماں کے ٹھنڈے



اس اسیل میں بھیجتے ہیں۔ جس جگہ یہ نمائندے بیٹھتے ہیں، اُسے پارلیمنٹ ہاؤس کہتے ہیں۔ یہ اسلام آباد میں ہے۔ پارلیمنٹ کے سربراہ کو وزیر اعظم کہتے ہیں۔ وزیر اعظم کی مدد کے لیے وزراء موجود ہوتے ہیں۔ یہ اسیلی ہمارا اہم قومی ادارہ ہے۔ یہی وہ ادارہ ہے جو ملک کے لیے قانون ہاتا ہے۔ قومی تועیت کے معاملات پر یہاں اہم فیصلے کیے جاتے ہیں اور ملک کی پالیسیاں ہائی جاتی ہیں۔

طالب علموں نے کہا: واقعی قومی اسیلی بہت اہم ادارہ ہے۔

استاد محترم نے طالب علموں سے پوچھا: ہمارے ملک کی سرحدوں کی حفاظت کون کرتا ہے؟

سب طالب علموں نے بیک زبان جواب دیا: ہماری فوج۔

استاد محترم نے کہا: بالکل صحیح۔ ہماری فوج ہماری سرحدوں کی محافظ ہے۔ یہ کسی کو اجازت نہیں دیتی کہ وہ ہمارے ملک کی طرف میل آنکھ سے دیکھے۔ اگر ملک پر اچاک کوئی آفت نوٹ ہے تو اس موقع پر بھی پاک فوج اپنے بھائیوں کی خدمت کے لیے موجود ہوتی ہے۔ چند سال پہلے ہمارے ملک میں بڑا آیا، تو فوج نے امدادی کاموں میں بڑا چڑھ کر حصہ لیا۔ اسی طرح سیاہ کی مصیبت آئی، تو بھی فوج پیش پیش تھی۔ پاک فوج کے بہادر جوان پانی میں لگرے ہوئے لوگوں کو پانی سے نکال کر محظوظ مقامات تک پہنچاتے رہے۔ پاک فوج بھی ہمارے ملک کا ایک اہم قومی ادارہ ہے۔

طالب علم بڑی توجہ سے اپنے استاد محترم کی باتیں سن رہے تھے۔

انہوں نے طالب علموں کو بتایا کہ عدالیہ بھی ایک اہم قومی ادارہ ہے۔

ایک طالب علم نے پوچھا: جناب! عدالیہ کی تھوڑی تفصیل بتائیں۔

امیں خان صاحب نے کہا: آپ نے عدل کا لفظ تو سننا ہو گا اور یقیناً اس کے معنی بھی بھی کو معلوم ہوں گے۔ عدل و انصاف کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ ہمارے ملک میں بھی ایک ادارہ موجود ہے جس کی ذمہ داری لوگوں کو انصاف فراہم کرتا ہے۔ اسے عدالیہ کہا جاتا ہے۔ پاکستان کی سب سے بڑی عدالت پریم کورٹ آف پاکستان کہلاتی ہے۔ چیف جسٹس آف پاکستان اس کے سربراہ ہیں۔ پریم کورٹ کا صدر دفتر اسلام آباد میں

Not for Sale - PESRP

ہے اور اس کے ذیلی وفات ہر صوبے کے بڑے شہروں میں موجود ہیں۔

ایک طالب علم نے اجمل خان صاحب سے کہا: جناب! اس طرح تو پولیس بھی ایک قومی ادارہ ہے۔



استاد محترم نے اس طالب علم کو شباباش دی اور کہا: آپ نے نجیک کہا۔ ملک میں بہت سے قومی ادارے ہوتے ہیں۔ یہ سب ادارے کام کریں، تو ملک ترقی کرتا اور آگے بڑھتا ہے۔ پولیس ہماری جان و مال کا تنقیط کرتی ہے۔ یہ قانون توزنے والے افراد کے خلاف کارروائی کرتی ہے۔ یہ ملک میں اسکن و امان قائم رکھتی ہے۔ تریکھ پولیس مردوں اور شاہراہوں پر تریکھ قوانین پر عمل درآمد کرتی ہے۔ اس سے ہمارا سفر ہمتوڑا ہو جاتا ہے۔

استاد محترم نے اپنی بات تکملہ کی، تو ایک طالب علم نے پوچھا: جناب! ان کے علاوہ ہمارے ملک میں اور کون سے ادارے ہیں؟

استاد محترم نے کہا: بھی! ہمارے ملک میں صحت اور تعلیم کے بہت سے ادارے کام کر رہے ہیں۔ قصبوں اور شہروں میں ہزاروں چھوٹے بڑے صحت کے مرکز اور ہپتال کام کر رہے ہیں۔ یہ عموم کو صحت کی سہیتیں بھی پہنچاتے ہیں۔ ڈاکٹر اور اُن کا عمل مریضوں کا علاج معالجہ کرتا ہے۔ قومی ادارہ صحت، (N.I.H) اسلام آباد ملک کا انہم طبقی ادارہ ہے۔ یہاں تشخیص کے ساتھ ساتھ تحقیق بھی کی جاتی ہے۔

ایک طالب علم نے کہا: جناب! اسلام آباد میں این۔ آئی۔ اسچ بھی تو موجود ہے۔ میری اتنی جان کو بہت چھکتیں آتی تھیں۔ ہم انھیں این۔ آئی۔ اسچ میں لے گئے۔ وہاں ان کے الرجی نیست ہوئے۔ ان کو دیکھیں لگائی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب وہ بالکل صحت مند ہیں۔

اجمل خان صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا: میں بھی اسی ادارے کا ذکر کر رہا تھا۔ این۔ آئی۔ اسچ تخفف ہے۔

ان تینوں حروف سے بیٹھل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ بنتا ہے۔

ایک طالب علم نے بات کرنے کی اجازت طلب کی اور کہا: جناب! آپ نے صحت کے ساتھ تعلیم کا بھی ذکر کیا تھا۔ میں تعلیمی اداروں کے بارے میں بھی بتائیے۔

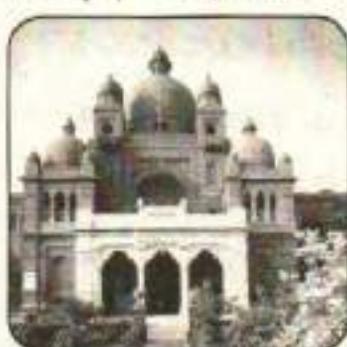
اجمل خان صاحب نے کہا: ضرور، یوں تھوڑے دور میں تعلیم کی ضرورت رہی ہے، لیکن آج کے دور میں زندگی رہنے اور باقی ڈنیا کا مقابلہ کرنے کے لیے تعلیم کے بغیر چارہ نہیں۔ ہمارے ملک میں بھی تعلیم کے شعبے کی طرف خاص توجہ دی جا

رہن ہے۔ پر گاؤں میں سکول موجود ہیں۔ قصبوں اور شہروں کو کافی کمیں حاصل ہیں۔ بڑے شہروں میں یونیورسٹیوں کی سہولیات موجود ہیں۔ یہ سکول، کالج اور یونیورسٹیاں سب قومی ادارے ہیں۔ یہ ادارے عالم کے ساتھ ساتھ تربیت کا فریضہ بھی انجام دیتے ہیں۔ یوں ان اداروں میں ملک کی آئندہ نسل کی تربیت کی جاتی ہے۔

اجمل خان صاحب نے اپنے طالب علموں کو پاکستان ریلوے اور پاکستان انٹر پلٹل ائر لائنز (پی۔ آئی۔ اے) کے بارے میں بھی بتایا۔ انہوں نے کہا کہ یہ دونوں بھی قومی ادارے ہیں۔ یہ تینیں آمد و رفت کی سہولیں بھی پہنچاتے ہیں۔ ایک طالب علم نے ہاتھ کھڑا کیا۔ اجمل خان صاحب نے پوچھا۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

طالب علم بولا: پہلے دونوں میں اپنے مامول جان کے ساتھ روپنڈی گیا تھا۔ وہ مجھے ایک پارک میں لے گئے۔ اس کا نام تھا "ایوب پارک"۔ جتنا بھی پارک بھی قومی ادارہ ہے؟

اجمل خان صاحب نے طالب علم کا سوال سن کر کہا: یہ پارک بھی قوم کے ہیں۔ اسی لیے تو اکثر پارکوں کو پہلک پارک کہتے ہیں۔ جہاں تک قومی پارکوں کا تعلق ہے، تو یہ ادارے نہیں ہوتے، بلکہ عوام کو تفریخی سہولیات بھی پہنچاتے ہیں۔



اجمل خان صاحب نے مزید بتایا کہ عجائب گھر اور کتب خانے بھی قوم کے ادارے ہوتے ہیں۔ عجائب گھروں سے ہم قدیم تمدن و تمدن اور ثقافت سے واقف ہوتے ہیں۔ لاہور کا عجائب گھر ایک اہم قومی ادارے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں داخل ہوں تو یہاں قدیم غمبد چلتا پھرتا اور سانس لیتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ جہاں تک کتب خاتوں کا تعلق ہے، تو یہ علم و ادب کے خزانے ہیں۔ یہاں لاکھوں کی تعداد میں کتب اور رسائل موجود ہیں۔ بعض نایاب کتابیں تو ایسی ہیں، جو خاص خاص لاہور یوں ہی میں ملتی ہیں۔ لاہور میں موجود ہنگاب پہلک لاہوری، ہنر اور علم لاہوری اور جامعہ ہنگاب کی مرکزی لاہوری کا شمار ملک کے بڑے کتب خاتوں میں ہوتا ہے۔ یہ کتب خانے بھی ہمارے قومی ادارے ہیں جو علم کی پیاس بجھاتے ہیں۔

آخر میں اجمل خان صاحب نے طالب علموں سے کہا کہ یہ سارے ادارے اپنے ہیں۔ ہمیں ان سب کا دل و جان سے احرام کرنا چاہیے۔ یہ ادارے قوم کی ملکت ہیں۔ اگر ان کو تقصیان ہوگا، تو ملک کو تقصیان ہوگا۔ اگر یہ ادارے مغلبوط ہوں گے، تو پاکستان مغلبوط اور خوش حال ہوگا۔

سب طالب علموں نے اجمل خان صاحب کا شکر یاد کیا کہ انہوں نے اتنی زیادہ معلومات دیں۔ انہوں نے یہ وعدہ بھی کیا کہ وہ اپنے استاد مختصر مکی بتائی گئی باتوں پر قلعے دل سے عمل کریں گے۔

# مشق

- ۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات حجر کریں:
- قومی اداروں سے کیا مراد ہے؟
  - عدالیہ کیا کام کرتی ہے؟
  - قومی اسٹبلی کی کیا اہمیت ہے؟
  - ہماری بہاؤ رفوج کی فیصد اربوں میں کیا شامل ہے؟
  - تعلیمی ادارے کیا خدمت انجام دیتے ہیں؟
  - ٹریننگ پلیس کیا کام کرتی ہے؟
  - نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ کیا کام کرتا ہے؟
- ۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:
- قانون سازی کرتی ہے:
  - (۱) قومی اسٹبلی (۲) فون (۳) پلیس (۴) عدالیہ
  - ملک کی سب سے بڑی عدالت کو کہتے ہیں:
  - (۱) لوز کورٹ (۲) سیشن کورٹ (۳) ہائی کورٹ (۴) پریم کورٹ
  - پریم کورٹ کے سربراہ کہتے ہیں:
  - (۱) سولنچ (۲) ائمہ نیشنل سیشن نچ (۳) سیشن نچ (۴) چیف جسٹس آف پاکستان
  - جس جگہ قومی اسٹبلی کے ارکان بیٹھتے ہیں، اُسے کہتے ہیں:
  - (۱) قومی اسٹبلی ہاؤس (۲) نیشنل اسٹبلی ہاؤس
  - (۳) پارلیمنٹ ہاؤس (۴) قانون ساز ہاؤس
  - قائد اعظم لا بھر بری ہے:
  - (۱) لاہور میں (۲) کراچی میں (۳) پشاور میں (۴) اسلام آباد میں

- ۳۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد الفاظ لکھیں:
- اساتذہ، سبق، موضوع، قوانین، مراکز
- ۴۔ سبق میں سے محاورے خلاش کریں اور انہیں جملوں میں استعمال کریں۔
- ۵۔ ان الفاظ کے مقابلے کیسیں:
- بیان، مختصر، ملیا، ترقی، آمد
- ۶۔ اعراب کی مدد سے تنظیم واضح کریں:
- اساتذہ، سبق، انتشار، نشت، ادب، جماعت، ابزار، طلب، تربیت، تحفظ، محافظ، توجہ
- ۷۔ اس سبق میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے ”چارا“۔ اس سے ملتا جلتا ایک اور لفظ ہے ”چارہ“۔ آپ ان دونوں لفظوں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا معنی وہ واضح ہو جائے۔

### درخواست

درخواست کیسے لکھی جائے؟

ہمیں روزمرہ زندگی میں کئی طرح کی درخواستیں لکھنی پڑتی ہیں۔ ذیل میں ایک شوتے کی درخواست دی جا رہی ہے۔  
یہ درخواست ایک ساتویں جماعت کی طالبہ تے اپنی ہدید مسٹریس صاحب کی خدمت میں لکھی ہے۔

خدمت جناب ہدید مسٹریں، گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول ناروالا

عنوان: بھائی کی شادی میں شرکت کے لیے رخصت

### جناب عالیٰ

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ میرے بڑے بھائی کی شادی یتارنگ ۲۱ راکٹبر ۲۰۱۲ء کو ہونا قرار پائی ہے۔ شادی تو اتوار کو ہے مگر اس سے اگلے روزویسے کی دعوت ہے۔ اس روز مہماں بھی آئے ہوں گے اور مجھے گھر میں اُنی جان کا ہاتھ ہٹانا ہو گا۔  
یوں میرے لیے ۲۲ راکٹبر ۲۰۱۲ء بروز پہر اسکول میں حاضر ہونا ممکن نہیں ہو گا۔  
مہربانی فرمائی جائے ۲۲ راکٹبر ۲۰۱۲ء کی رخصت عنایت فرمائیں۔ میں آپ کی ممنون ہوں گی۔

### العارض

خدیجہ اکبریٰ طالبہ درجہ بیفتم، روول نمبر ۱۲

۲۰۱۲ء اکتوبر ۱۲

\* طلب و طالبات کو درخواست لئنے کا طریقہ سکھائیں۔ انھیں کہ جس شخص کے نام درخواست لئی چاری ہو، پہلی سطر میں اس اقر کا عہدہ اور مقام لکھا جاتا ہے۔ درخواست کسی مرد کے نام لکھی جائے یا خاتون کے، دونوں صورتوں میں لفظ ”جتاب“ لکھا جائے گا۔ جتاب اور صاحب صاحب کو ایک ساتھ لکھنا مناسب نہیں۔ ان دونوں میں سے کسی ایک کا اختیار کیا جائے گا۔ یعنی

بخدمت جتاب ہیڈ مسٹر لیں

بخدمت ہیڈ مسٹر لیں صاحب

درخواست کا عنوان لکھ کر اس کے نیچے خط کھینچ دیا جاتا ہے۔

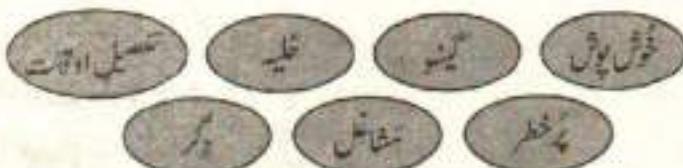
اس کے بعد جتاب عالی (مرد کے لیے) اور جتاب عالیہ (خاتون کے لیے) لکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد درخواست کا مضمون لکھا جاتا ہے۔ درخواست کے آخری حصے میں استدعا کی جاتی ہے۔ آخر میں درخواست لئنی کی ہارن اور درخواست گزار کا ہام من وحظا آتے ہیں۔

\* طالب علموں کو اپنے وطن اور اس کے اداروں سے محبت کرنا سکھائیں۔ انھیں کہ اس وطن کی ہر چیز ہماری اپنی ہے۔ ہمیں ملک کے ذریعے ذریعے سے پیار کرنا ہے۔

# سفر ہو رہا ہے

آں نظم کے مطالعے کے بعد پچھے اس قابل ہوں گے کروہ:

★ حاجی نظم اور ملکم کا فرق جان سکیں۔ ★ حاجی نظم سے لف اور زین سکیں۔



شیں ہو رہا ہے مگر ہو رہا ہے  
جو دامن تھا دامن بدر ہو رہا ہے  
مگر بند گردن کے سر ہو رہا ہے  
سخینہ جو زیر و زبر ہو رہا ہے

اوھر کا مسافر اوھر ہو رہا ہے  
کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

چلی تو مسافر آپھنے لگے ہیں  
جو بیٹھنے ہوئے تھے وہ چلنے لگے ہیں  
قدم جا کے ٹھنڈوں سے ملنے لگے ہیں  
جو کھالیا بیبا تھا اُنگنے لگے ہیں

تماشا سر رہ گزد ہو رہا ہے  
کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

جو خوش پوش گیسو سنوارے ہوئے تھا  
 بہت مال چہرے پر مارے ہوئے تھا  
 ہوا یعنی سوت دھارے ہوئے تھا  
 گھری بھر میں سب کچھ اتارے ہوئے تھا  
 بیچارے کا خلیہ اگر ہو رہا ہے  
 کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے  
 سفر ہر قدم پر خطر ہو رہا ہے  
 کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

جو گردن میں کالر تھا "لر" رو گیا ہے  
 ٹماڑ کے تھیلے میں "لر" رو گیا ہے  
 خدا چانے فرغا کدھر رو گیا ہے  
 بغل میں تو بس ایک پر رو گیا ہے  
 دہ لکھتے ہیں، کچھ اپنے حالات لکھے  
 گزرتے ہیں کس طور دن رات، لکھے  
 مشاغل پر تفصیل اوقات لکھے  
 جو لکھے تو اپ اور کیا بات لکھے  
 کوئی کام ہم سے اگر ہو رہا ہے  
 کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے  
 (سید حمیر عطفری)



۱۔ درج ذیل نوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

- اس نظم میں شاعر نے جس خوش پوش نوجوان کا ذکر کیا ہے، اس پر بس کے سفر کے دوران میں کیا ہیں؟
- چہرے پر بہت زیادہ مال مارنے کا کیا مطلب ہے؟
- سفر کے دوران میں مر نئے کا کیا ہنا؟
- آپ کو اس نظم کا کون سا بند پسند آیا؟ پسندیدگی کی وجہ بھی بتائیں۔

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

- جو خوش پوش ..... سنوارے ہوئے تھا  
(ا) چہرہ      (ب) رقص      (ج) گینو      (د) طبلہ
- سفری بھر میں سب کچھ ..... ہوئے تھا  
(ا) تھمارے      (ب) سنوارے      (ج) اتارے      (د) پاڑے
- خدا جانے ..... کدھر رہ گیا ہے  
(ا) مرغا      (ب) توڑا      (ج) تیز      (د) کوا
- سفر ..... پر خطر ہوا ہے  
(ا) طرف      (ب) جگہ      (ج) کہیں      (د) قدم
- دلکھتے ہیں کچھا پنے ..... لکھیے  
(ا) جذبات      (ب) اوقات      (ج) حالات      (د) دن رات

۳۔ اعراب کی مدد سے متنظہ واضح کریں:

دگر، بغل، سفر، خطر، قدم

الناظر	ملازمات
ائر پورٹ	چہار، زن وے، پائٹ، کشروں نادر، صافر، انتفارگاہ، ایئر ہو سکس، پورٹ، سکیورٹی گارڈ
بس شاپ	
رلوے سنیشن	
لائم بزیزی	

### لکھنے میں

- اس نظم کو زبانی یاد کریں۔
- کوئی اور مزاجیہ نظم اپنی کامیوں پر لکھیں۔
- کیا کبھی آپ کو اسی بس میں سفر کرنے کا اتفاق ہوا ہے جس میں بہت زیاد درش ہو؟ اپنے اس سفر کی رودا لوکھیں۔
- تیرے بند کے دو شعروں کو کاموں میں تقسیم کر کے لکھا گیا ہے:

کالم "ج"	کالم "ب"	کالم "الف"
ہوئے تھا	سنوارے	جو فوش پیش گھسو
ہوئے تھا	مارے	بہت مال پھرے پ
ہوئے تھا	دھارے	پڑا قیمت سوت
ہوئے تھا	آلاتے	گھری بھر میں سب کچھ

کالم "ب" میں ریے گئے لفظ "سوارے"، "مارے"، "دھارے" اور "آتارے" ہم آواز لفظ ہیں۔ کالم "ج" میں "بار بار دو لفظ آئے ہیں لیکن" "ہوئے تھا"۔ ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں جب کہ شعر کے آخر میں آنے والے وہ لفظ یا الفاظ جو بار بار دھراۓ جاتے ہیں، انھیں ردیف کہتے ہیں۔

اب آپ اسی طرح کالم بنا کیں اور دوسرے اور تیسرے بند میں استعمال ہونے والے قافیہ اور ردیف کی نشان دہی کریں۔

### برائے اساتذہ گرام:

- ☆ طالب علموں کو کسی شاعر کا آسان حلاجہ کلام نہ کیں۔ پچھاں کو حلاجہ شاعری سے لطف اندوڑ ہوتا سکھیں:
- ☆ طالب علموں کو بتائیں کہ حلاجہ نظم کیا ہوتی ہے۔ ان سے دریافت کریں کہ یہ نظم اس کتاب میں شامل ہو مری نظموں سے کس طرح مختلف ہے؟

# تحریک پاکستان میں خواتین کا گردار

اس سبق کے مطابعے کے بعد پچھے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ تحریک پاکستان میں خواتین کے سرگرم کروادار کے بارے میں جان سکیں۔
- ★ آزادی کے حصول کے لیے خواتین کی چدو چھڈ اور قربانیوں سے واقف ہو سکیں۔
- ★ قوم کی خدمت کرنے والوں کو خزانہ عقیدت و فیض کرنا یکجہہ سکیں۔

خاص الفاظ



ہمارا بیوار اٹن پاکستان اللہ تعالیٰ کی ایک بیش بہانتت ہے۔ قائدِ اعظمؐ کی ولول انگیز قیادت میں ہمارے آباؤ اجداد نے اس خط پاک کے حصول کے لیے طویل اور صبر آزماء چد و جهد کی ہے۔ اس سلسلے میں ہماری خواتین بھی کسی سے پیچھے نہ رہیں اور انہوں نے بھی تحریک آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تحریک پاکستان میں خواتین کے کروادار کو کسی طور پر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

جب قائدِ اعظمؐ نے دیکھا کہ ہندو خواتین کا گلریں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں، تو انہوں نے یہ ضرورت محسوس کی کہ مسلمان خواتین کو بھی مسلم ایگ کا بھرپور ساتھ دینا چاہیے۔ مسلمان خواتین نے قائدؐ کی آواز پر لیک کہا اور پوری شندی کے ساتھ آزادی کی تحریک میں حصہ لیا۔ نومبر ۱۹۴۲ء کا ۳ کر ہے، پنجاب گرل سووٹس فیڈریشن (Punjab Girl Students' Federation) کی دعوت پر قائدِ اعظمؐ، جناح اسلامیہ گرلز کالج میں تشریف لائے۔ انہوں نے طالبات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: "مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ نہ صرف مسلم مرد بلکہ مسلم خواتین اور پچھے بھی پاکستان کے منصوبے کو جان گئے ہیں۔ کوئی قوم اپنی خواتین کے تعاون کے بغیر رقی نہیں کر سکتی۔ اگر مسلم خواتین اپنے مردوں کا ساتھ دیں، جیسا کہ انہوں نے مفتی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مردوں کا ساتھ دیا تھا، تو ہم جلد ہی اپنی منزل مقصود کو پالیں گے۔ کوئی قوم اس وقت تک مخفیوں و مستحکم نہیں بن سکتی، جب تک اس کے مردوں نے مل کر حصول مقاصد کے لیے کوشش نہ کریں۔"

۱۹۴۵ء میں آل اٹھیا مسلم ایگ خواتین کی صدر لیڈی عبد اللہ ہارون خواتین کے ایک وفد کے ہمراہ صوبہ سرحد میں

تشریف لائیں۔ مسلم لیگ خواتین کے اجلاس میں ایک ہزار خواتین شامل ہوئیں۔ انہوں نے مسلم لیگ کے نڈے کے لیے آٹھ ہزار روپے کی خلیفہ رقم چندے کے طور پر دی۔



تحریک پاکستان میں جب خواتین کے کردار کی بات کی جائے گی، تو قائدِ عظمٰ کی پیاری بہن محترمہ قاطعہ جنابؒ کی قربانیوں کے ذکر کوں نظر انداز کر سکتا ہے۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی اپنے بھائی کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ انہوں نے ہر مرحلے پر اپنے عظیم بھائی کا ساتھ دیا۔ محترمہ قاطعہ جنابؒ نے مسلم لیگ کے پیغام کو گھر گھر پہنچانے کے لیے، وجود و جهد کی تاریخ اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ محترمہ قاطعہ جنابؒ اس تحریک میں سب سے پہلی پہلی تھیں اور مسلمان خواتین ان کے ساتھ قدم بقدم چل رہی تھیں۔ محترمہ قاطعہ جنابؒ کی اُنی خدمات کے اعتراف کے طور پر قوم نے اُنھیں "مادرِ ملٹ" یعنی قوم کی ماں کا تقبہ دیا۔



پردے کی سخت پابندی کرنے کے باوجود بیگم محمد علی جو ہر نے سیاست میں سرگرم ہو دیا۔ انہوں نے ۱۹۳۷ء میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس منعقدہ لکھنؤ کے موقع پر مسلمان خواتین کے اجلاس کی صدارت کی۔ اسی اجلاس میں مسلم لیگ (شعبہ خواتین) کا قیام عمل میں آیا۔ ۱۹۳۸ء میں مسلم لیگ کا اجلاس پہنچ میں منعقد ہوا۔ اس میں خواتین کی ایک کمیٹی قائم کی گئی۔ اس کمیٹی کی صدارت بیگم محمد علی کو سونپی گئی۔ ۱۹۳۰ء کو ۱۱ ہوڑ میں ہونے والا مسلم لیگ کا تاریخی اجلاس کس کو یاد ہو گا۔ آپ پر صبحیگی واحد خاتون راہ نہایتیں، جنہوں نے قرار داویا ہو رکی تائید کی۔



پاکستان کے پہلے وزیرِ عظم نواب رازدہ لیاقت علی خاں کی اہلیہ محترمہ رحمائیافت علی خاں اعلیٰ تعلیم یافت خاتون تھیں۔ انہوں نے ملک کے دُور روز حصول کا سفر کیا اور مسلم لیگ کو منتظم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ لیاقت علی خاں آل اخڑیا مسلم لیگ کے سیکرٹری جزل تھے۔ مسلم لیگ ایک غریب جماعت تھی اور اس میں اتنی سکت تھیں تھی کہ لیاقت علی خاں کو سیکرٹری مہبیا کیا جائے اور اس کی تجوہ ادا کی جائے۔ رحمائیافت علی خاں نے رضا کاراٹ طور پر اپنی خدمات اس کام کے لیے پیش کیں۔

فاطمہ بیگم مشہور زمانہ "پیسہ اخبار" کے مدیر محبوب عالم کی صاحبزادوی تھیں۔ انہوں نے مسلم خواتین کو بیدار کرنے میں سرگرم ہو لیا۔ فاطمہ بیگم نے "خاتون" نامی اخبار بھی جاری کیا۔ اس اخبار کے ویلے سے انہوں نے مسلم لیگ اور قائدِ اعظم کے پیغام کو عوام انسان تک پہنچایا۔



بیگم جہاں آرا شاد نواز

بیگم جہاں آرا شاد نواز اور سعیتی آر بیشراحمد، مشہور مسلم لیگی را وہ نما سر محمد شفیع کی صاحبزادوی تھیں۔ ان دونوں بہنوں نے تحریک آزادی میں تمیاز خدمات انجام دیں۔ بیگم جہاں آرا شاد نواز نے تینوں گول میز کا نفر نوں میں مسلمان خواتین کی تعاونیتی کی تعاونیتی کی۔ وہ پہلی مسلم خاتون تھیں جنہوں نے لندن کے گلڈن ہال میں خطاب کیا۔



بنجاب سے جن خواتین نے تحریک پاکستان میں سرگرم ہو لیا، ان میں لیڈی مراد علی، فاطمہ بیگم، بیگم اقبال حسین، بیگم سلمی تعداد، بیگم شائستہ اکرام اللہ، بیگم وقار النساء توں، بیگم نواب محمد اسحاق عیمل اور نور الصباح بیگم کے نام شامل ہیں۔



بیگم وقار النساء توں

سنده سے تعلق رکھنے والی نصرت خاتم (لیڈی عبد اللہ بارون) نے بھی خواتین کی بیداری میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ تحریک خلافت کی زبردست حادیت میں ۱۹۳۸ء میں سوبائی خواتین کمیٹی کا صدر بھی منتخب کیا گیا۔ کراپی میں واقع ان کا گر سیاسی سرگرمیوں کا مرکز تھا۔ سنده سے تحریک پاکستان میں حصہ لینے والی دیگر خواتین میں لیڈی صفری بہاء اللہ، بیگم خیر النساء شعبان اور فاطمہ شمع کے نام نمایاں ہیں۔

مسلم خواتین نے اس تحریک میں جو خدمات انجام دیں، وہ شہرے حروف میں لکھنے کے قابل ہیں۔ انہوں نے بڑے بڑے جلسوں سے خطاب کیا۔ ان کی کوششوں کی بدولت عام آدمی کو یہ معلوم ہو گیا کہ پاکستان کیوں ضروری ہے۔ مسلمان خواتین نے جس جوش و چند بے سے اس تحریک میں حصہ لیا اور بہادری کی جو داستانیں رقم کیں، وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ تحریک پاکستان کے عروج کے زمانے میں صفری بی بی تائی ایک ٹنڈر مسلمان لڑکی سیکریٹریٹ (Secretariat) کے گیٹ پر چڑھنی اور یہاں مسلم لیگی پر چشمہ بر آ کر دیا۔



لڑکی بی بی تائی

سول نافرمانی کی تحریک کے دنوں میں بیگم شاہ نواز، فاطمہ بیگم، بیگم کا خلیل، مسٹر آرا حفیظ اللہ اور بہت سی دیگر خواتین پر لامبھیاں برسائی گئیں، ان پر آنسو گیس سمجھلی گئی، انھیں پابند سلاسل کیا گیا، مگر کوئی رکاوٹ ان کے چند ڈنے آزادی کو کم نہ کر سکی۔ پشاور میں مسلمان خواتین ریلوے پل پر احتجاج کر رہی تھیں۔ ریل گاڑی کے ڈرائیور نے گاڑی شروع کی۔ بہت سی خواتین اپنا تو اذن برقرار نہ کر گئیں اور پل سے یونچے گر گئیں۔ یہ خواتین شدید زخمی ہوئیں، مگر ان کے چند ہوں میں کسی طرح کی کمی دیکھنے میں نہ آئی۔

اس تحریک کے دوران مسلم خواتین فذیع کرنے کے لیے گھر گھر گئیں، انہوں نے مردوں کا حوصلہ بڑھایا اور انھیں آزادی کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دیتے پر آمادہ کیا۔ ان خواتین نے جلتے کیے، جلوں نکالے، احتجاج کیے، غرض آزادی کی تحریک میں ایک نئی جان ڈال دی۔ ہم ان سرفراز خواتین کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔

ش

- ۱۔ درجن ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

  - مختار مفاطحہ جنائی کو مادر ملت کیوں کہا جاتا ہے؟
  - رعنایا قت علی خان کون تھیں؟
  - لیاقت علی خان نے تھنوا پر سکریٹری کیوں نہ کھا؟
  - تحریک آزادی میں حصہ لینے کی پاداش میں خواتین کو کس تکیفون کا سامنا کرنا پڑا؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

  - قائدِ اعظم کی خواہش تھی کہ مسلمان خواتین:

(ا) اپنے گروہ میں رہیں	(ب) آزادی کی جدوجہد میں شریک ہیں
(ج) گھر کے کام کاچ کریں	(د) سیاست سے دور رہیں

● مختار مفاطحہ جنائی کو کہا جاتا ہے:

(ا) مادر امت	(ب) مادر وطن	(ج) مادر قوم	(د) مادر ملت
--------------	--------------	--------------	--------------

- تو احمد کی روز سے مادر ملت ہے:
- (ا) خطاب      (ب) کنیت      (ج) لقب      (د) عرف
  - ۱۹۲۸ء میں مسلم گپ کا اجلاس ہوا:
  - (ا) لکھنؤ میں      (ب) پٹتی میں      (ج) لاہور میں      (د) کراچی میں
  - قرار دو ادا ہو رکی تائید کرنے والی واحد خاتون راہنمائیں:
  - (ا) رعنایافت علی خان      (ب) قاطمہ جناب
  - (ج) بیگم محمد علی جوہر      (د) بیگم جہاں آرا شاہ تواز
  - لیڈی عبد اللہ بارون کا اعلان تھا:
  - (ا) بخوبی سے      (ب) سندھ سے      (ج) بلوچستان سے      (د) کشمیر سے
  - فاطمہ بیگم کے جاری کیے گئے اخبار کا نام تھا:
  - (ا) پھر      (ب) قانون      (ج) جتوں      (د) غاتون
  - تینوں گول میز کا تفریسوں میں شریک ہونے والی خاتون راہنمائیں:
  - (ا) بیگم جہاں آرا شاہ تواز      (ب) بیگم آر ایشیر احمد
  - (ج) بیگم شاہزادہ اکرم اللہ      (د) بیگم وقار النساء توں
- گندہ بال واقع ہے:
- (ا) انگلستان میں      (ب) ایران میں      (ج) جاپان میں      (د) افغانستان میں
- ۳۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:
- خلاف، موقف، تعاون، حصول، مسلسل، سکت، عروج، احتجاج، توازن، منعقد
- ۴۔ جملوں میں استعمال کریں:
- بیداری، دہم لینا، پاہنہ سلاسل، خراج عسین، منزل مقصود،  
ولولہ نگیز، تعلیم یافہ، پاداش، حقوق در حقوق، تبیک کہنا

۵۔ ان الفاظ کے مفہوم لکھیں:

بیداری، اعلیٰ، عوام، بہادری، مسلم، عام، ضروری، عروج، طویل، نامنور

۶۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

خواتین، پیغام، تقریر، ہندو، سلسہ، اجداد، تحریک، مقاصد، وفاد، تقریر، زیور، رقم

۷۔ اس سبق میں ”ولول انگیز“ استعمال ہوا ہے۔ آپ اس کی طرز پر تین حزیل لفظ بنا سیں جیسے ”نفرت انگیز“

۸۔ یہ دیے گئے لفظوں کے جوڑے کو جلوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا فرق واضح ہو جائے:

حامی اور بامی: حال اور بحال۔

۹۔ دی گئی مثال کو سامنے رکھ کر حزیل لفظ بنا سیں:

قائد سے قیادت، لائق سے ..... ، خائن سے .....

### مختصر تجزیہ

● اس سبق میں دو بہنوں ”جہاں آرا“ اور ”کیتھی آرا“ کے نام استعمال ہوئے ہیں۔ اس طرح کے چند لفاظ مزید ایسے جاری ہے جیسے لفظ کی مدد سے ان کے معنی تلاش کریں اور کالپی میں لکھیں:

عالم آرا ، سری آرا ، صن آرا ، صف آرا

● طالب علموں کو تین تین چار چار کے گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ کو تحریک پاکستان میں حصہ لینے والی کسی ایک ممتاز خاتون کے بارے میں مزید جانے کا کام تفویض کریں۔ اس سلسلے میں طالب علموں کی راہنمائی کریں۔ انھیں اس خاتون راہنمائی کی تصور یہ تلاش کرنے کا کام بھی دیا جاسکتا ہے۔ اس کام سے طالب علموں میں جتنی اور تحقیقیں کا بندہ بپیدا ہو گا۔

● لاپبری یہ کسی ایسی کتاب کا مطالعہ کریں، جس میں تحریک پاکستان میں خواتین کی خدمات کا ذکر ہو۔

برائے اساتذہ کرام:

طالب علموں کو بتائیں کہ جس طرح پاکستان کی تکمیل میں خواتین نے اہم کردار ادا کیا تھا، اسی طرح پاکستان کی تقویم و ترقی کے لیے خواتین کا ہر شبھی میں آگے بڑھنا بے حد ضروری ہے۔

# پڑنگی کا مقصد اور وہ کام آنا

اس سبق کے مطابعے کے بعد پچھے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ ایک دھرداری کا طبقہ جان سکیں۔
- ★ تاریخ اسلام سے ایک روزیں روایات سے واقف ہو سکیں۔
- ★ سبق پڑھ کر اہم نکات خلاصے کی صورت میں لکھ سکیں۔
- ★ کسی بھی فطری، اخلاقی، قومی موضوع پر اپنے مشاہدے کی روشنی میں انکلوکر سکیں۔

## خاص الفاظ



کہا جاتا ہے کہ انسان ایک معاشرتی حیوان ہے۔ وہ معاشرے میں رہنے پر مجہور ہے۔ اسے قدم قدم پر دوسروں کے سہارے کی ضرورت پڑتی ہے۔ انسان وہی ہے جو دوسروں کا خیر خواہ اور ہمدرد ہو۔ اگر انسان دوسروں کے ذکھر دکھلنا پڑتا تو وہ انسان کھلانے کا حق دار نہیں۔ دوسروں کے کام آنا اور مصیبت میں ان کی مدد کرنی ہی اصل انسانیت ہے۔ جب جذبہ ہمدردی بڑھ جاتا ہے، تو انسان دوسروں کو اپنے آپ پر ترجیح دینے لگتا ہے۔ وہ اپنے ذاتی مفادات کو پس پشت ڈال کر اپنے بھائی بندوں کے مفادات کو اولیت دینے لگتا ہے، وہ اپنی خواہشات کو بھول کر اپنے بھائیوں کے کام آتا ہے۔ وہ اپنی ضروریات کی قربانی دے کر دوسروں کی مدد کرتا ہے، اس جذبے کا نام ایثار ہے۔ اسلام نے ہمیں ایثار کی تعلیم دی ہے۔ قرآن مجید میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے جذبے ایثار کی تعریف ان لفظوں میں کی گئی ہے:

(ترجمہ) ”اور ان کو اپنی جانوں پر مقدم رکھتے ہیں، خواہ وہ خود بھی فانے سے ہوں۔“ (سورہ الحشر آیت نمبر ۹)

اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان جسد واحد کی مائدہ ہیں، اگر جسم کا ایک حصہ تکلیف میں، جتنا ہو تو پورا جسم بے چینی اور بے آرائی میں جتنا ہو جاتا ہے۔“ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

بچتہ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ہر مسلمان دوسرا مسلمان کا بھائی ہے۔“

ایک حدیث پاک کے مطابق "جو کسی مسلمان کی پریشانی ڈور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی پریشانی ڈور کرے گا۔" (صحیح مسلم)

تاریخ اسلام کے اور اقیانی اشاروں و ہمدردی کی روشن مثالوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ کفار تکے ظلم و تم سے عک آکر مسلمانوں نے مدینے کی طرف ہجرت کی۔ مسلمانوں نے اپنا گھر بیار، مال و دولت چھوڑ چھاڑ کر بے سرو سامانی کے عالم میں مدینے کی سر زمین پر قدم رکھا۔ اہل مدینے نے اپنے نہایا جو بھائیوں کے ساتھ جو حسن سلوک کی، وہ قیامت تک یاد رکھا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایک نہایا جو ایک انصاری کا بھائی بنادیا۔ انصار مدینے نے اس نئے رشتے کو خون کے رشتے سے بھی بڑھ کر نہایا۔ انہوں نے اپنے گھروں میں اپنے بھائیوں کو بیانیا، باغات وغیرہ میں انھیں شریک اور سانچھے دار بنایا، خود تجھی کافی، مگر اپنے نہایا جو بھائیوں کے لیے کشادگی مہیا کی۔ دنیا کی تاریخ اس طرح کے ایثار کی مثال پیش کرنے سے قصر ہے۔

اسی طرح ایثار کی ایک اور درخششہ مثال دیکھیں۔ یہ سوک کے میدان میں لڑائی جاری ہے۔ ایک شخص زخمیوں کو پانی پلانے کی خدمت پر مانور ہے۔ ایک طرف سے اُس کے کان میں آواز آتی ہے پانی! وہ آواز کی سوت بڑھتا ہے۔ مشکیز سے پانی کا پیارا ہجرتا ہے اور اپنے زخمی بھائی کو پیش کرتا ہے، وہ پانی کا پیارا پلانے کے بالکل قریب ہے کہ ایک اور زخمی کی آواز آتی ہے پانی! پہلا زخمی یہ کہ کر پانی پینے سے الکار کر دیتا ہے کہ پہلے میرے اُس بھائی کو پانی پلاو۔ اُس کی بیاس کی شدت مجھ سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ پانی پلانے والا مشکیزہ اٹھائے، پانی کا پیارا ہاتھ میں تھاے دوسرے زخمی کے پاس آتا ہے، وہ اُس کو پانی پیش کرنے ہی والا ہوتا ہے کہ ایک تیر سے زخمی کی آواز آتی ہے پانی! دوسرا زخمی بھی پانی پینے سے الکار کر دیتا ہے، وہ پانی پلانے والا سے عرض کرتا ہے کہ پہلے اُس زخمی کو پانی پیش کیا جائے۔ پانی پلانے والا پلتا ہے۔ تیزی سے تیر سے زخمی کا رخ کرتا ہے، مگر اُس کے پہنچنے سے پہلے وہ شہادت پاچکا ہوتا ہے۔ پانی پلانے والا پلتا ہے۔ دوسرے زخمی کے پاس آتا ہے، مگر اُس کی روح بھی پرواز کر چکی ہوتی ہے۔ اب وہ پہلے زخمی کی طرف آتا ہے، مگر وہ بھی شہید ہو چکا ہوتا ہے۔ یوں تینوں مسلمان زخمیوں نے اپنی جانیں دے دیں، لیکن اپنی بیاس پر اپنے بھائی کی بیاس کو ترجیح دی۔ اس سے بزرگ ایثار کا اعلیٰ نمونہ اور کیا ہو سکتا ہے!

وہ معاشرہ جہاں لوگ ایثار و ہمدردی سے کام لیتے ہیں، زمین پر جنت کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ ایسے معاشرے میں ہر فرد دوسرے کا خیال رکھتا ہے۔ ایسا معاشرہ الخوت اور یا گفت کی بہترین مثال ہوتا ہے۔ اسلام ایسا ہی معاشرہ چاہتا ہے،

جباب لگ مشکل وقت میں اپنے پروسوں اور اردوگرد رہنے والوں کی خبر گیری کریں اور ان کے دکھ درد بائشیں۔ خود غرضی، ایثار کی وسمن ہے۔ اپنے لیے توجیہ ان بھی جیتے ہیں۔ انسان بہترین مخلوق ہے۔ اس کی زندگی کے مقاصد میں انسانیت کی نلاح و بہبود کے لیے کام کرتا ہے۔

بعض اوقات کسی ملک و قوم کو کسی ناگہانی آفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو پاکستان کو ایسی تی ایک ناگہانی آفت سے دوچار ہونا پڑا۔ مظفر آباد (آزاد کشمیر) اور پاکستان کے شانی علاقوں میں آنے والے زلزلے نے وہ تباہی مچائی کہ الامان والخیڑا! پوری قوم اپنے آفت زدہ بھائیوں کی امداد کے لیے انہوں کھڑی ہوئی۔ ملک بھر سے کہلوں، لی فنوں، گرم کپڑوں اور خواراک سے بھرے رُک مٹاڑہ بھائیوں کے لیے بھیجے جانے لگے۔ قوم یک دل اور یک جان ہو گئی۔ اسی طرح ۲۰۱۰ء میں سیالا ب نے پورے ملک میں تباہی پھادی۔ کوئی صوبہ سیالا ب کی تباہ کاریوں سے بچ نہیں سکا تھا۔ سیالا ب اپنے ساتھ بہت سے لوگوں کو بھالے گیا۔ ان کے گھر بارڈ ہے گئے۔ مویشی پانی میں ہے گئے۔ فصلیں ضائع ہو گئیں۔ غرض و سبق پیمانے پر نقصان ہوا۔ قوم نے ایک مرتبہ بھرا ایثار و ہمدردی کا ثبوت دیا۔ لوگوں نے سیالا ب سے مٹاڑہ بھائیوں کی دل کھول کر امداد کی، جس سے جو بنی پڑا، اس نے کیا۔ قوم نے ایثار و ہمدردی کی زمزیں مٹا لیں چیزیں کیں۔ ایسے موقع قوموں کی آزمائش کرتے ہیں۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم آزمائش کی اس گھڑی میں عرض رکھوئے۔

# مشق

۱۔ درج ذیل موالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

- انسان ایک معاشرتی حیوان ہے، اس جملے کی وضاحت کریں۔
- اصل انسانیت کیا ہے؟
- اشارہ کا کیا مطلب ہے؟
- اشارہ کے جذبے کے کیا تفاسیل ہیں؟
- مسلمان جسد و احادیث طرح ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے؟
- تاگبانی آفات سے کیا مراد ہے؟
- انصار مددیہ نے اشارہ کا کیا ثبوت دیا؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- انسان ایک حیوان ہے۔

(ا) معاشری (ب) معاشرتی (ج) سیاسی (د) اخلاقی

مسلمانوں کی مثال ایسے ہے جیسے:

(ا) فرد واحد (ب) جنس واحد (ج) جسد واحد (د) قسم واحد

اصل انسانیت ہے:

(ا) دولت جمع کرنا (ب) مازمت کرنا (ج) حکومت کرنا (د) خدمت کرنا

زمیوں کو پانی پلانے والا واقعہ رونما ہوا:

(ا) جنگ بدر میں (ب) جنگ احمد میں (ج) جنگ خندق میں (د) جنگ یرمونک میں

پاکستان کو شدید ترین زلزلے نے ہلاکر رکھ دیا:

(ا) ۸ اگست ۲۰۰۵ کو (ب) ۸ ستمبر ۲۰۰۵ کو

(ج) ۸ اکتوبر ۲۰۰۵ کو (د) ۸ نومبر ۲۰۰۵ کو

۳۔ جملوں میں استعمال کریں:

خبرگیری کرنا، ناکھانی آفت، ایثار، پے سروسامانی، حسین سلوک، سانچھے دار، درخشندہ، فلاج و بیرون

۷۔ جنگلی رسم کا واقعہ آپ نے پڑھا ہے۔ اسے ایک کھانی کی صورت میں اپنے لفظوں میں دوبارہ لکھیں۔

۸۔ اس سبق میں آپ نے "مائور" کا لفظ پڑھا ہے۔ اس سے ملتا جلتا ایک اور لفظ ہے "معمور"۔ ان دونوں لفظوں کے معنی آفت سے دیکھیں اور دونوں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

۹۔ اس سبق میں آپ نے "سیلاپ زدہ" اور "آفت زدہ" کے لفظ پڑھے ہیں۔ "زدہ" کے معنی ہیں مارا ہوا۔  
یوں "سیلاپ زدہ" کے معنی ہوئے "سیلاپ کامارا ہوا"۔

آپ اس طرح کے ان الفاظ کے معانی اپنی کتابوں پر لکھیں:  
قطوزدہ، آفت زدہ، غم زدہ، مصیبت زدہ۔

۱۰۔ اس سبق کے اہم نکات کو ذہن میں رکھتے ہوئے خلاصہ لکھیں۔

### نکات

- آپ کا ایک ساتھی طالب علم غریب ہے۔ اس کے والدین اس کی پڑھائی کے اخراجات ادا نہیں کر سکتے۔ آپ کو اس کی پریشانی کا علم ہوتا ہے۔ آپ چاہتے ہیں کہ وہ تعلیم ترک نہ کرے۔ آپ اس کے لیے کیا کریں گے؟
- طالب علم سے سوال کریں کہ کیا انہوں نے کبھی ایثار کا مظاہرہ کیا ہے؟
- طالب علم اپنے واتحات دیگر طالب علموں کو سنا گیں۔

● طالب علموں کو "سیاپ کی تباہ کاریوں" کے موضوع پر مضمون لکھنے کو کہیں۔ لکھنے سے پہلے طالب علموں سے سیاپ اور اس سے ہونے والے اتفاقات کے بارے میں زبانی ہادلہ خیال کریں۔ اتنا دخالت تحریر پر مختلف سوالات لکھئے اور طالب علموں سے ان کے جوابات حاصل کیے جائیں۔ چند سوالات یہ ہو سکتے ہیں:

\* سیاپ کن دلائقوں سے مل کر بنائے؟

\* سیاپ کیوں آتے ہیں؟

\* سیاپ سے کیا اتفاقات ہوتے ہیں؟

\* سیاپ سے بچاؤ کے لیے کیا تم ابیر اختریار کی جاسکتی ہیں؟

پہلوں سے مذکورہ سوالات کے جواب حاصل کیے جائیں۔ اس تو پس مختصر میں رہنے کی کوشش کرے۔ الیٹ جگہ طالب علموں کی معلومات میں اضافہ کرنا مقصود ہو، اس تو پس مختصر میں حصہ لے سکتا ہے۔ مختصر کے بعد طالب علموں کو آزادانہ مضمون لکھنے کو کہا جائے۔ طالب علموں کے لکھنے گئے مضمون بغور دیکھے جائیں اور مناسب حوصلہ افزائی کی جائے۔

برائے اسامیڈہ گرام:

☆ طالب علموں کو، گہانی آفات کے بارے میں مزید بتائیں۔ ان کے اندیشیدہ ایجادوں مبارکہ۔

# یوم دفاع پاکستان

اس سبق کے مطالعے کے بعد پچھے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ تہوار کا مطلب جان سکیں۔
- ★ اپنے اہم قومی تہواروں سے واقف ہو سکیں۔
- ★ یوم دفاع پاکستان کے حوالے سے معلومات حاصل کر سکیں۔
- ★ درجہ اہلائی میں خبروں، فرمادیوں، نیچوں کے اہم نکات کو بخوبی سمجھ سکیں۔
- ★ کسی بھی تدریجی، اخلاقی یا قومی موضوع پر اپنے مشاہدے کی روشنی میں وہ مت تقریر کر سکیں۔



ہر قوم کے اپنے تہوار ہوتے ہیں اور ہر قوم انھیں اپنے طریقے سے مناتی ہے۔ ان میں سے کچھ تہوار مذہبی نوعیت کے ہوتے ہیں مثال کے طور پر ہم عیدِ میلاد انبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عیدِ الحشر اور عیدِ الاضحیٰ کے دن مذہبی تحریکات والحرام سے مناتے ہیں۔ یہ مسائی ایشور اور کرمس کے مذہبی تہوار مناتے ہیں۔ اسی طرح قوموں اور ملکوں کی تاریخ میں کچھ دن خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ ان خاص دنوں کو مختلف ممالک اور قومیں اپنے ملکی اور قومی تہوار کے طور پر یہے جوش و خروش سے مناتی ہیں۔ مثال کے طور پر یوم پاکستان، یوم آزادی، یوم نکبیر، یوم دفاع، یوم اقبال اور یوم قائد اعظم وغیرہ۔ ان دنوں کے منانے کا مقصد اپنے ماضی سے رشتہ قائم رکھنا اور مااضی کے واقعات کی یادتا زہ رکھنا ہے۔



ہم ہر سال جتنے تبرا کو یوم دفاع مناتے ہیں۔ یہ دن ۱۹۴۵ء کی یاد دلاتا ہے، جب لاہور کے قریب واہم کی سرحد پر لئے والے پاکستانی دن بھر کے کام کاچ سے جھکے ہارے گہری نیند سو رہے تھے کہ اچانک توپوں کی گھن گرج نے ان کو جگا دیا۔ ہمارے پڑوی ملک بھارت نے رات کی تاریخی میں ہم پر

ہلا بول دیا تھا۔ اصول یہ ہے کہ کسی ملک پر حملہ کرنے سے پہلے اعلان جنگ کیا جائے، مگر بھارت نے ہم پر چنپ کر مگاری سے وار کیا تھا۔ اس نے جنگی اصولوں کی خلاف ورزی کی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ پاکستانی سورے ہے ہیں، ایسے میں اس کے لیے اپنے ناپاک ارادوں کو عملی جامد پہنانا آسان ہو گا۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ پاک مردوں کی تجہیں آنکھیں چاگ رہی ہیں۔ اسے شاید یہ بھی معلوم نہ تھا کہ پاکستانی قوم اپنے ملک کے چھتے پہنچے کا دفاع کرنا خوب جانتی ہے۔ قوم کا ہر بچہ، جوان اور بوز حاسر پر کفن باندھے اپنی بہادر فوج کے شاہنشہنشہ دشمن کے مقابل تھا۔ ایمان اور اتحاد کی قوت رکھے والی تو صائم پناہ من وطن پر قربان کرنے کے لیے تیار تھی۔

بھارت کے پاس ہم سے کہیں زیادہ فوج تھی۔ اسلحہ بارود، لڑاکھ طیاروں اور دیگر جنگی ساز و سامان کے لحاظ سے بھی اسے ہم پر واضح برتری حاصل تھی۔ اس نے اپنے ساز و سامان اور عددی برتری کے گھمنڈ میں آکر ہم پر جنگ مسلط کی تھی۔ یہیں اپنے چند بیجہاڑا اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر بخوبی و ساتھ سترہ روز تک جاری رہنے والی اس جنگ میں بھارت نے مغلب کی تھا۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر محاڑ پر اس کے داث کئے یہیں۔



اس جنگ میں وہ گد کے محاڑ پر مجھر راجا عزیز بھٹی اور مجھر شفقت بلوچ نے بہادری اور شجاعت کی ایک نئی داستان رقم کی۔ بھارت نے دو پہر کا کھانا لا ہو رکھ کے جنم خان کلب میں کھانے کا منصوبہ بنارکھا تھا۔ بی۔ بی۔ سی جیسے خبر سماں ادارے نے لا ہو رپر بھارتی قبضے کی جھوٹی اور من گھڑت خیر بھی نشر کر دی تھی۔ لا ہو رپر قبضہ کرنے

کے لیے بھارت کو بھیاں والا راوی بیدیاں نئک نہر (بی۔ آر۔ بی۔ نہر) کو پار کرنا تھا۔ راجا عزیز بھٹی نے اس محاڑ پر دشمن کو تاکوں پہنچنے چھوڑا۔ انہوں نے اپنے آرام کی پروار کیے بغیر مسلسل پانچ روز تک بھارت کو نہر کے اس پار رو کے رکھا۔ وہ گد کے خلاف پر راجا عزیز بھٹی اور مجھر شفقت بلوچ نے عزم و شجاعت کا زبردست مظاہرہ کیا۔ ہمارے جوان بھارت کے جاہانہ عزم کی راہ میں سیدعہ پلائی دیوار ہیں گئے۔ جنم خان کلب میں دو پہر کا کھانا کھانے اور عیش و عشرت کی محفل سجائے کا بھارتی خواب پختا پھور ہو گیا۔ پاکستانی فوج نے بہادری کے وہ جو ہر دکھائے کہ قوم کا سرخراست بلند ہو گیا۔ وطن کے دفاع میں اپنی جان کا نذر ران پیش کرنے والے راجا عزیز بھٹی کو نشان حیدر کے اعزاز سے نوازا گیا۔ لا ہو رپر کے علاوہ قصور کے محاڑ پر بھی قلت بھارتی فوج کا مقدار نہ ہے۔

ابھی جنگ کو شروع ہوئے چوہیں گھنٹے بھی نہ گزرے تھے کہ بھارتی فوج نے سیالکوٹ کا رخ کیا۔ بھاں چونڈہ کے مقام پر جنگ عظیم دوم کے بعد میکوں کی سب سے بڑی لڑائی ہوئی۔ بھارت نے پانچ سو میکوں اور پچاس ہزار فوج کے

ساتھ جملہ کیا تھا۔ اسے گمان تھا کہ پاکستان میں اس حملہ کا جواب دینے کی شکست نہیں ہو گئی، مگر اس کے سارے گمان اور اندازے غلط ثابت ہوئے۔ چونڈہ کے میدان میں انسان نے فولادی نیکوں کے مقابلے میں جوتا رنگ لکھی، وہ اب تک پچھے جذبوں کی فوج کا یقین بن کر چکتی رہے گی۔ پورے ملک کی طرح سالکوٹ کے غیرہ شہریوں نے بھی اپنی فوج کا بھرپور ساتھ دیا اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کے نلی بُوتے پر چونڈہ کا مجاز بھارتی نیکوں کا قبرستان بن گیا۔

اس جنگ میں بڑی فوج کے ساتھ ساتھ پاک فضائیہ نے بھی نمایاں کارروائی انجام دیے۔ سترہ روزہ اس جنگ میں فضاؤں پر ہمارے شاہزادوں کا ران رہا۔ انہوں نے دنیا کو بتا دیا کہ

— صراحت است کہ دریا است  
— پال و بے ما است

عطا لی تکاہ رکھنے والے ہوا بازوں نے پٹھان کوٹ، ہوازا، جام گمرا اور آدم پور کے ہوا کی اڈوں پر ٹھیک نہیں تھے



لگا کر بھارت کی فضائی قوت کو مظاہج کر کے رکھ دیا۔ ہمارے بہادر ہوا بازوں نے سبھ طیاروں کی مدد سے وہ کارروائی انجام دیے کہ دنیا اش اش کر آئی۔ سکواڑن لیڈر محمد محمود عالم نے اس جنگ میں ناقابل یقین کارنامہ انجام دیا۔ انہوں نے ایک ہی فضائی جہاز پر میٹھمن کے پانچ ہنزہ طیارے جاہ کر کے عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ انھیں دو ہمارستارہ جرأت سے نوازا گیا۔ اس جنگ میں بندوقتائی فضائیہ کے ایک سووس طیارے جاہ ہوئے۔

اس جنگ میں پاک بھری بھی کسی سے بچھنے نہ رہی۔ اس نے دہلی عزیز کی سمندری صدودگی حفاظت بھری ان انداز میں کی۔ پاک بھری نے اپنے سے کئی ٹکناٹھمن کی بھری طاقت کا غور خاک میں ملا دیا۔ ہمارے بھری جوانوں نے حملہ کر کے راتوں رات ”روارکا“ کا مضبوط بھری ادا اباہ کر دیا۔ پاک بھری نے دہلی کو پاکستان پر حملہ کرنے کا موقع ہی نہ دیا۔

اس جنگ نے دنیا والوں کو دھا دیا کہ صرف جنگی دستے اور فوجی برتری ہی نہیں بلکہ ایجاد اور جرأت، یقین حکم اور بھرتی سے محبت ہی وہ جذبے ہیں، جو کسی جنگ میں کامیابی کا سبب بنتے ہیں۔ پاک فوج اور اس کے شانہ بیٹاں پوری قوم نے، جس اہست و جوان مردی کے ساتھ وطن کا وقار کیا، اس کی یادتاہ رکھنے کے لیے ہم ہر سال چند تبرکوں م و فال مناتے ہیں۔ اس روز شلیل دیرین اور یہ یو پر خصوصی پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ اخبارات خصوصی ایڈیشن شائع کرتے ہیں۔

پوری قوم اپنے شہداء کی قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے۔ اس روز ہم تجدید عہد کرتے ہیں کہ وطن کے دفاع کی حاضر کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی درجع نہیں کریں گے۔ جس طرح ۱۹۶۵ء میں وہ کروڑ پاکستانی انتخاب اور آزمائش کی گھری میں شرخ زد ہوئے تھے، ہم بھی مشکل گھری میں یچھے نہیں بھیں گے اور ماوراء وطن کی عزت پر حرف نہیں آنے دیں گے۔

الله تعالیٰ ہمارے جذبوں کو سلامت رکھے اور پاکستان کو قائم و دائم رکھے، آمين۔



## مشق

۱۔ درجن ڈیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

- تہوار سے کیا مراد ہے؟
- ہندوستان نے دن کے بجائے رات کے اندر ہیرے میں حملہ کیوں کیا؟
- راجا عزیز بھٹی نے کیا کارنا مسامن جام دیا؟
- چونڈہ کے میدان میں بھارتی شہیدوں کا کیا حشر ہوا؟
- لفڑاؤں پر ہمارے شاہینوں کا راج رہا۔ اس جملے کیا مطلب ہے؟
- محمد محمود عالم نے کیا عالمی ریکارڈ قائم کیا؟
- پاک بحریہ نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کیا کارنا مسامن جام دیا؟

- جنگ میں پاکستان کی کامیابی کا باعث کیا جیز ہے؟
  - یومِ دفاع منانے کا حقیقی مقصد کیا ہے؟
  - درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:
  - ہم یومِ دفاع مناتے ہیں:
- (ا) ۱۰ ستمبر کو      (ب) ۶ اکتوبر کو      (ج) ۲۶ نومبر کو      (د) ۶ دسمبر کو
- بی۔ آر۔ بی۔ تھہر سے مراد ہے:
- (ا) بیان والا راوی بیدیاں نہر      (ب) بیان والا راوی بیدیاں نہر  
 (ج) بیان والا راوی بیدیاں نہر      (د) بیان والا راوی بیدیاں نہر
- چونڈہ کے مقام پر نیکوں کی بڑائی میں ہندوستان کے نیکوں کی تعداد تھی:
- (ا) چار سو      (ب) پانچ سو      (ج) چھوٹے سو      (د) سات سو
- دوار کا کی شہرت تھی:
- (ا) نہائی اڑے کی وجہ سے (ب) نیکوں کی وجہ سے (ج) توپوں کی وجہ سے (د) بھری اڑے کی وجہ سے
- محمد محمود عالم کو کس اعزاز سے نوازا گیا؟
- (ا) ستارہ جرأت      (ب) تمغائے جرأت      (ج) ستارہ بسالت      (د) تمغائے بسالت
- محمد محمود عالم نے کتنے بارے چاہ کر کے غالی ریکارڈ قائم کیا؟
- (ا) تین      (ب) پانچ      (ج) سات      (د) نو
- محمد محمود عالم کو ستارہ جرأت سے نوازا گیا:
- (ا) ایک بار      (ب) دو بار      (ج) تین بار      (د) چار بار
- ۳۔ "سرپر کفن باندھنا" محاورہ ہے، جس کے معنی ہیں جہاں قربان کرنے کے لیے تیار ہتا۔ اس کا جملہ یوں بن سکتا ہے: وطن کی حفاظت کرنے کے لیے ہر پاکستانی سرپر کفن باندھے ہوئے ہے۔
- آپ اس سبق سے سات محاورے تلاش کریں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔
- ۴۔ اعراب کی مدد سے تکثیر واضح کریں:
- شجاعت، مسلط، اسلحی، مقابل، غلط، غیور، حفاظت، دفاع، خلاف، اصول

۵۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

حدود، یوم، واقعات، فوج، موقع، قوم، خاص، اطاعت، وطن

۶۔ اس سبق میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے "محمد"۔ اردو میں اس لفظ کے ہم معنی دو اور لفظ بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ آپ ان لفظوں کو اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

۷۔ اس سبق میں "خبر رسان" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ "رسان" کے معنی ہیں پہنچانے والا۔ یوں "خبر رسان" کے معنی ہوئے "خبر پہنچانے والا"۔ آپ اس معنی کو ہن میں رکھتے ہوئے یقین دیے گئے لفظوں کے معنی اپنی کاپیوں پر لکھیں:

### خبر رسان سرانگ رسان

۸۔ کالم "الف" میں پاکستان کے قومی تہواروں کے نام دیے گئے ہیں۔ کالم "ب" میں ان تہواروں کی بے ترتیب تاریخیں درج کی گئی ہیں۔ آپ دی گئی مثال کی روشنی میں ہر تہوار کے سامنے کالم "ج" میں درست تاریخ لکھیں:

کالم "الف"	کالم "ج"	کالم "ب"
یوم قائد اعظم	۲۵ دسمبر	۶ نومبر
یوم مدد قائم	۹ نومبر	۱۳ اگست
یوم پاکستان	۲۵ دسمبر	یوم عبید
یوم آزادی	۲۳ مارچ	یوم آزادی
یوم اقبال	۲۸ ستمبر	

۹۔ یقیناً نظر جعلہ دیے گئے ہیں۔ ان کو درست کرنے کے بعد اپنی کاپیوں پر لکھیں:

(الف) ہر شہری اپنے ملک سے محبت کرتی ہے۔

(ب) ہم رات کو گہری نیند سورہ تھا۔

(ج) یوم آزادی کے موقع پر اخبارات خصوصی ایڈیشن شائع کرتا ہے۔

(د) اچھے طالب علم اپنے استاد محترم کی بات توجہ سے منت ہے۔

- (و) بڑھیا اسپتال سے دوا لینے لیا۔
- (و) پچھے کا ناک پڑ رہا ہے۔
- (ز) ہمارا بھاؤ رونق پیارے وطن کے پچھے پچھے کا دفاع کرتی ہے۔
- (ح) طالبات نے پُر جوش تقریریں کی۔
- (ط) دھواں فضا کو آلووہ کر دیتی ہے۔
- (ی) ہر کوئی خوش خوش سفر کر رہے تھے۔

### رسائلہ میان

- بچوں سے کہیں کہ وہ یومِ دفاع کے موقع پر بھی ویژن پر پیش کیے جانے والے خصوصی پروگرام غور سے دیکھیں اور اپنی پسند کے پروگرام کی اہم باتیں اپنی کانپی میں لکھ کر لائیں۔
- زندہ تو میں اپنے اہم دن خاص اہتمام سے مناتی ہیں۔ ہمارے لیے بھی اہم نہیں وقوفی تھواروں کو بھر پور طریقے سے منانا ضروری ہے۔ آپ اپنی جماعت رسکول میں جو قومی تھوار مناتے ہیں، ان پر دو دو جملے لکھیں۔

### برائے اساتذہ کرام:

اس سبق میں ایک فاری شعر استعمال ہوا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں:  
 ریگستان ہو یاد رہے، ہر چیز ہمارے پرتوں اور باروں کے نیچے ہے  
 اس شہر کے مفہوم پر طالب علموں سے لٹکو کریں اور اس طرح کے چھاہو اشعار بچوں کو پاؤ کر لیں۔

# برسات

اس نغمہ کے مطابعے کے بعد بچے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

بندی، تھاں سد

★ موسم برسات سے آنے والی خوش گوار تہ دلی جان سکیں۔

★ نغمہ سے مخلوقات ہو سکیں۔ ★ مناظر دنیا ہر فطرت پر خور بخوبی کر سکیں۔

شادماں

پس

لہو

رقص

کھانا

بیان

خاص اغماق



برسات آئی، برسات آئی  
میٹھ سے بیباں ، رنگب نگتھاں  
پھولوں کی ہر کھا ، دونوں میں یکساں  
کونک کی ٹوٹو ، باغوں میں رقصان  
جھننو کی جگگ ، بن میں چڑاغاں  
برسات آئی، برسات آئی

شب رنگ بادل ، میخ کے ہراول  
تینی زینیں ، پانی سے جل تحل  
فرش زمزد ، بزرے کی محفل  
برسات سے ہے ، جنگل میں سنگل  
برسات آئی، برسات آئی

دل کش سماں ہے ، دل شادماں ہے  
خشبوں کا ہر نو ، دریا روان ہے  
دل شاد اک اک ، پیرو جوان ہے  
برسات کی رت ، جان جہاں ہے  
برسات آئی، برسات آئی

(تا جور تجیب آبادی)

# مشق

- ۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:
- برسات سے بیباں میں کیا تہذیبی آتی ہے؟
  - کوکل پر برسات کے موسم سے کیا اثر پڑتا ہے؟
  - برسات کے دنوں میں بن میں چہ انعام کون کرتا ہے؟
  - شاعر نے بیزے کو ذمہ دکا فرش کیوں کہا ہے؟
  - جنگل میں منگل ہونے کا کیا مطلب ہے؟
  - شاعر نے برسات کے موسم کو دنیا کی جان کیوں کہا ہے؟
  - برسات کا موسم کن مہینوں میں آتا ہے؟
- ۲۔ نظم کے معروض کے الفاظ بے ترتیب دیے گئے ہیں، آپ انہیں نظم کے مطابق ترتیب دے کر دوبارہ لکھیں۔
- دنوں میں یکساں پھولوں کی برکھا  
بانفوں میں رقصان کوکل کی ٹوٹوٹو  
پانی سے جل تھل تھنی زمینیں  
جنگل میں منگل برسات سے ہے  
دل شادماں ہے، دل کش سماں ہے  
دریا رواں ہے خوشیوں کا ہر سو  
جان جہاں ہے برسات کی رت
- ۳۔ نظم کے متن کے مطابق درست الفاظ کا انتخاب کریں۔
- مینے سے بیباں رنگ۔۔۔۔۔

(ا) چہ انعام (ب) بپاراں (ج) گھنستان (د) لگراں

- کوکل کی لوگو۔۔۔۔۔ میں رقصان
  - (ا) گلشن (ب) باغوں (ج) چنوں (د) روٹوں
  - ۔۔۔۔۔ رنگ باری، مینھ کے ہر اول
  - (ا) شب (ب) سیاہ (ج) خوش (د) سرمدہ
  - ۔۔۔۔۔ سماں ہے، دل شاد ماں ہے
  - (ا) سہاتا (ب) کیا ہی (ج) پیارا (د) دل کش
  - دل شاد ۔۔۔۔۔ بیرون جو اس ہے
  - (ا) ہر اک (ب) اک اک (ج) ہر کوئی (د) ہر ایک
- ۳۔ برسات کے موضوع پر کسی اور شاعر کی تصریح اپنی کانپی میں لکھیں۔
- ۵۔ ”موسم“ عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس لفظ میں اس کے لیے ہندی کا لفظ ”زت“ استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح ”برسات“ کے لیے بھی ایک ہندی لفظ استعمال کیا ہے۔ آپ بتائیں وہ لفظ کیا ہے۔ ان دونوں لفظوں کو ملا کر ”موسم برسات“ برسات“ کا ہم معنی مرکب بتائیں۔ یہ مرکب بھی بنائیں۔

اس نظم کو زبانی یا کریں۔

- اس لفظ کو تمام طالب علم مل کر ترمیم کے ساتھ پڑھیں۔
- طالب علموں کو مختلف گروپوں میں تقسیم کریں۔ انھیں تھنوں پر مشتمل ستائیں دی جائیں۔ وہ ان میں سے ایسی نظمیں تلاش کریں جو موسموں سے متعلق ہوں۔
- طالب علموں کو ”برسات“ کے موسم ”پر ایک ڈایریکٹر صفحہ کا مضمون لکھنے کا کام دیا جائے۔ ان کی مناسب راہنمائی اور حوصلہ افزائی کی جائے۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ بھوپال کومنٹری اور مقالہ نظرت پر نظمیں پڑھنے کو کہیں۔ انھیں ایسی ستائیں یا درسائے بتائیں جن میں اس ”سمی“ کی نظمیں مل سکتی ہیں۔

# زراعت کی اہمیت

اس سبق کے مطالعے کے بعد پچھے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

★ زراعت کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔ ★ سبق کے اہم نکات خلاصے کی صورت میں لکھو سکیں۔

★ زرعی ترقی کے لیے ضروری اقدامات سے روزگار ہو سکیں۔ ★ زراعت اور یونیورسٹی ترقی کا تعلق جان سکیں۔



زراعت اور انسان کا بہت پرانا ساتھ ہے، بلکہ اگر یہ کہا جائے، تو یہ جانہ ہو گا کہ جب سے انسان نے دُنیا میں قدم رکھا، زراعت کا کام شروع ہو گیا۔ جب تک یہ دُنیا باقی رہے گی، زراعت کی اہمیت باقی رہے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان زندہ رہنے کے لیے کھانے پر مجبور ہے۔ یہ زراعت کا شعبہ ہی تو ہے، جو انسانی خواراک پیدا کرنے میں دن رات لگا رہتا ہے۔

ہمارا پیرا ملک پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ پاکستان کی تقریباً ستر فی صد آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ دیہات میں رہنے والوں کی اکثریت زراعت کے شعبے سے ملک ہے۔ یہ لوگ کمیتی باڑی کرتے ہیں اور علک کی غذائی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی شبانہ روز مخت کی بدولت زرعی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ پاکستان کے لیے زراعت بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ اس سے ملک کی معیشت مضمود ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زراعت کو پاکستان کی ریز ہدی کی طرح کی تصور کیا جاتا ہے۔ انسانی جسم میں ریز ہدی کی بڑی کی اہمیت سے آپ بخوبی آگاہ ہیں۔ اگر خدا نخواست ریز ہدی میں کوئی لفظ واقع ہو جائے، تو انسانی جسم مظلوم ہو کر رہ جاتا ہے، بالکل اسی طرح ہمارے ملک کے لیے زراعت اہم ہے۔ اگر یہ شعبہ کمزور پڑ جائے تو اس سے ملک کمزور پڑ جاتا ہے۔ اس کے برکس اگر زراعت کا شعبہ ترقی کرے تو اس سے ملک ترقی کرتا ہے۔

زندگی کے ہر شعبے میں سائنس کامل و حل و بحاجا جاتا ہے۔ زراعت کے شعبے میں بھی سائنس نے انتساب ہب پا کر دیا ہے۔ آج سے تیس چالیس سال قبل کمیتی بڑی کی سارے کام انسانی ہاتھوں اور ڈھور ڈھگروں کی مدد سے انجام پاتے



تھے۔ کہیت میں ہل چلانے، کتوں سے پانی نکالنے، گندم کی گہائی کرنے اور گئنے سے رس نکالنے کے تمام کاموں کے لیے وحور ڈگروں سے کام لیا جاتا تھا۔ اب سائنس دانوں نے کہتی ہازی کے ہر کام کے لیے مشینیں ایجاد کر لی ہیں۔ ٹریکٹر کی مدد سے ہل چلا جاتا ہے، ہارو یسٹر کی مدد سے فصل کی کٹائی اور گہائی کا کام ایک ساتھ عمل میں آتا ہے۔ خوب و مل بے کہتی سیراب کیے جاتے ہیں۔ غرض کسان کے کام میں تیزی آگئی ہے۔ اس سے کام پہلے کی نسبت حیر رفتاری سے ہوتا ہے۔

زرعی سائنس دان دن رات تجربات کرتے رہتے ہیں۔ وہ خوب سے خوب تر کی خلاش میں نئے نئے نکالنے رہتے ہیں۔ یہ نئے نئے زیادہ پیداوار دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان میں بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت بھی زیادہ پائی جاتی ہے۔ ان بیوپوں کی بدولت فی ایکڑ پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے سے ملک کو بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ زیادہ پیداوار ہو گی، تو ملک خوراک کے معاملے میں خود کفیل ہو گا۔ اسے خوراک کے معاملے میں دوسرا ملکوں کا محتاج نہیں ہونا پڑے گا۔ اگر باہر سے خوراک درآمد کی جائے، تو اس پر قیمتی زر مبادل فرق ہوتا ہے۔ اس کے بعد اگر ہم اپنی ضرورت سے زائد ناج پیدا کریں، تو ہم اسے دوسرے ملکوں کو برآمد کر سکتے ہیں۔ اس طرح ہم قیمتی زر مبادل کہ سکتے ہیں۔

الله تعالیٰ نے پاکستان کو بہترین وسائل سے نوازا ہے۔ خاص طور پر بجانب کی زمین اپنی زرخیزی کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہے۔ پاکستان کے نہری نظام کا شارذ یا کے آپ پاشی کے بہترین نکاموں میں کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم گندم کی پیداوار میں خود کفالت کا درج حاصل کر پکھے ہیں۔ ہم اسے برآمد کرتے ہیں۔ اسی طرح پاکستانی چاول کی ذہنی میں بڑی مانگ ہے۔ ہارو ڈال، سیاکلوٹ، شنخو پورہ، گوجرانوالا اور حافظ آباد میں اگنے والے چاول اپنی خوشبو کے لحاظ سے بے مثال ہیں۔ پاکستان کی ایک اہم برآمدی فصل کیس بھی ہے۔ اسے ہم خورونی ملکوں میں برآمد کر کے بہت سارے زر مبادل کہاتے ہیں۔

زراعت کی اہمیت یہ ہے کہ بہت سی فیکٹریاں اُنکی ہیں، جن کا دارو مدار زراعت پر ہے۔ مثال کے طور پر آئے اور چاول کی ملیں، خورونی تیل بنانے، دھاگا اور کپڑا بنانے کے کارخانے سب زراعت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ یوں زراعت کی ترقی کے ساتھ صنعتی ترقی بھی ممکن ہوتی ہے۔ خورونی تیل نکالنے کے لیے روغنی آجناں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں سورج کم ہے، کیونکہ سورج اور غیرہ سے خورونی تیل نکالا جاتا ہے۔

ہمارے ملک میں روغنی آجٹاس اس مقدار میں پیدا نہیں ہو رہیں، جتنی ان کی ضرورت ہے۔ اس لیے ہم یہ رونی مالک سے پام آئیں و رآمد کرنے پر مجبور ہیں۔ اسی طرح ہمارے ہاں چینی کی ضروریات بھی یہ ہو گئی ہیں۔ ملک میں پیدا ہونے والی چینی ہماری ضرورتوں کے لیے ناکافی ہے۔ مجبوراً ہمیں چینی بھی باہر سے ملنگوں اپنی پڑتی ہے۔ ہمیں روغنی آجٹاس اور چینی کی پیداوار میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنی خوردگی تیل اور چینی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کسی کے محتاج نہ ہوں۔

گندم، چاول اور دالوں کے علاوہ بزریاں اور پھل بھی انسانی خوراک کا حصہ ہیں۔ ہمارے ملک میں ہر طرح کی بزریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اب تو چدید طریقوں کی مدد سے بے موگی بزریاں بھی انگلی جا رہی ہیں۔ ہمارے ملک میں پیدا ہونے والا آدم دنیا میں بے حد پسند کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہمارے ہاں پیدا ہونے والے کیوں کو بھی اس کی عدمہ کو ایشی کی پدالیت پسند کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ان پھلوں کی برآمد سے ہم زر مباولہ کرتے ہیں۔

زراعت سے وابستہ دیگر شعبوں میں پلٹری قارم، ذیری قارم اور فرش قارم بھی شامل ہیں۔ دیبات میں ہر گھر میں کوئی نہ کوئی پالتو جانور پالا جاتا ہے۔ اکثر گھروں میں گائے یا بھیس ہوتی ہے۔ پکھلوگ بھیز بکریاں پلتے ہیں۔ ذیری قارم میں اعلیٰ اسل کے ڈودھ دینے والے جانور رکھے جاتے ہیں۔ ان جانوروں سے ڈودھ، بکھن، گنجی کے علاوہ گوشت بھی حاصل ہوتا ہے۔ ان کی لحاظ سے چڑے کے کارخانے چلتے ہیں۔ ان کا گور قدرتی کھاد کا کام دیتا ہے۔ کئی کسان پلٹری قارم کا کاروبار بھی کرتے ہیں۔ پلٹری قارم سے انہوں کے علاوہ گوشت کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔



ہمارے کچھ کسان بھائیوں نے مچھلی کے فارم بھی ہمارے کے ہیں۔ ان سے ہمیں مچھلی کا گوشت حاصل ہوتا ہے۔

اگر ملک کو خوش حال کرنا ہے، تو ہمیں کسان کو خوش حال کرنا ہو گا۔ اگر ہم زراعت کو ترقی دیں، تو ہم اپنے پاؤں پر خود کھرے ہو سکتے ہیں۔ ہم غیر ملکی امداد سے بے نیاز ہو سکتے ہیں۔ ہم قبیل زر مباولہ پچاہتے ہیں، مگر اس کے لیے ایک ہی نصف ہے، اور وہ یہ کہ ہم اپنے کسان بھائیوں کو زیادہ سے زیادہ کھوئیں دیں۔ ہم انھیں سے اور معماری چ فراہم کریں۔ ہم کھاد، زرعی ادویات اور زرعی مشینزی کو سنتا کر دیں۔ کسانوں کو زریکم شراور ٹوب ویل چلانے کے لیے رعایتی زرخوں پر تمل فراہم کریں۔ ہمارا ہمسایہ ملک بھارت اپنے کسانوں کو مفت بھلی فراہم کر رہا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے کسانوں کی مشکلات کو کم کریں۔ اگر ہم نے ایسا کیا، تو ہمارا ملک زراعت کے میدان میں بہت ترقی کرے گا۔

۱۔ درج ذیل اولادات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

زراعت اور انسان کا رشتہ کب سے ہے؟ •

کیا کسی زمانے میں زراعت کی اہمیت کم ہوگی؟ •

”زراعت پاکستان کی روپیہ کی بڑی ہے۔“ اس جملے کی وضاحت کریں۔ •

کون سی صنعتیں زرعی پیداوار کی مدد ہوں مفت ہیں؟ •

قدرتی کھاد سے کیا مراد ہے؟ اس کے علاوہ دوسری قسم کی کھاد کون سی ہوتی ہے؟ •

ڈیری فارم سے ہمیں کیا حاصل ہوتا ہے؟ •

درآمدات اور برآمدات سے کیا مراد ہے؟ •

پاکستان کے کتنے علاقوں میں آم اور کینوز یا دہ مقدار میں پیدا ہوتے ہیں؟ •

صنعت کا زراعت کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ •

روغنی اجتساس سے کیا مراد ہے؟ •

بے موکی بہزوں سے کیا مراد ہے؟ •

۲۔ سوچیں اور بتائیں:

ماضی کی کمی باڑی کا موجودہ دور میں کی جانے والی کمی باڑی کے ساتھ موازنہ کیجیے۔ •

زرعی پیداوار کس طرح بڑھائی جائیں ہے؟ تجاویز دیں۔ •

۳۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

پاکستان ایک ملک ہے: •

(ا) صنعتی (ب) زرعی (ج) نیم صنعتی (د) نیم زرعی

ہاروی سڑک میں آتا ہے: •

(ا) مل چلاتے کے

(ب) فصل کائے اور گائے کے

(ج) کھاد بکھرنے کے

چاول کی بہترن فصل ہوتی ہے :

(ا) نارووال میں      (ب) ساہیوال میں

(ج) ملک وال میں      (ر) خانوال میں

بھینسیں اور گائیں ہوتی ہیں :

(ا) زرعی فارم میں      (ب) پولٹری فارم میں

(ج) ڈبیعی فارم میں      (د) ٹش فارم میں

پولٹری فارم میں ہوتی ہیں :

(ا) گائیں      (ب) بھینسیں      (ن) مچھلیاں      (و) مرغیاں

پام آنک کام آتا ہے :

(ا) زریکش چلاتے کے      (ب) ثوب دیں چلانے کے

(ج) کھانا پکانے کے      (د) بالوں کو لگانے کے

۴۔ دی گئی مثال کی روشنی میں خالی کالم ہر کریں :

کالم "ج"	کالم "ب"	کالم "اف"
خوب ترین	خوب تر	خوب
		بد
		آسان
		مشکل
		غظیم
		ویسی

۵۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد الفاظ کیسیں :

وسائل ، ویہات ، ایجاد ، سہولت ، ادویہ ، مشکلات

۶۔ جملوں میں استعمال کریں:

چاند روز، میعشت، خداخواست، مغلون، انتساب، اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا، خودکشالت، زرمہادلہ  
۷۔ ان الفاظ کے مقابلہ لکھیں:

زندہ، زندگی، انسانی، دیہاتی، اکثریت، رزخیز، خوش حال، ترقی، ستا

۸۔ اس سبق کے اہم بحثات کو ذہن میں رکھتے ہوئے خلاصہ لکھیں۔

### بہترین بیان

- اس سبق میں "ماگف" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کے دو معنی ہیں۔ آپ افعت سے اس کے معنی تلاش کریں۔ اس لفظ کو دونوں معنوں میں جملوں میں استعمال کریں۔
- طالب علم مختلف زرعی مشینوں کی تصویریں جمع کر کے الیم بنائیں۔
- کسی ماڈل زرعی فارم کی سیر کا اہتمام کریں۔ طالب علم مختلف فصلیں، بزریاں اور پھل دیکھیں۔  
زرعی مشینوں کا کام بھی دیکھیں۔ اگر قریب کوئی ایسا کارخانہ موجود ہو، جس کا تعلق زراعت سے ہو تو وہ بھی دیکھیں۔  
واپس آنے کے بعد ہر طالب علم اپنی تعلیمی سیر کا حال زبانی اور تحریری طور پر بیان کرے۔

برائے اساتذہ کرام:

طالب علموں کو بتائیں کہ زراعت کی ترقی کا ہمارے ملک کی خوش حالی کے ساتھ کس قدر کا تعلق ہے

## ابتدائی طبی امداد

اس سبق کے مطالعے کے بعد پچھے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ★ ابتدائی طبی امداد کی ضرورت اور امہیت جان سکیں۔ ★ حادثے کی صورت میں فوری امداد یعنی والے اداروں کے تھلن جان سکیں۔
- ★ کسی حادثے کی صورت میں مشتبہ کروار ادا کر سکیں۔ اور رابطہ رکھنے والے رقم 1122۔

### خاص اخلاق



آپ نے ابتدائی طبی امداد کے اخلاق اتو سے ہوں گے۔ کبھی آپ نے غور کیا کہ یہ ابتدائی طبی امداد ہوتی کیا ہے؟ چیسا کرنا م سے ظاہر ہے یہہ امداد ہے، جو کسی حادثے کا شکار ہونے والے شخص کو فوری طور پر بہم پہنچائی جاتی ہے۔ اس امداد کی پدالات منتشرہ فرد کی زندگی بچاتے میں مدد ملتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ امداد صورت حال کو مزید بگرانے سے بچاتی ہے اور معاشر شخص قدرے افاقت محسوس کرتا ہے۔

ابتدائی طبی امداد کو انگریزی میں فرست ائڈ (First Aid) کہتے ہیں۔ وہ ذہبا یا تھیلا جس میں ابتدائی طبی



امداد کا سامان موجود ہوتا ہے، اسے فرست ائڈ بیکس (First Aid Box) یا فرست ائڈ کیٹ (First Aid Kit) کہتے ہیں۔ اس کٹ میں کیا سامان ہوتا ہے اور اسے کیسے استعمال کرتے ہیں، اس کے لیے ابتدائی طبی امداد کی باقاعدہ ترتیبیت حاصل کرنا پڑتی ہے۔

کسی بھی وقت کہیں بھی حادثہ پیش آسکتا ہے، اس لیے ابتدائی طبی امداد کی ضرورت کسی وقت بھی پڑ سکتی ہے۔ فلکس یوں اور کارخانوں میں کام کرنے والوں کو کسی بھی وقت چوتھٹ آسکتی ہے۔ کسی میشین میں جسم کا کوئی حصہ اکر زخمی ہو سکتا ہے، سڑک پر چلتے ہوئے کسی موڑ گازی سے بکھر ہو سکتی ہے، اسکول میں کھلتے ہوئے کوئی کھلاڑی گرفتار ہے یا جسم کے کسی حصے پر گیندگی ہوتی ہے، گھر میں پاؤں پھنس سکتا ہے، باور پیٹی خانے میں کام کرتے ہوئے کوئی ذرا سی بے احتیاطی سے کپڑوں میں آگ لگ سکتی ہے، بجلی کا کوئی جسکا لگ سکتا ہے، کوئی نظرناک چیز مثلاً پچھو یا سانپ دس سکتا ہے، نہر یا دریا میں نہاتے ہوئے کوئی زوب سکتا ہے۔

اگر ابتدائی طبقی امداد کی تربیت حاصل کر سکی ہو اور اس سے متعلقہ صندوق پی پاس ہو تو منکارنا فرد کو بروقت طبقی امداد فراہم کی جاسکتی ہے۔ آج کل حکومت نے رسکیع 1122 (Rescue 1122) کے نام سے ایک سمجھ قائم کر رکھا



ہے۔ اس سمجھے کے قیام کا مقصد کسی بھی حادثے کا شکار ہونے والے فرد یا افراد کو فوری طور پر مدد و نجات پہنچانا ہے۔ گواہ کی مدد پر کمر بستہ رسکیع 1122 کے اہل کار بر وقت مستعد رہتے ہیں۔ کہیں آگ لگ جائے، ہڑک پر کوئی حادثہ زو نما ہو جائے، کوئی کشی دریا میں اُٹ جائے، کنویں کی کھدائی کے دوران مزدور دب جائیں، کسی کو دل کا دوارہ پر جائے یا کوئی اور بہنگاہی صورت حال پیدا ہو جائے، تو یہ نوجوان منہوں میں جائے حادث پر آئندہ جاتے ہیں۔

اس سمجھے کے اہل کاروں کے علاوہ ہر فرد کا فرض ہے کہ اُسے ابتدائی طبقی امداد کی چند ضروری باتوں کا پتا ہو تاکہ ضرورت پڑنے پر وہ منکارنا شخص کے لیے کچھ دلکش کر سکے۔ مثال کے طور پر یہ بات سب کو معلوم ہونی چاہیے کہ اگر سانپ کاٹ لے تو منکارنا جگہ کو دل کی سطح سے نیچے رکھیں تاکہ زہر کی دل تک پہنچنے کی رفتار متاثر ہو جائے۔ زخمی جگہ سے دو اخنچ اور پر رشی یا کپڑا باندھ دیں۔ جتنی جلد ممکن ہو، منکارنا فرد کو پستال تک پہنچانے کی کوشش کریں۔



ای طرح اگر کوئی شخص پانی میں ڈوب گیا ہو، تو اُسے پانی سے باہر نکال کر بخش دیکھی جائے۔ ڈوبنے والے شخص کے پیٹ میں پانی بھر جاتا ہے۔ اسے بروقت نکالنا ضروری ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لیے منکارنا شخص کو اندازان کر اس کی پیشہ کو تھیقہ پاناما مناسب رہتا ہے۔



چھوٹے پچھے ہر جیز کے ساتھ چھینٹر چھاڑ کرتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات وہ بچلی کے پلاؤں (Plugs) میں اپنی انگلیاں ٹھوں لیتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بچلی کے کسی نگلے تار سے ہمارا جسم ٹھوپ جاتا ہے، جس سے ہمیں جھینکا محسوس ہوتا ہے۔ کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ آدمی بچلی کے تار یا بچلی سے چلنے والی کسی مشین کے ساتھ چٹ کر رہ جاتا ہے۔

اسی صورت میں سب سے پہلا کام یہ کرنا چاہیے کہ اسے بچلی کے تار یا مشین سے الگ کیا جائے۔ سونگ کو بند کریں اور پاگ نکال دیں، بلکہ بہتر ہے کہ مین سونگ (Main Switch) بند کر دیا جائے یا فیوز (Fuse) نکال دیا جائے۔ منکارنا فرد

کو نگے ہاتھوں سے مت پھوٹیں کیوں کہ اس کے جسم میں بھلی کا کرنٹ موجود ہوتا ہے۔ یہ کرنٹ چھونے والے شخص کے جسم میں منتقل ہو جاتا ہے۔ غیر موصول اشیا (ایسی اشیا جن میں سے بھلی کا کرنٹ نہ گزر سکے مثلاً لکڑی، کانڈ، پلاسٹک وغیرہ) کی درد سے متاثرہ فرد کو الگ کریں۔ یہ خیال رکھا جائے کہ الگ کرتے وقت، جس جگہ آپ کھڑے ہوں وہ اُنہیں نہ ہو۔ متاثرہ شخص کے اوپر کبل ڈال دیں۔ اس کے بعد سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ آیا تھام تھیں؟ حال ہے۔ اگر سانس رُک گیا ہے یا شست رفتار سے آ رہا ہے، تو مصنوعی طور پر تھیں کا بندوبست کریں۔ باقی جسم کی نسبت سر کو بچار کیں۔ متاثرہ شخص کو زیادہ ملنے نہ دیں۔ کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر قریبی ہسپتال میں پہنچانے کا بندوبست کریں۔

اگر کسی کو آگ لگ جائے تو اس پر کبل وغیرہ پھینک کر آگ کو بچانے کی کوشش کریں۔ گمرے یا سامان کو آگ تھی ہو تو ریت پھینکنے سے آگ بچانے میں مدد ملتی ہے۔ آگ سے بھلس جانے والے جھتوں پر مرہم وغیرہ۔ متاثرہ فرد کو ہسپتال پہنچائیں۔

گریبوں کے موسم میں دھوپ میں سخت کام کرنے سے لوگ جاتی ہے۔ حام طور پر بچ یا بڑی عمر لے لوگ اس کا فکار ہوتے ہیں۔ جسم میں پانی کی شدید کمی واقع ہو جاتی ہے۔ جسم کا درجہ حرارت ایک سو چاروں گری فارن ہائیٹ سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ متاثرہ فرد بے ہوش ہو جاتا ہے۔ دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ خون کا دباؤ کم یا زیادہ ہو سکتا ہے۔ سر کے بھاری پن کی شکایت ہو سکتی ہے۔ متنی آنکھی ہے۔ اگر کسی فرد کو لوگ جائے تو قوری طور پر اسے دھوپ سے سائے میں لے کر جائیں، محمدی جگد کیں، خندڑا پانی یا مشروب اس پلائیں اور بچتی جلدی ہو سکے، اسے ہسپتال پہنچائیں۔

یاد رکھیں! ان ہاتوں پر ہم سب کو حل کرنا چاہیے۔ اگر ہمارے آس پاس کوئی شخص بجی امداد کا مستحق ہو تو ہمیں اس کی خوشی الواقع مدد کرنی چاہیے۔ ساتھ ہی ہمیں کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر ریسکیو 1122 پر فون کر کے اُنھیں مدد کے لیے طلب کرنا چاہیے۔

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

- ابتدائی بھی امداد سے کیا مراد ہے؟
- ابتدائی بھی امداد کے کیا فائدے ہیں؟
- ابتدائی بھی امداد کی ضرورت کہاں اور کس وقت پڑھتی ہے؟
- سانپ کاٹ لے تو متاثر ہو جکہ کوڈل کی سٹھ سے نیچے کیوں رکھتے ہیں؟
- ذوبنے والے شخص کو ابتدائی بھی امداد کیسے پہنچائی جاتی ہے؟
- اگر کوئی بھلی کے تار کے ساتھ چھٹ جائے تو کیا کرنا چاہیے؟
- اگر کوئی شخص بھلی سے چلنے والی کسی مشین کے ساتھ چھٹا ہو تو اسے نکھلے ہاتھ سے کیوں نہیں چھوڑنا چاہیے؟
- لو سے متاثر ہونے والوں کی بڑی تعداد پتوں یا بوزخوں کی کیوں ہوتی ہے؟
- موصل اشیاء سے کیا مراد ہے؟
- رسکو 1122 کیا کام کرتا ہے؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

- ان میں سے غیر موصل ہے:

(ا) لوہا      (ب) پتھل      (ج) تما      (د) لکڑی

نظام تنفس سے مراد ہے:

(ا) ہانس کا نظام      (ب) خون کا نظام

(ج) سانس لینے کا نظام      (د) فالتو مادے خارج کرنے کا نظام

نُکلنے سے جسم میں کی واقع ہو جاتی ہے:

(ا) سانس لینے کی      (ب) خون کی      (ج) پانی کی      (د) درجہ حرارت کی

• ان میں سے موصول ہے:

(ا) لکڑی (ب) پتھر (ج) پانی (د) پلاسٹک

۳۔ ان جملوں کو درست سمجھیے:

• مزدور کے بازو پر چوت لگ گئی۔

• بتی جلدی ممکن ہو سکے، مریض کو ہسپتال پہنچا گیں۔

• ڈاکٹر نے زخم پر مرہام لگائی۔

• یہرے سر میں شدید درد ہو رہی ہے۔

• کسی کی چغلی مت کرو۔

۴۔ ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں:

بروکت ، کربست ، مستعد ، جائے حادث ، حتی الوع ، افاقت ، تمام گھس ، مشارہ

۵۔ احراب کی مدد سے تلفظ و تصحیح کریں:

مستعد ، حتی الوع ، مستحق ، مدد ، طلب ، شخص ، ظاہر ، حکومت

۶۔ واحد کے جمع اور جمع کے واحد الفاظ لکھیں:

فرد ، فرض ، مشروبات ، شخص ، ظہر ، حادث ، جسم ، مقصد

۷۔ ان الفاظ کے مترادفات لکھیں:

ذوبنا ، باتقاعدہ ، بے احتیاطی ، عوام ، کی ، دھوپ ، خندما ، آگ

۸۔ ناریدہ عمارت

• اس عبارت کو غور سے پڑھیں اور اس کے آخر میں دیے گئے سوالات کے جواب دیں:

ہر انسان کے جسم میں تین بول اضافی خون کا ذخیرہ موجود ہوتا ہے۔ ہر تکرست شخص ہر تیر سے میئے خون کی ایک بڑی

عطا یہ کے طور پر دے سکتا ہے۔ اس سے اس کی صحت پر منہج اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ خون دینے والے شخص کا کوئی مشروطہ

بھی قابو میں رہتا ہے۔ تین ماہ کے اندر اندر خون اس ذخیرے میں شامل ہو جاتا ہے۔ خون دینے والے افراد میں

قوت مدافعت زیادہ ہوتی ہے۔ وہ جلدی بیماریوں کا شکار نہیں ہوتے۔ خون دینے والے افراد دوناپر سے بھی محظوظ رہتے ہیں۔

جسم سے خون لکانے سے پہلے مکمل جانچ پرہیز کرنا ضروری ہوتا ہے۔ خون دینے والے شخص کا صحت مند ہونا بہبادی شرط ہے۔ کئی خطرناک امراض خون کی منتقلی کی وجہ سے خون لینے والے شخص بسکتے رہنے سکتے ہیں۔

### سوالات

★ اضافی خون سے کیا مراد ہے؟

★ ایک صحت مند شخص کتنے عرصے کے بعد کتنا خون بطور عطیہ دے سکتا ہے؟

★ قوت مد افعت کیا ہوتی ہے؟

★ خون دینے والے شخص کو خون دینے سے کوئی فائدہ ہوتا ہے؟

★ خون کے انتقال سے پہلے اچھی طرح جانچ پرہیز کیوں کی جاتی ہے؟



● اس سبق میں آپ نے "کربست" کا لفظ پڑھا ہے۔ "کر" کے معنی تو آپ کو معلوم ہوں گے۔ "بت" فارسی کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں "باندھا ہوا۔" اب سوچیے "کربست" کے کیا معنی ہوئے۔

● اس سبق میں آپ نے "جائے حادث" کا لفظ پڑھا۔ "جا" فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "جگہ۔" "جائے حادث" کے معنی ہوئے "حادثے کی جگہ۔" اب نیچے دیے گئے الفاظ کے معنی اپنی کاہیوں پر لکھیے:

جائے وفات جائے عمرت جائے پیدائش جائے وقوع

● نیچے چند ایسی صورتیں دی گئی ہیں، جن میں متاثرہ فرد یا افراد کو فوری طور پر امام اولیٰ ضرورت ہوگی۔ جماعت میں روں پلے کی سرگرمی کا اہتمام کریں۔ طالب علموں سے فرض طور پر ان صورتوں میں 1122 کے اہل کاروں کو فون کے ذریعے حادثے کے مقام اور نوعیت کے بارے میں اطلاع دینے کو کہیں:

★ ہا کی کھیلتے ہوئے آپ کے ساتھی کھلاڑی کی پڑھی ٹوٹ گئی ہے۔

★ بر سات کے دنوں میں ایک مکان گر گیا ہے۔

★ دادا جان کو دل کا دورہ پڑ گیا ہے۔

★ سڑک پر کار اور موتور سائیکل کھرا گئے ہیں۔

★ پڑوں میں آگ لگ گئی ہے۔

★ ایک بچہ مکان کی چھت سے نیچے گر گیا ہے۔

★ گرمی میں کام کرتے ہوئے مزدور بے ہوش ہو گیا ہے۔

★ کھیت میں کام کرتے کسان کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔

★ شہر میں نہاتے ہوئے ایک نوجوان ڈوب گیا ہے۔

★ باور پنچی غانے میں کام کرتے ہوئے آپ کی اتنی جان کے کپڑوں کو آگ لگ گئی ہے۔

★ بجلی کی موزیک کرتے ہوئے انیشن بجلی کا جہنکا لگنے سے بے ہوش ہو گیا ہے۔

### برائے اسلامدہ کرام:

☆ طالب علموں کو ابتدائی طبقی امداد کے متعلق حریق معلومات دینے کے لیے ریسکو 1122 کے کسی اہل کار کو بدلائیں۔ وہ بچوں کو فرمٹ ایڈیکٹ اور اس کے استعمال کا طریقہ بتائیں۔

# قائدِ اعظم



اس لفظ کے مطابعے کے بعد پچھے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

★ قائدِ اعظم کی خدمات کے بارے میں جان سکیں۔

★ نئر زم اور از میں مناسب ذریعہم کے ساتھ لفظ پڑھنا سمجھ سکیں۔

کارروائی

آبرو

پاہائیں

دشاد

شادماں

خاص الفاظ

تیرے خیال سے ہے ، دل شادماں ہمارا  
تازہ ہے چاں ہماری ، دل ہے جواں ہمارا  
تیری ہی ہمتوں سے ، آزاد ہم ہوئے ہیں  
خوشیاں ملی ہیں ہم کو ، دشاد ہم ہوئے ہیں

آباد ہے طبعی سے یہ گفتار ہمارا  
ہم سورہے تھے ٹونے ، آکر ہمیں جگایا  
پھرتے تھے ہم بجکتے ، رستہ ہمیں بتایا  
ٹو رہتا ہمارا ، ٹو پاہائیں ہمارا

تیرے ہی حوصلے سے ، ہم کوٹی ہے قوت  
تیری ہی آبرو سے ، قائم ہے اپنی عزت  
چکا ہے تیرے دم سے ، قومی نشان ہمارا

ہم جو قدم اندازیں ، آتی ہے یاد تیری  
ہم جس طرف بھی جائیں ، آتی ہے یاد تیری

تجھ سے روایا دوایا ہے ، یہ کارروائی ہمارا

(صوتی فلام مصطفیٰ جعفر)

- ۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:
- ہمارے دل کی شادمانی کی کیا وجہ ہے؟ • دل جوان ہونے کا کیا مطلب ہے؟
  - ”آباد ہے تجھی سے یہ گفتاں ہمارا“۔ اس صدرے میں گفتاں سے کیا مراد ہے؟
  - راہ نما کیا کام کرتا ہے؟
  - ”ہم سورہ ہے تھے تو نے آکر ہمیں جگایا“۔ اس سے کیا مراد ہے؟
  - ”قویٰ نشان“ سے کیا مراد ہے؟ • ہمارا کاروائی کیوں گفرروال رواں ہے؟
- ۲۔ لفظ کے متن کے مطابق درست الفاظ سے خالی جگہ پر کریں:
- تیرے خیال سے ہے دل..... ہمارا
  - (ا) گفتاں (ب) انہیں (ج) شادمان (د) جواں
  - تازہ ہے جاں ہماری دل ہے..... ہمارا
  - (ا) انہاں (ب) شادمان (ج) جاں (د) جواں
  - تیری ہی..... سے آزاد ہم ہوئے ہیں
  - (ا) بھتوں (ب) جرأتیں (ج) طاقتیں (د) شفقتیں
  - تیری ہی آبرو سے قائم ہے اپنی.....
  - (ا) ثبوت (ب) طاقت (ج) بہت (د) عزت
  - ٹور ہما ہمارا ٹو..... ہمارا
  - (ا) پاساں (ب) انہیں (ج) راز داں (د) کاروائیں
  - ہم سورہ ہے تھے تو نے آکر ہمیں.....
  - (ا) انہیاں (ب) بتایا (ج) جگایا (د) سکھایا

ہم جو ..... اٹھائیں، آتی ہے یاد تیری  
 (ا) قلم (ب) قسم (د) قدم (د) علم

۳۔ دی گئی مثال کے مطابق مصرے کمل کریں:

کالم "ج"	کالم "ب"	کالم "اف"
دل شاد ماں ہمارا	یکارواں ہمارا	تیرے خیال سے ہے
	ٹوپا سب اس ہمارا	تازہ ہے جاں ہماری،
	دل شاد ماں ہمارا	آباد بے جھی سے
	یہ گلستان ہمارا	شورہ نہماں ہمارا
	دل ہے جواں ہمارا	چکا ہے تیرے دم سے
	قویٰ نشان ہمارا	تجھے سے روائی دواں ہے

۴۔ جملوں میں استعمال کریں:

شاد ماں، دشاد، گلستان، پاساں، آبرو، کارواں

۵۔ ان لفظوں کے مقابلوں کیسیں:

شاد ماں، جواں، آباد، گلستان، رہما

۶۔ اس لفظ کو زبانی یاد کریں۔

۷۔ کسی اور شاعر کی لفظ جاگیر کریں، جس میں قائد اعظم کی خدمات کا ذکر کیا گیا ہو۔ اس لفظ کو اپنی کاہیوں پر لکھیں۔



● اس لفظ کو کوئی خوش الحان طالب علم ترجمہ کے ساتھ پڑھے۔ باقی طالب و طالبات اس کی تخلیق میں لفظ گاہیں۔

- طالب علم قادرِ عظیم کے متعلق لاہوری سے کوئی کتاب لے کر مطالعہ کریں اور دوسرے ساتھیوں سے معلومات کا تبادلہ کریں۔
- ★ اس نظم کی تدریس کے بعد " قادرِ عظیم کی خدمات " کے موضوع پر مضمون نویسیں کامقابلہ متعقد کروائیں۔
- طالب علموں کو اخبارات، رسائل اور کیانڈروں وغیرہ سے بانی پاکستان قائدِ عظیم محمد علی جناح کی تصاویر جمع کرنے کو کہیں۔ ان تصاویر کو مختلف چارٹس پر چسپاں کر کے جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔
- اس نظم میں ایک لفظ " گلتاں " استعمال ہوا ہے۔ اس کے لیے تین اور لفظاً بھی استعمال ہوتے ہیں۔ غور کیجیے اور وہ لفظ اپنی کامیوں پر لکھیے۔

برائے اساتذہ کرام:

\*\*\* طالب علموں کو وقتانوما اپنے مشاہیر کے بارے میں بتاتے رہیں۔ اس نظم کی تدریس کے بعد انھیں دل پہنچ پاندراز میں قادرِ عظیم کی شخصیت کے بارے میں اہم معلومات بھی پہنچائیں۔

# شہیدگی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

اس سبق کے مطابق کے بعد پچھے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

★ چند پر حب الوطنی سے مر شارہ ہو سکیں۔

★ وطن کا دفاع کرنے کے لیے کسی بھی قربانی کے لیے تیار ہو سکیں۔

★ نشانِ حیر خالص کرنے والے ایک شہید کے کارنا میں واقف ہو سکیں۔

## خاص اقتضاء



یا ایک ایسے لا کے کی کہانی ہے جو بچپن میں اپنے نانا کے تنخے سینے پر سجائے اکڑا کڑ کر گاؤں کی گلیوں میں پھرا کرتا تھا۔ اسے فوج میں بھرتی ہونے کا شوق تھا۔ فوج میں بھرتی کرنے والی ٹیم اس کے گاؤں میں آئی اور وہ فوج میں بھرتی ہو گیا۔ اسے اپنے خواہوں کی تعبیر مل گئی۔ تربیت کامل ہونے کے بعد اسے نینک ڈرائیور ہنا دیا گیا۔

۱۹۷۷ء کی جنگ میں وہ شکرگڑھ کے چاؤ پر تھا۔ ٹین کا چار جانہ منصوبہ یہ تھا کہ شکرگڑھ کے مرحدی علاقوں سے پیش قدمی کرتے ہوئے ظفر وال، نار وال اور پسر و رنگ قبضہ کر لیا جائے۔ ایسا پیدل فوج اور شہکوں کی مدد سے ہونا تھا۔ ۳ دسمبر کی رات سب دفائی مورچوں میں موجود تھے۔ یہ نوجوان بے چینی کے عالم میں دو تین بار سکواڑن کماڈر کے نینک کے پاس گیا، مگر کچھ کہے بغیر واپس آگیا۔ آخر سکواڑن کماڈر نے پوچھا: جوان! کیا ہاتھ ہے؟ تم بیرے پاس آئے گئے بغیر چلے گئے۔

اممی نوجوان کچھ کر نہیں پایا تھا کہ سکواڑن کماڈر نے کہا: مجھے معلوم ہے خدا نے تمہیں بیٹھے سے نوازا ہے۔ بہت بے تاب ہو اسے دیکھنے کو پہنچنی چاہیے؟

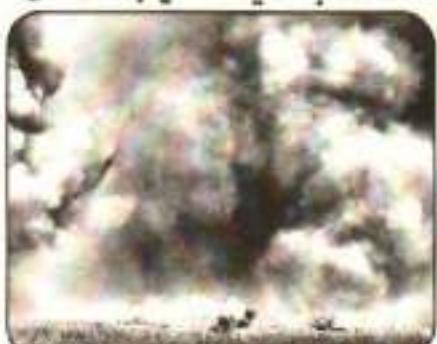
نہیں سرا درخواست کرنے آیا ہوں۔ میری ڈیوٹی تبدیل کر دیں، میں آگے جانا چاہتا ہوں۔ مجھے آپ مشین گن سکھنے میں بھیج دیں۔ میں ازاں میں برا و راست حصہ لینا چاہتا ہوں۔ نوجوان نے پوززم لجھ میں اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ لمحک ہے میں تمہیں رائل فروپ میں بھیج دیتا ہوں۔ تم اسلجھ سلانی کرنے والی گاڑی پر ڈیوٹی کرو گے اور پھر

جب موقع ملے، مشین گن پر اپنا شوت بھی پورا کر لیتا۔ کماڑ رنے کہا۔

تو جوان اجازت ملنے پر بے حد خوش ہوا۔ اس نے کمانڈر کو سلوٹ کیا اور واپس آگئا۔

دسمبر کو دشمن نے ایک مینک رجہست اور انظری بٹالین کے ساتھ حملہ کیا۔ ایک دن کی لڑائی کے بعد دشمن نے ہمارے دو دیبات وہ حلاقوں اور تھاکر دوارا پر قبضہ کر لیا۔ اس لڑائی میں ہمارے بہت سے جوان شہید بھی ہوئے۔ اب دشمن کے میلے کا زخم راکفل ٹروپ کی طرف تھا۔ یہ نوجوان راکفل ٹروپ کو اسلحہ پہنچا تاہرہ۔ ساتھ ہی ساتھ وہ ٹروپ کمانڈر ز کو پیغام رسانی کا کام بھی انجام دیتا رہا۔

لے دسمبر کو ہر رخورد اور ہر ٹکاں کے علاقے میں دشمن کی حرکات و مکنات کا جائزہ لینے کے لیے چند نوجوانوں کو بھیجا گیا۔ ان میں یہ نوجوان بھی شامل تھا۔

اب جنگ پیچیدہ مرٹلے میں داخل ہو چکی تھی۔ ہر طرف دھوئیں کے پادل انہر ہے تھے۔ دھاکوں کی آوازوں سے کان بہرے ہو رہے تھے۔ کسی خطرے کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے یہ نوجوان آگے اور آگے بڑھتے گیا۔ وہ ایک اونچی تکری پر چڑھا۔ اسے دشمن کی ایک مینک رجہست دایمیں

طرف سے آگے بڑھتی دکھائی دی۔ کوئی لوح شائع کیے بغیر نوجوان اپنی پوزیشن پر واپس آیا۔ اس کی اطلاع پر راکفل ٹروپ نے اپنی پوزیشن ٹھیک کیں۔ نوجوان را تمہاری کرتے ہوئے اپنے نیکوں کے آگے آگے دوڑتا گیا۔ اس نے ایسے نشانے لگوائے کہ دشمن کے کئی مینک تباہ ہو گے۔ اب دشمن نے اپنے مینک کئی پہنچی زمین میں چھاپا دیے۔

جنگ میں ہر یہ شدت آچکی تھی۔ نوجوان کو اپنی جان کی کوئی پر وانتیں تھی۔ وہ شدید گولہ باری اور دونوں طرف سے نیکوں کے قاتر کے باوجود ٹککال کے نزدیک ایک اونچی تکری پر چڑھ گیا۔ اس نے دشمن کے نیکوں کی ٹلاش جاری رکھی۔

اس کی نشان دہی پر دشمن کے مینک تباہ ہوتے رہے۔ جب بھی دشمن کا کوئی مینک تباہ ہوتا، وہ "نمرہ بکیر، اللہ اکبر" کی آواز بلند کرتا۔ اس نوجوان نے دشمن کے اخراجہ مینک تباہ کر دیا۔

ایک مرٹلے پر اسے دشمن کے دو مینک نظر آئے۔ جرأت اور بہادری کا پیکر یہ نوجوان دوڑتا ہوا اپنے مینک کے پاس گیا۔

اس کے بتائے گئے ہدف کو نشانہ بنایا گیا اور پیک جھکنے میں دشمن



کا ایک مینگ زور دار دھماکے سے آڑا ریا گیا۔ دوسرا مینگ ٹھپپ گیا۔ بے مثال شجاعت و جوان مردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ نوجوان ایک مرتبہ پھر آگے بڑھا، مگر اس دفعہ سامنے والے مینک کی مشین گن کی گولیاں اس کے سینے میں ہوتے ہو گئیں۔ تو جوان شہادت کے مرتبے پر قاتز ہو گیا۔ اُس نے اپنے گرم خون سے بہادری اور پا مردی کی جو تاریخ نکھلی، وہ بھیت یاد رہے گی۔

آپ ضرور جاننا چاہیں گے کہ یہ نوجوان کون تھا۔ یہ تھے سوار محمد حسین شہید، جو راولپنڈی کی تفصیل گو جرخان



کے ایک گاؤں ڈھوک پیر بخش کے ایک راجہت گھرانے میں پیدا ہوئے۔ وہ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ جب ان کی شہادت کی خبر ان کے والد محترم روزعلی کوئی تو انہوں نے کہا ”خدا کی حتم! مجھے اپنے بیٹے کی شہادت پر فخر ہے۔ اگر میرے اور بیٹے ہوتے تو میں ان کو بھی ملک و قوم کی حفاظت اور سر بلندی کے لیے پیش کر دیتا۔“

جب بیگن ختم ہوئی، تو اس وقت کے صدر پاکستان اگے مورچوں کا معائنہ کرنے شکر گزہ کی سرحد پر آئے۔ پاکستانی افواج کے کمانڈر ان چیف نے انہیں سوار محمد حسین شہید کے بے مثال کارناٹ سے آگاہ کیا۔ صدر پاکستان، پاک دھرتی کے اس شہداء کی جرأت سے اس قدر مناڑ ہوئے کہ انہوں نے سوار محمد حسین شہید کے لیے نشان حیدر کا اعلان کیا۔

سوار محمد حسین شہید نے اپنی جان کا نذر راشدے کر بھیت بھیت کی زندگی حاصل کر لی۔

سوار محمد حسین شہید کی بہادری کا یہ کارناٹ ہمیں ایک پیغام دیتا ہے کہ جب بھی ملک و قوم کو ہماری ضرورت پڑے، ہمیں کسی بھی قربانی سے در بغیر نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں اپنے پیارے وطن پاکستان کی حفاظت کے لیے تن من و حسن قربان کر دینا چاہیے۔



۲۷۔ میں سوالات کے منحصر جواب تحریر کریں:

- سوار محمد حسین شہید کا اعلق کہاں سے تھا؟
  - اپنے ۱۹۴۱ء میں سوار محمد حسین شہید کس مقام پر جنگ پر تھا؟
  - سوار محمد حسین شہید کی بے چینی کا سبب کیا تھا؟
  - دشمن کا نینک تباہ ہونے پر سوار محمد حسین شہید کیا کرتا تھا؟
  - سوار محمد حسین شہید کی شہادت تھیں کیا پیغام وہی ہے؟
  - نشان حیدر کن کو دیا جاتا ہے؟
  - درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:
  - سوار محمد حسین نے کب شہادت پائی؟
  - (ا) ۱۹۳۸ء کی جنگ میں
  - (ب) ۱۹۶۵ء کی جنگ میں
  - (ج) ۱۹۷۱ء کی جنگ میں
  - سوار محمد حسین کس سیکشن میں جانا چاہتے تھے؟
  - (ا) توپ سیکشن میں
  - (ب) نینک سیکشن میں
  - (ج) میراں سیکشن میں
  - سوار محمد حسین شہید کس چیز کے آگے آگے دوڑتے جاتے تھے؟
  - (ا) گاڑی کے
  - (ب) نیکوں کے
  - (ج) بکتر بندگاڑیوں کے

سوار محمد حسین شہید کی نشان دہی پر دشمن کے کتنے میکٹ تباہ ہوئے؟

(ا) وجودہ      (ب) سولہ      (ج) انشارہ      (د) میں

سوار محمد حسین شہید کے کتنے بھائی تھے؟

(ا) ایک      (ب) دو      (ج) تین      (د) کوئی نہیں

پاکستان کا سب سے بڑا انجینئرنگ اعزاز کیا ہے؟

(ا) نشان حیدر      (ب) ستارہِ گرأت      (ج) تمغاۓ امتیاز      (د) ستارۂ بمالت

سوار محمد حسین شہید کس مجاز جگہ پر شہید ہوئے؟

(ا) قصور      (ب) چونڈہ      (ج) واہدہ      (د) شکرگزہ

بجلوں میں استعمال کریں:

پیغام رسائی ، کان بہرے ہوتا ، خاطر میں تہ لانا ، جارحانہ ، پیش قدمی

پلک جھکنے میں ، پا مردی ، سر بلندی

ان لفظوں کے مقابلہ میں کیسی:

نو جوان خوش دشمن داخل خواب پیش قدمی

واحد القائل کو جمع میں تبدیل کریں:

خواہش موقع مرحلہ لمحہ اطلاع فوج شہید

اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

تریتیت دفاع واپس اسلحہ داخل ہادل نشانہ

۔ دی گئی مثال کی روشنی میں کالم "ج" میں درست متراوف لکھیں۔

کالم "ج"	کالم "ب"	کالم "الف"
بہت	نشانہ	عزم
.....	پے قرار	ڈشن
.....	بپا دری	بے جین
.....	پے نظیر	ہدف
.....	حیات	شجاعت
.....	عذہ	بے مثل
.....	بہت	زندگی

### لکھنے والے

• دی گئی مثال کے مطابق الفاظ بنائیں:

خارج سے جارحانہ، عالم سے.....، قائل سے.....، فاتح سے.....،  
جاہ سے وقار فرما لایا، حاکم سے.....، شاعر سے.....، تاجر سے.....،  
طالب علموں کو ان کی مشق کرائیں۔ اچھیں بنا کیں کہ ان لفظوں کے آخر میں "الف" آتا ہے۔  
دھماکہ، سورچا،

\* تقویٰ سرگرمی کے طور پر زیاد الفاظ بھی لکھائے جاسکتے ہیں۔ مثلاً

ڈاکا، سمجھوتا، دعتدا، دھوکا، ادا، صہبنا، پیتنا وغیرہ

\* لفظ کی مدد سے لفظ عالم اور عالم کے معنی دیکھیں۔ دونوں لفظوں کو اس طرح جملوں میں استعمال کریں کہ  
ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

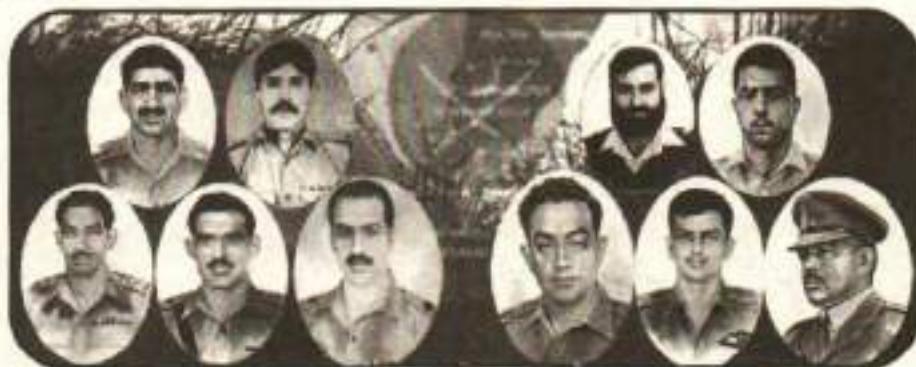
• لغت کی مدد سے یقچے دیے گئے لفظوں کے معانی و بھیس اور تینوں گواپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مظہوم واضح ہو جائے۔

لپٹ ، کپٹ ، سپٹ

\* نشان حیدر پانے والے شہداء کے خواں سے نمائش کا اہتمام

جماعت کو دس گروہوں میں تقسیم کریں۔ گروہوں کے نام ہوں گے:

کپٹن محمد سرور شہید گروپ ،	مجھر ظلیل محمد شہید گروپ ،
مجھر محمد اکرم شہید گروپ ،	پائلٹ آفسر راشد منہاس شہید گروپ ،
سوار محمد سین شہید گروپ ،	لنس نائیک محمد محفوظ شہید گروپ ،
حوالدار لاک جان شہید گروپ -	



ہر گروپ اپنے تام کی متناسب سے نشان حیدر پانے والے شہید کے بارے میں معلومات جمع کرے۔ شہید کی اتصاد و بھی اکٹھی کی جائیں۔ معلومات کو چارٹ پر خوش بخدا انداز میں لکھ کر اور تصویروں کو چارٹ پر چھپا کر کے نمائش کا اہتمام کریں۔ بہتر کام کرنے پر طلبی کی حوصلہ افزائی کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

طلبہ کو خود کام کرنے کی تعدادت ذاتیں۔ سبق میں وی گنجی سرگرمیاں بچوں میں تعلیقی کام کرنے کی نادت ذاتیں میں مدد کریں گی۔ ان سے بچوں میں تجیدی انداز فلکی بھی پیدا ہو گا۔ آپ اس طرز کی حریضہ سرگرمیاں ترتیب دیں۔

# حضر کا کام کروں، راہ نہابن جاؤں

اس فہرست کے مطلع کے بعد پچھے اس قابل ہوں گے کہ وہ:

مدرسی مقاصد سچ

★ درود ہدوں کا سہارا بن سکیں۔

★ شاعر کے پیغام کو بخوبی اس پر عمل کر سکیں۔

محروم

ضال

بیٹا

ہاتوانی

حضر

ویدہ تر

خاص الفاظ

درود جس دل میں ہو، اُس دل کی دواہن جاؤں

کوئی بیمار اگر ہو، تو بیٹا بن جاؤں

وَ ذَكْرِيْمِیں بُلْتے ہوئے لب کی میں دُعاءہن جاؤں

اُف! وہ آنکھیں کہ جیں بینائی سے محروم کہیں

روشنی جن میں نہیں، نور جن آنکھوں میں نہیں

میں ان آنکھوں کے لیے نور و ضیا بن جاؤں

ہائے! وہ دل جو ترپتا ہوا گھر سے نکلے

اُف! وہ آنسو جو کسی ویدہ تر سے نکلے

میں اُس آنسو کے سکھانے کو ہوا بن جاؤں

ڈور منزل سے اگر راہ میں تھک جائے کوئی  
 جب مسافر کہیں رستے سے بھٹک جائے کوئی  
 خضر کا کام کروں ، راہ نما بن جاؤں  
 عمر کے بوجھ سے جو لوگ دبے جاتے ہیں  
 ناتوانی سے جو ہر روز بخچے جاتے ہیں  
 ان صدیقوں کے سہارے کو ، عصا بن جاؤں  
 (حاملہ اللہ اقصیر)



### مشق

دریج ذیل سوالات کے مختصر جوابات حمر کریں :

• ڈکھ میں بلتے ہوئے لب سے کیا مراد ہے؟

• دیدہ تر کا کیا مطلب ہے؟

• عمر کے بوجھ سے دبئے سے کیا مراد ہے؟

• خضر کو ان تھے؟

• اس لکھ کے ذریعے سے شاعرنے ہمیں کیا پیغام دیا ہے؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا اشان لگائیجئے:

• شاعر بیمار کے لیے بننا چاہتا ہے:

(ا) دوا (ب) شفا (ج) ہوا (د) دعا

• ہائے وہ دل جو..... ہوا گھر سے لکھ

(ا) چپکتا (ب) تو پتا (ج) مچتا (د) بہت

• دور منزل سے اگر راہ میں..... جائے کوئی

(ا) رہ (ب) تحک (ج) پیدھ (د) بہنک

• اس نظم میں دل میں درد ہوئے کا مطلب ہے:

(ا) دھر کن کا تیز ہوتا (ب) دل کی بیماری (ج) غم (د) نیند کم آئے

• تا تو انی سے جو ہر روز..... جاتے ہیں

(ا) مرے (ب) تھے (ج) رہے (د) بھکے

۳۔ ان الفاظ کے معنادلے میں:

- درد، بیمار، تکھ، بیٹا، نور، روشنی، مسافر

۴۔ اعراب کی عدو سے محفوظ و امتحان کریں:

شفا، روشنی، منزل، مسافر، خضر

۵۔ ایک مضمون لکھیں جس کا عنوان ہو:

"انسانوں کے کام آہی زندگی کا مقصد ہے۔"

۶۔ کالم "الف" میں اس کتاب میں شامل نظموں کے عنوانات اور کالم "ب" میں ان کے شعر اکے نام بغیر ترتیب کے لکھے گئے ہیں۔ دی گئی مثال کی روشنی میں اس کے شاعر کا نام کالم "ج" میں لکھیں۔

کالم "ج"	کالم "ب"	کالم "الف"
حافظہ الرحمن غازی	الطاف حسین حالی	حمد
	تاجور تجیب آبادی	نعت
	سید خمیر جعفری	پیارا وطن
	صوفی خلام مصطفیٰ قبتم	بڑھے چلو
	اسما عیل میر بخشی	مسدس حالی سے انتساب
	محشر رسول گری	کیے جاؤ کوشش مرے دوستو
	حامل اللہ افقر	سرخور ہاہے
	اختر شیرانی	برسات
	محمد مصطفیٰ خاں مذاع	قامہ عظیم
	حافظہ الرحمن غازی	حضر کا کام کروں راہ تماں چاؤں

## سرگرمیاں:

کسی مشتمل نفت کی مدد سے ان لفظوں کے جوڑوں کا فرق دیکھیں:

بُشنا اور بُخنا، پُل اور پُل

تختہ تحریر پر نیچے دیے گئے تین سوالات لکھیں اور طالب علموں سے کہیں کہ وہ بتائیں کہ

☆ کیا کبھی آپ نے کسی ذکر میں بتا انسان کی خدمت کی؟

☆ کیا کبھی آپ کسی نامناتے کام آئے؟

☆ کیا کبھی آپ نے کسی بورڈ سے کو سہارا دیا؟

کوئی خوش الحان طالب علم اس لفظ کو ترجمہ کے ساتھ پڑھے۔ باقی طالب علم کر اس کی تقلید کریں۔

اس لفظ کو زبانی یاد کریں۔

## برائے اساتذہ کرام:

☆ طالب علموں کو لفظ سے لطف اندوز ہونا سکھانے کے ساتھ ساتھ اس میں دیے گئے اخلاقی پیغام کو مجھے میں مدد کریں۔

# فرہنگ

اللغة	معنى	اللغة	معنى	القائل
سویا ہوا، غلست میں پڑا ہوا	غافل	نور	حمد	پر
روشنی	نور	بیرون ایک چوٹا سا بہمنہ جو سر لئی آواز میں	بیرون	لی پلی بولتا ہے۔
<b>دیہاتی اور شہری زندگی کا فرق</b>		<b>نعت</b>		
استھان	سبحان کو لینے کے لیے آگے بڑھنا، خیر مقدم کرنا	گیت اندر	تراد	
آلووہ	گندہ	باش	چمن	
ہاسی	ربنے والا، باشدہ، در باشی	ہیاہان، ریختان	سرا	
تعلیمات	جھلکیاں	آسان	لک	
تمدن	مل بخل کر، بننے کا طریقہ	باخ	گھش	
زمکننا	سائس رک چانا، سرجانا	ماکل کرنا، دل کو خوش کرنا	لبحاہ	
ذوبھر	مشکل	خوف، ذر	ہراس	
دھان	چاہل کی نصل	دینا کی محظی	برجم جہاں	
مال مویشی	ذمہ دار	الله تعالیٰ کا پیغام، حجا پیغام	بیقاہ جن	
زرنگار	سونے کے لئے سردار، بہت خوب صورت	الله تعالیٰ کو ایک ماننا	توحید	
فراق، انجمن	محظی سے جداوی	پیدا کرنے والا	غلائق	
قابل رشک	جو اس قابل ہو کہ اس کی کسی خوبی کو دیکھ کر اس جیسا	بسمیہ	راز	
بُنے کی خواہش کی جائے، قابل تحریف		بہائی	شر	
قوی	طااقت در	کریں	شعایس	
مرغفن	سکھی میں تلی ہوئی	راہنمائی کی شمع	شیعہ دایت	
تفید	فائدہ مدد			

معنى	الغایل	معنى	الغایل
------	--------	------	--------

## ناممکن سے ممکن کا سفر

نیز دستیاب، موجود

## نظم و ضبط

آڑا تمیں بھرنا پرہاڑ کرنا

ایسا یا اب گھر جس میں اٹھائی سے مغلق  
جنزیں، اجنبیں ہوں

ذینی والے اہل ذینی

پر ٹنک پر لس چھاپا غانہ

حشرات الارض چھوٹے چھوٹے کیڑے جو زمین پر ریختے ہیں۔

تجسس پڑھا کرنا

اعلیٰ یاد نہ فاقہ طاقت

راہ لہا راستہ لکھاتے والا

رعایتیں توہین رہبست

عمل داری عمل کرنا

کار فرمانی عمل کرننا

کام زن ہونا چلانا

بیکھر جس کا یقین نہ ہو۔ جس پر ٹنک ہو

مساوی برابر

مناد عزت، اقدر

## آئیے پاکستان کی سیر کریں

## پیارا وطن

شدر خوب صورت

سہا اچھا لگتے والا

لسان ایک بات جس میں حقیقت نہ ہو

لہذا لبرانہ

آڑا قدمیں پرانے زمانے کے نثارات۔ پرانی عمارتیں وغیرہ

جاشی حنت محنت

حسن و جمال خوب صورتی

حق بگوش اطاعت کرنے والا فرمائیں ہر دار

اللغة	معنى	اللغة	معنى
دوپھاڑوں کے درمیان بک راستہ	بکر	نگار	عاجز
دل کو کچھنے والا مرد اخوب صورت	پادشاه کے ماتحت لئے والے لوگ	رمایا	رماد
جگد جگد کی سیر کرنے والے	آئندہ سامنے	رودہڑو	آئندہ
فرادانی	ذیجن، دانا	زیورک	زین کسما
فطری	گھوڑے پر کھلی دانا	سرپا	سرپا
تلک بوس	مرے پاؤں تک بھل	ٹیش	بہت زیادہ حصہ
مالیامت	النگستان کے ایک شہر کا نام جو کپڑے کے کارخانوں کی وجہ سے مشہور ہے۔	گرج و آر آواز	آسمان کو پہنچنے والا مرد ابہت اوپنجا
چاہو برباد	اڑقوال کرنے والا	مکاڑ	مکاڑ
لوكا	ڈیل۔ سبولت دینا	مہلت	وحدہ ختنی
لوكا	وحدہ توڑنا	ان پڑھ	انقی

### بڑھے چلو!

لڑکھانا، کامپنی

مبہت کرنا، کسی طرف خاص توجہ دینا

### مسدسِ حالی سے احتساب

بے محض	مول	لوكا
غمزدہ، اوس، لکھن	چوش	لوكا
خوش	چاہو برباد	لوكا
بھی	چاہو برباد	لوكا
لکھن کرنا	چاہو برباد	لوكا
لکھن کرنا	چاہو برباد	لوكا
پورا تکمیل، ہو، ہو۔	چوش	لوكا

### کسان کی داتائی

اش اش کرنا، داہداہ کرنا، خوش ہو کر تعریف بیان کرنا

آگ ٹووا ہونا، حخت نہیں میں آنا

پورا تکمیل، ہو، ہو۔

اللغة	معنى	اللغة	معنى
چاہیا	جگہ جگہ	پاک صاف	شہد
لبویا	ذمہ دنے والا	عبادت خانہ	مسجد
چارٹو	چاروں طرف	شراب خانہ	صیدہ
چھپہ اتارنا	نقش کرنا	سرشی	ناؤ
خاکی	ٹکلی پر بیٹھنے والے۔ خاک کی پیہائش	کیک بیک	فونز، اچاک
دوم	شهرت	اکیلا، بے مثال	بکتا
سافر	بیالہ		
مرائے	مسافر غانہ		

## میری آواز سنوا

بھم	عرب کے علاوہ باتی زبان، غیر عرب	آگاہ	واقف
لطف	ٹھوڑے۔ چھپا	آلوری	سنگی کاشاں ہونا۔
فرغ	نا ملے کا ایک ماہ تقریباً ساڑھے چار گوہیر	ہرق رلار	بھلی کی سی رلار، بہت تجزیہ
ولادت	کی صافت	بے تھاشا	بہت زیادہ
حصہ	کیجھ بڑی	بے حس	احساس سے خالی
گنگا	کسی چیز کو سنبھال کر رکھنا۔ یاد رکھنا	تمہر	منسوب۔ طریقت۔ چال
گھمات	بندوں کا بیٹھی آواز میں بولنا	چھپا	چھپا
	گھبراہٹ، بے چھپنی بالپیش	سگ دل	خالم۔ چھر دل
	بندوں کا کارہ	شاوی	تازگی
	دریا کا کارہ جہاں چوڑائی زیادہ اور پانی کم گہرا	چاڑی	روار رکھنا
	چاڑی سمجھت، درست خیال کرنا	کلیف	ہو، وہاں سے لوگ آکر پانی لیتے اور کپڑے وغیرہ زحمت
		مار	شرم
		غارست	چاہو، برہاد
مش	مانند۔ طرح		

اللغة	معنى	اللغة	معنى
-------	------	-------	------

## کے جاؤ کوش مرے دوستو!

غرض و غایت مقصود

کان پر جوں نہ ہاں کل اڑن ہوئے پر وہ ذکرنا

رجیلندا

کٹافت مہندگی

بھول طاقت، ہمت، حوصلہ

مضر تھساندہ

موہت کے منہ مر جانا

میں جانا

نایاب وہ جیز جو آسانی سے نہ ملے۔ جیق

وافر زیادہ، بہت

ہر یاری بزرہ

اضطراب بے جینی

توٹھ

امید

حیرانی یا خوف سے رُک جانا

جھکنا

شرمنا، تکچکانا

بل

سالا پہنچنے کا ہجر

قلق

انسوں، برخ

کام فرمانا

کام میں لانا

ٹیکاڑ بونا

کام لگاڑنا، سخت ثمر مندگی انھیں، پے عذت کرنا

خجل

کھاتا

## سب سے اوپرچاریہ جھنڈا ہمارا رہے

آب ہتاب پیک دک

پر وقار عزت سے گھر پور

تمنا خواہش

چاکب دستی ہمدردی، پھر قی، ہوشیاری

چاق چوبند پُست، توانا

خود مختاری آزادگی

لازما ضروری

نکو اہم بات

اڑزاں پر بیز

اذیت تکلیف

افرازی گھبراہست، پریشانی

ایقاۓ عبید وحدہ پورا کرنا

آداب ادب کی حق، طور طریقے

آداب معاشرت معاشرے میں رہنے سبھے کے طور طریقے

آنہڑی ملادت

بر جاؤ سلوک

بلا قیقیں بغیر جانپی پر کئے

الغایق	معنی	الغایق	معنی
پاس داری	لهاڑ	لہوت	رہنے سبھ کے طریقے
تحفیز	حیر جانا، ذکر کرنا	چامد	بخدرشی
تحمیک	بھی آزادا	محض	خاص کیا گیا مخصوص
حسر	ذماق	تم	نوعیت
توہین	بے عزتی	سکسیں	کسی بیوی سے بچاؤ کے لیے خانقی طور پر لگائیا جانے والا بیکا
حرر	سفر کا اٹ، قیام		

### سفر ہو رہا ہے

بُنْظَرِ خطر سے بچا ہوا  
 تحصیل اوقات دن رات گزارنے کی تفصیل  
 خوش پوش محمد ہبھاس پہنچنے والا  
 کیسے لے ہاں جو سر کے دلوں طرف لکھتے ہیں  
 مشغله کی جن وہ کام جو فارغ وقت میں بطور خوب کیا  
 جائے۔

### تحریک پاکستان میں خواتین کا کرو دار

منعت	سبیڈگی	اعتراف	مان لینا۔ حسیم کرنا
مہذب	خوش اخلاق، تہذیب یافتہ	آمادہ کرنا	تیار کرنا
نادم	شرمندہ	بیدار	جانا
وقار	عزت	پابند سلاسل کرنا	قید کرنا
ہرجی	کسی غاصی چیز سے حمایت (کسی جن کے سلکھنے بخونے، کھاتے سے تکلیف ہو)	پاؤش	بد
آئے	آئے	تعوان	ہد
چھٹو	حیافت	تندی	محبت، کوشش
ترہیت	پورش	حقوق درحقوق	اکٹھی ہو کر، جتنے کے جتنے گروہ کے گردہ
		حائی	حمایت کرنے والا۔ مددگار
		خارج چیزوں	تعریف کرنا
		پیش کرنا	

### یہ سارے ادارے اپنے ہیں

الغاظ	معنى	الغاظ	معنى
خیبر	بہت زیادہ	بے مردمانی	کوئی اس اساب پاس نہ ہوتا
رضامگارانہ	ایسی مرضی سے کوئی خدمت اپنے فتنے لیتا	پس پشتِ وانا	بھلا دینا
سرفروش	بہادر، جان قرہان کرنے والا۔	پلنٹا	وانس آنا
سکت	طاقت	ترنج دینا	کسی چیز کو دوسرا چیز کے مقابلے میں پسند کرنا
سوپنا	پرداز کرنا	بجد واحد	ایک جسم
عروج	ہندی	خبرگیری	دیکھ بھال کرنا
حوالہ انس	عام لوگ	خورپوش	صرف اپنا مطلب حاصل کرنے کی روش کرنا
فرماویں کرنا	بھلا دینا	درخشنده	چمکنا ہوا
نیدریشن	ریاستیں یا صوبے میں کر ایک فیڈریشن ہاتے	زوج پرواز کرنا	موت آ جانا
	ہیں جیسے پاکستان کے صوبوں سے مل کر فیڈریشن	زیزیں	سحری
	یعنی واقعہ بتائے۔	سامنے دار	شریک، حصے دار
قیادت	رائدِ نمائی	مشدت	جنگی مذدور
شمnam	جو مشہور نہ ہو۔ جسے کوئی نہ جانتا ہو	فلح و بیرون	بہتری، بھلائی
عقل	ترتیب کے ساتھ	ماخور	مفتر کیا گیا
موقوف	نقاطِ انگرس	مانند	طرخ
نامزد کرنا	کسی کا نام تجویز کرنا	ملکیت	پانی بھرنے کے لیے پھرے کا چودا سا ایک حصہ
ظہر	نذر تے والا۔ بہادر	مقادیں	مقادیں جمع، فائدے
دلیل	ذریحہ	ناؤں آفت	ناکپانی آفت
وند	پنداڑا و جو کسی خاص مقصد کے لیے تیکیے جائیں	ہم جس	ایک ہی تمہارا
دولہ انگریز	جو شا اور جذبہ بھارتے والا	یک دل	حمد، اکٹھے
	اتحاد، اتحاد	یک گفت	

ہے زندگی کا مقصد اور وہ کام آنا

## یومِ دفاع پاکستان

وزیر اعظم جس کی کوئی انتہائیں، ہمیشہ

ابد

الامان والحقیقت

آفت زدہ

محیبت کامرا ہوا

اللغات	معنى	اللغات	معنى
عجاں	متاثب کی جگہ میدان جگ	طاقت، رزور، بھروسہ	بل پہا
مکاری	(حکما، فریب	حیات اور مدد	تائید و اصرت
سلط کرنا	تحوپنا	تازہ کرنا	تجید و عهد
من گھرست	اسکی بات جو خود گھر لی جائے، اسکی بات جس کا	زبردستی کا پہلو پایا جائے	چارخان
حقیقت سے کوئی تعلق نہ ہو	کوئی پتے چہوڑا بہت بھج کرنا، ترق کرنا	بہادری	جوں مردی
پھیلانا	پھر کرنا	بہادری کا اظہار کرنا۔ خوبیوں کا اظہار	جوہر دکھانا
مد	نگوئے کلارے	نگوئے کلارے	چکنا پھور
نگہبان	حفاظت کرنے والا	خبر پہنچانے والا	خبر سار
نمایاں	مشہور، واضح، ظاہر	نگست کرنے کرنا	دانت کرنے کرنا
وارکرنا	حمل کرنا	نگست دینا، بڑا حال کرنا	سرخ رو
نمایاں	واضح	کامیاب	سرپر کشنا باندھنا
حمل کرنا	نمایاں	کندھے کے لیے تیار رہنا	جان دینے کے لیے تیار رہنا
پیشہ ایمان	پیشہ تحکم	کندھے	سکت
		کندھے سے کندھا عالمگیر، ساتھ ساتھ	سیسا چاؤ ایجاد ایجاد انجامی مضمبو، جس کو نگست نہ دی جائے
		ٹھیک	شان بثاد
		تھوڑے کھاۓ	ٹھیک است
		تھوڑے برتری	بہادری
		تھوڑے کے لحاظ سے زیادہ ہونا	تھوڑی برتی
		شاجن کی نظر، بہت تیز نظر	عقلانی کاہ
		کھراوی تحلق۔ احرام	عقلیدت
		کسی کام کو کر کے دکھانا	عملی چاص پہننا
		بہت غیرت مند	غور
		ٹک، خیال	غمان
		تکمیر، غور	سمہنڈ
		ایک تم کا نہایت جیتی پیشی کیڑا	تکن گرن

## ہدایات

ہارش، ہدایات	پر کھا	تھوڑے کے لحاظ سے زیادہ ہونا
صحرا، آپاڑ	بیان	شاجن کی نظر، بہت تیز نظر
بوز سے اور جوان	بریڑ و جوان	کھراوی تحلق۔ احرام
پانی	بمل	کمیلی چاص پہننا
ہر جگہ پانی ع پانی ہونا	بمل قصل	کسی کام کو کر کے دکھانا
موم	زست	بہت غیرت مند
ناچتا ہوا	رقصان	ٹک، خیال
سیزر گمک کا جیتی پیش	زمزڑو	تکمیر، غور
ایک تم کا نہایت جیتی پیشی کیڑا	غلل	تکن گرن

اللغة	معنى	اللغة	معنى
-------	------	-------	------

## ابتدائی طبی امداد

انکاپ بر پا کرنا	بہت بڑی تہذیب لے آنا
آب پاشی	سمجتوں کو پانی دینا
اہل کار	بھال
اہل حالت میں آنا	چائے حادثہ
بے نیاز	حادثے کی وجہ
پولٹری فارم	جلس جانا
خود قیل	جل جانا
کسی کا محتاج نہ ہونا، اپنی ضرورتیں خود پوری کرنا	حتی الوع
خوردنی تسلی	جهان سمجھ ہو سکے
وارودار	ذنسا
ڈھورنگر	طلب کرنا
رفقی آجھاں	بلانا
ریڑھ کی بذی	فرست ایڈہا کس ابتدائی طبی امداد کا ذرا
زرمہاول	کمرہست
دہلے میں حاصل کی جاتی ہے۔	چار
شبائر روز	لوگ جانا
معیشت	گری کے اثر سے بیمار پڑ جانا
قوتِ مانع	تھی
ملوچ	تھن
ٹسک	تھن
نرغ	سائنس لینے کا قام

## قائدِ اعظم

آبرد	عزت	دن رات
پاسپاں	خاخت کرنے والا	روزی، کسی لکھ کا مالی نظام۔
روان و روان	چلتا ہوا۔ چاری	قوتِ مانع متقابل کرنے کی طاقت
شادماں	خوش	ملوچ چلنے کے قابل نہ ہونا
کارداں	اقفہ	ٹسک شاہ۔ جزا ہوا

## شہید کی جوموت ہے وہ قوم کی حیات ہے

بادویسر فصل (گندم وغیرہ) کا شے کی مشین

بے تاب بے بین

الغافل	معنی	الغافل	معنی
بے عزم	پانڈارا سے کام اگ	پیش قدمی	آگے پڑنا
تکبری	شیلا، اوپنجی زمین	جان کا نہ راست	جان قربان کرنا
پیش کرنا		دریغ	الکار
		دغدھی	حالتی
		سپدت	لائق بیٹا
سلیوت	فوبی، اندراز میں سلام پیش کرنا	محاسنہ	جانچنا، پر کھنا
ہدف	نٹانہ		

## خفر کا کام کروں راہ تما بین جاؤں

جنائی	آنکھ کی روشنی، انظر
بھلک جانا	راستہ بھول جانا
کلیفت	
دید و تذر	روتی ہوئی آنکھ
سکھانا	خٹک کرنا
بلنا	صحت، تصدیق
ضعیف	بوز جا
ضیا	روشنی
صدا	لائچی اسہارا
ناتوانی	کمزوری